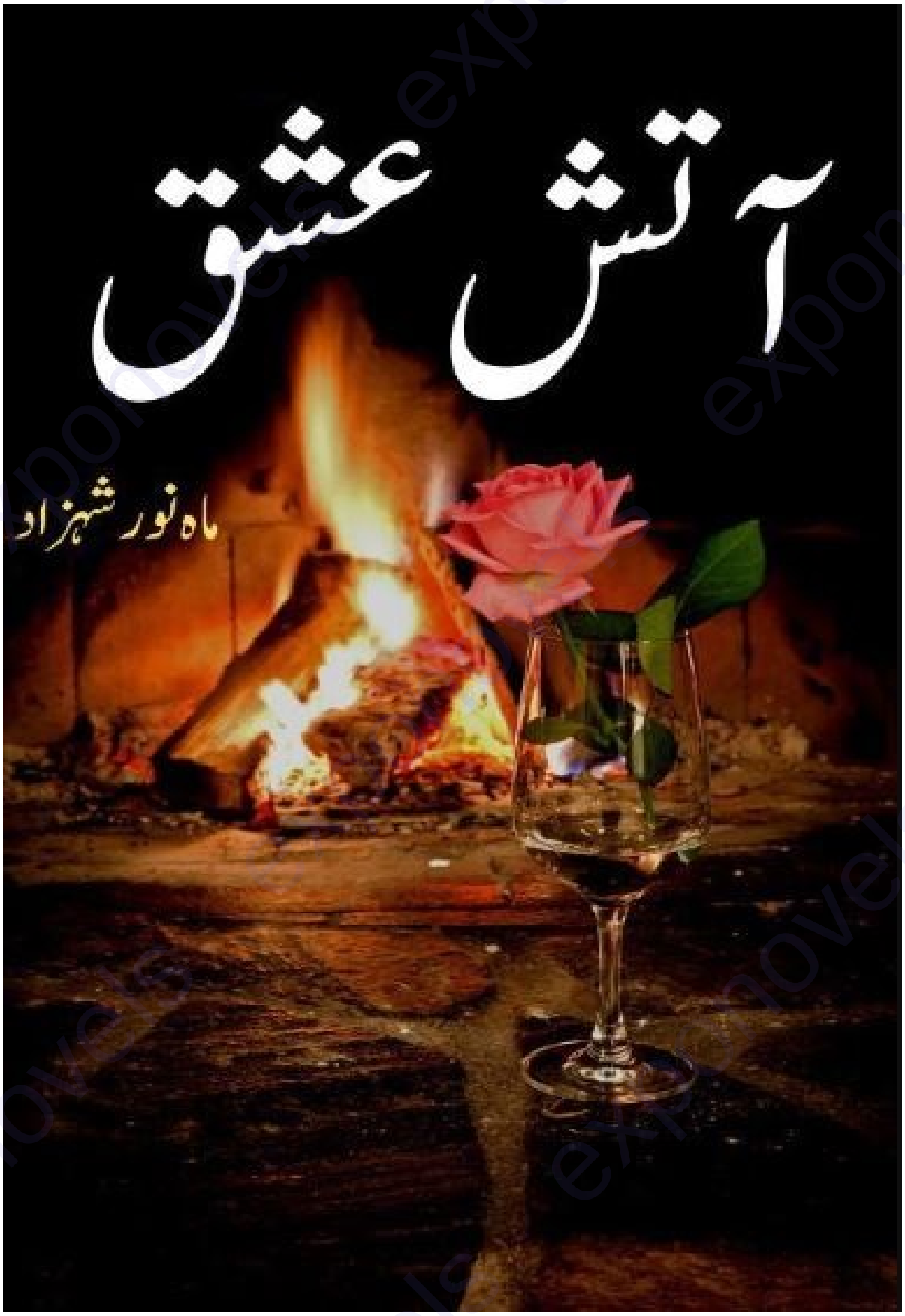

For more visit (exponovels.com)

آتش عشق

ماہ نور شہزاد

For more visit (exponovels.com)

آتش عشق

از ماہ نور شہزاد

جلدی چلاؤ گاڑی۔ فواد زیدی ڈرائیور پر چیخے۔ یس سر۔ وہ ڈرتے ہوئے کہنے لگا وہ تھوڑا آگے گیا ٹریفک بلاک تھی۔ اس ٹریفک کو بھی ابھی بلاک ہونا تھا۔ وہ غصے سے کہنے لگے۔ سر فون۔ اے۔ جی نے کہا۔ نہیں کرنی بات مجھے چھوڑو اس فون کو دیر ہو رہی ہے مجھے غصے سے کہتے ساتھ گاڑی سے نکل کر گلاسز لگا لیے انہوں نے گارڈ نے انکے سر پر چھاتا کھولا۔۔۔

تبھی ایک فقیر پھٹے پرانے کپڑوں میں لمبا قد چوڑی جسامت لائٹ براؤن آنکھیں بکھرے کالے بال بڑھی ہوئی داڑھی میں انکی طرف آیا۔ صاحب کچھ پیسے دے دو گھر میں بچے بھوکے ہے۔ اس نے ہاتھ آگے اسکی طرف پھیلایا۔ ہٹاؤ اسے آجاتے ہیں مانگنے وہ اسے دھکا دیتے آگے کی طرف بڑھ گئے۔ میرے بددعا لگی گی اللہ کرے تو بھی سڑک پر آجائیے اللہ کرے غریب ہو جائے۔ وہ فقیر بددعائیں دیتا چلا گیا اسکے گرنے سے اسکے بازو

پر چوٹ بھی آئے تھی۔۔۔۔۔

وہ آفس جا رہے تھیں تبھی حیات کی نظر پھول کی دکان پر گئی۔اسٹاپ عیشا۔وہ اونچی آواز میں چیخی عیشاء نے گاڑی روکی کیا ہوا ہے۔عیشاء پریشانی سے پوچھنے لگی۔بس دو منٹ میں پھول لے کر آئی۔اسکے کہنے سے ہی پتہ لگ رہا تھا اسے پھول کتنے پسند جینز شرٹ اوپر جیکٹ لیے کرلی بال کھلے ہوئے میک ایپ نام کی کوئی چیز چہرے پر نہ تھی ہاتھ میں گھڑی پہنے گورا رنگ بڑی بڑی آنکھیں گلابی لب ہونٹوں کے اوپر تل جو اسکے چہرے کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا تھا وہ سڑک کراس کرتی اس پھول والے کے پاس آئی۔ بھائی ایک گلاب کا پھول دے دیں۔اس نے کہا تو لڑکا پھول نکالنے لگا۔۔۔۔۔۔

تبھی ایک لڑکا وہاں سے گزرا۔کمال کیا پیس ہے اسے سر تا پیر دیکھ کر کہنے لگا حیات کو بے حد غصہ آیا حیات بغیر پرواہ کیے ادھر ادھر نظریں گھمائی اور دو تین پتھر اٹھا کر اسے دے مارے۔پاگل ہو لڑکا کہنے لگا۔بد تمیز لڑکی کی عزت کا نہیں پتہ تمہیں۔حیات غصے سے کہنے لگی وہاں موجود سب لوگ یہ تماشا دیکھنے لگ گئی اور کچھ ویڈیوز بھی بنانے لگ گئے۔

میں نے کیا کیا ہے اس دفعہ وہ تھوڑا گھبرایا۔ابھی بتاتی ہوں تمہیں کہتے ساتھ دے کر اسے منہ والا تھپڑ مارا عیشاء اسکی طرف آئی۔افف حیات چلوں۔وہ اسے کھینچ کر لے جانے لگی۔ چھوڑو اسے تو میں نہیں چھوڑوں گی۔حیات کا غصے سے برا حال ہوا۔۔۔۔

عیشا نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور پانی کی بوتل اسکی طرف کی حیات نے پانی پیا۔تم پاگل ہو۔عیشاء نے اس سے پوچھا۔سالہ گندی نظر سے دیکھ رہا تھا منہ توڑ کر رکھ دیتی اگر تم نہ آتی۔وہ غصے سے کہنے لگی۔افف حیات انکی عادت ہوتی ہے چھوڑو انکو انکے حال پر آفس کے لیے دیر ہو رہی ریلیکس ہو جاؤ عیشاء نے اسے ریلیکس کیا اور گاڑی چلا دی مگر اسکا موڈ آف ہی تھا۔۔۔

بلیک شلوار قمیض میں کالے بالوں کو جل سے سیٹ کیے ہلکی ہلکی بیئرڈ ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی پہنے آنکھوں پر گاگلز لگائے ہوئے تھے وہ مغرورانہ چال چلتا آفس کے اندر داخل ہوا دو گارڈ اسکے پیچھے چل رہے تھے تبھی سامنے سے وہ فائل کو دیکھنے میں مگن تھی اور وہ فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا دونوں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے اور ٹکر ہو گئی۔۔۔

۔اندھے ہو۔اسکی فائل نیچے گری وہ اسے اٹھاتی غصے سے کہنے لگی اس کا۔گارڈ آگے بڑھنے لگا مگر اس سے پہلا ہی اسنے ہاتھ کے اشارے روک لیا اور پھر گاگلز اتار کر اسے دیکھا نظر اسکے تل پر گئی اور ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔حیات نے اب اسے دیکھا تو فوراً سیدھی ہوئی اسے پتہ تو نہیں تھا وہ کون ہے مگر اس کمپنی کے باس کے ملک کے ساتھ ایک دفعہ اس نے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

نظر نہیں آتا کیا۔حیات نے بغیر ڈرے پوچھا۔وہ ہوش میں آیا اور گاگلز آنکھوں پر لگائے۔آپ جانتی نہیں ہے میں کون۔لڑکے نے اس سے پوچھا نہیں اور نہ ہی جاننا چاہتی ہٹو آگے سے۔حیات غصے سے کہنے لگی۔تمیز سے بات کرو ورنہ کھڑے کھڑے فارغ کر سکتا ہوں۔اس دفعہ اسکی آواز بھی تھوڑی اونچی ہوئی تھی کیونکہ جو سامنے شخص کھڑا تھا وہ کسی کی اونچی آواز نہیں سن سکتا تھا سوائے اپنی ماں کے وہ آفس آتا ہی نہیں تھا آج پہلی دفعہ آیا تھا ورنہ ورکرز ہی کام دیکھ رہے تھے۔تم ہو کون۔حیات نے ہنس کر پوچھا جیسے مذاق بنا رہی ہو۔اس کمپنی کا اونر غازیان زیدی ۔کہتے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ آئی اور

حیات بس اسے دیکھتی رہ گئی۔آئندہ خیال رکھنا ورنہ ایک منٹ نہیں لگاؤ گا میں فارغ کرنے میں وہ غصے سے کہتے ساتھ آگے بڑھ گیا اور گارڈ بھی فورا اسکے پیچھے گئے حیات بس اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ مسٹر گھمنڈی پیر پٹک کر وہ غصے سے کہتی آگے بڑھ گئی مگر غازیان سن چکا تھا اسے اور غصہ آیا۔۔۔

وہ آفس میں بیٹھا تھا۔ مس حیات کو بلائیں۔ وہ فائل دیکھتا اپنی اسسٹنٹ سے کہنے لگا اس نے فوراً اسکی بات پر سر ہلایا اور باہر آکر اسے بلانے لگی۔ میں آئی کم ان۔ وہ سرد لہجے میں پوچھنے لگی۔ یس۔ وہ بغیر اسے دیکھے اندر آنے کا کہنے لگا وہ اندر آئی یہ کیا ہے۔اس نے فائل فوراً اسکی طرف کی۔ حیات نے فائلز کو دیکھا اور پھر اسے۔ یہ کام کرتی ہیں آپ۔ غازیان اس دفعہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا حیات نے اسے دیکھا اور کچھ۔ بولنے ہی لگی تھی۔ نہیں جتنا آپ باہر بول رہی تھی اور ادھر کام زیرو پرسنٹ ہے۔ غازیان کے لہجے میں غصہ تھا۔۔۔۔۔

آپ نے غصہ کر لیا ہو تو میں بول لوں۔ حیات نے پوچھا۔ غازیان نے اسے دیکھا۔ یہ

میری فائل نہیں میرا نام حیات عاطف علی اور اسکا حیات خان ہے ٹھیک سے نام پڑھنا چاہیے تھا۔ حیات نے اسے فائل پر لکھا نام دیکھا یا غازیان نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اسسٹنٹ کو۔ س۔۔۔ سوری سر مجھے لگا یہ۔ اسسٹنٹ ڈرتے ہوئے کہنے لگی۔ غازیان اسے غصے سے دیکھ کر حیات کو دیکھنے لگا۔ میں جاؤ کام ہے۔ حیات نے پوچھا۔ اس نے سر کو خم دی حیات چلی گئی۔ جائیں اب انہیں بلا کر آئیں۔ وہ غصے سے کہنے لگا۔ وہ چلی گئی۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی ذکیہ بیگم بیٹھی ٹی وی پر نیوز ہی دیکھ رہی تھی۔ ہاں جی۔ ناظرین یہ آج صبح لاہور کے مال روڈ پر واقع پیش آیا ہے ایک اکیس سالہ لڑکی نے پبلک میں لڑکے کو چپل سے مارا ہے ناظرین آپ دیکھ سکتے ہیں کے کس طرح سے لڑکی نے بغیر کسی کی پرواہ کیے اس شخص کو چپل سے مارا ہے۔ نیوز اسی کی چل رہی حیات ٹی وی کو گھورتی ذکیہ کے پاس آئی۔ حیات کیا کروں میں تمہارا۔ ذکیہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ میرا کچھ نہیں ان گھٹیا مردوں کا کچھ کریں اور میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔ اس نے ڈھٹائی سے بتایا ذکیہ نے سر پکڑ لیا اور ویسے بھی میں نے جوتی نہیں پتھر مارا تھا جھوٹے کہیں کے۔ وہ غصے سے کہنے لگی۔ اچھا اب آپ پریشان نہ ہو کھانا لگا دیں ڈیڈ بھی آتے ہوں گے پھر ہم مل کر کھانا کھاتے ہیں

کہتے ساتھ سیڑھیاں چڑھتی کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ذکیہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔

حیات کمرے میں بیٹھی غازیان کی باتیں یاد کر کے حد سے زیادہ غصہ ہو رہی تھی۔ سمجھتا کیا ہے خود کو مسٹر گھمنڈی کہیں کا نہ ہو تو میں بھی حیات عاطف علی چپ تو نہیں رہوں گی۔ حیات کہتے ساتھ لیپ ٹاپ بند کر کے. بیلکونی میں آ کر کھڑی ہو گئی اسے. بیلکونی میں رات کو کھڑا ہونا بہت اچھا لگتا تھا یا یوں کہ سکتے ہیں کہ اسے خاموشی بہت پسند تھی وہ آنکھیں بند کیے ہوا کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

غازیان ڈائننگ ٹیبل پر آیا جہاں سارے گھر والے ڈنر کے لیے پہلے سے موجود تھے۔ وہ بھی آ کر بیٹھا۔ واہ آج کیا بات ہے بڑے بڑے لوگ ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں۔ فواد زیدی نے طنز کیا وہ نظر انداز کرتا کھانا کھانے لگا۔ ڈیڈ مجھے سننا کو ملا ہے آپ آج کانفرنس میں وقت پر نہیں پہنچ سکے۔ غازیان نے پوچھا فواد صاحب نے غصے سے دیکھا۔ ایک جو تم نے باڈی گارڈ اور دوسرا وہ جو ڈرائیور ہے دونوں ہی کسی کام کے نہیں ہے ہمیشہ دیر کروا دیتے

ہیں۔انہوں نے بتایا۔اے جے کو تو فضول نہ کہیں ہر خبر آپ تک پہنچاتا ہے اور جہاں تک بات ڈرائیور کی ہے تو اسے نوکری سے ہٹا کر کسی اور کو رکھ لے۔غازیان نے مشورہ دیا ٹھیک کہ رہے ہو۔۔انہوں نے کہا

آفس گئے تھے آج۔انہوں نے پوچھا۔جی گیا تھا ویسے آفس میں ایک ورکر بہت بدتمیز ہے حیات کو سوچ رہا ہوں نکال دوں۔غازیان نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔بلکل بھی نہیں اسے نہیں نکالنا اتنی خوبصورت میرا مطلب بہت اچھے سے کام کرتی ہے۔انہوں نے ہچکچاتے ہوئے بولا تو غازیان خاموش رہا اسے بات تو سمجھ آگئی تھی لیکن حیات کو دیکھ کر لگتا تو نہیں ہے کہ وہ ایسے لڑکی ہے اس نے دل میں کہا۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد فواد زیدی اور غازیان ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے۔ویسے کیا لگتا ہے ڈیڈ کیا اس دفعہ آپ الیکشن جیتے گے۔غازیان نے پوچھا۔کوشش تو کر رہا ہوں بس دعا کرو جیت جاؤ۔کہتے ساتھ انہوں نے نیوز چلینج لگایا۔ناظرین یہ آج لاہور کے مال روڈ پر ہونے والا واقع ہے لڑکی نے لڑکے کو دے کر چپل ماری ہے یہ دیکھ سکتے ہیں آپ اس لڑکی کو یہ ہے

وہ لڑکی۔غازیان کی نظر حیات پر گئی اور اسکی حرکتیں دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ آئی۔یہ تو ایسے ہی ہے پتہ نہیں کب لگے گی ہاتھ۔فواد بڑبڑانے غازیان نے انہیں دیکھا کیا مطلب اس نے پوچھا۔کچھ نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا لڑکی کی ہمت کو داد دے رہا ہوں۔انہوں نے بتایا۔ہمم اچھا پھر ہوتی ہے ملاقات مجھے کام ہے۔غازیان کہتا کمرے میں آگیا۔۔۔۔۔

یس ایول۔۔عالیان نے کہا۔نظر رکھ رہے ہو۔آواز بہت بھاری تھی۔جی جی آپ بے فکر رہیں۔۔اس نے بتایا۔مجھے کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں چاہیے جیسے اب تک ہوتا آرہا ہے آگے بھی ویسے ہو کچھ بھی گڑبڑ ہوئی تم سب نہیں بچو گے۔اس نے بتایا۔نہیں کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔اس نے بتایا۔گڈ مجھے یہی امید تھی تم سے۔کہتے ساتھ ایول نے فون کٹ کیا۔۔۔۔۔۔

آج فواد چوہدری بھی آفس میں آئے تھے اور کیبن میں بیٹھے تھے اور عیشاء کو بلوایا تھا حیات بیٹھی کام کر رہی تھی اسی وقت غازیان اندر آیا اور حیات کو دیکھ کر کچھ پل دیکھتا ہی رہ گیا ہونٹ کے اوپر تل نے غازیان کو دیوانہ کر دیا تھا مگر وہ اپنی سوچ جھٹکتا اپنے کیبن کی طرف

بڑھا کیبن میں آتے ساتھ اسنے دروازہ ناک کیا۔ یہ بند کیوں ہے۔ اسسٹنٹ سے پوچھا۔ سر سر فواد اندر ہیں اس نے بتایا۔۔اوہ اچھا۔ کہتے ساتھ غازیان اپنی جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھولا اور سامنے کا منظر دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ عیشا فوراً فواد سے دور ہوئی۔۔۔۔۔۔

آپ یہاں۔ غازیان نے پوچھا۔ ہاں وہ کام تھا تم آ گئے ہو میں جا رہا ہوں۔ وہ کہتے ساتھ خود کو نارمل کرتے چلے گئے۔ عیشا رونے لگی۔ سس۔۔۔۔ سر میں نے کچھ نہیں وہ زبردستی۔ عیشا اونچا اونچا رونے لگی۔ عیشا۔ حیات جو فواد سے بات کرنے آئی تھی عیشا کو روتا دیکھ کر فوراً اسکی طرف بڑھی کیا ہوا ہے۔ حیات نے پریشانی سے پوچھا۔ عیشا خاموش رہی۔ میں نے کچھ نہیں کیا وہ زبردستی ہی۔ غازیان جو اسے غصے سے گھور رہا تھا عیشا پھر بولی۔ سب پتہ لگ جائے گا سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہیں روم۔ میں چلیں میرے ساتھ۔ غازیان کہتے ساتھ غصے سے آٹھ کر چلا گیا اور حیات عیشا کا ہاتھ تھام کر اسکے پیچھے گئی

۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آئے غازیان نے ویڈیو پلے کی اور ویڈیو دیکھ کر عیشا پریشان ہوئی اور وہی حیات کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی عیشا یہ تم مجھے یقین نہیں آرہا۔ حیات نے یقینی سے کہا۔ اب بھی آپ یہی کہیں گی کہ آپ کیساتھ زبردستی ہوئی ہے میں لڑکی کی شکل سے پہچان لیتا ہوں وہ کس قسم کی عورت ہے میرا باپ تو ہے ہی ایسا اور تم جیسی لڑکیا انکی باتوں میں آکر پیسے کی لالچ میں آکر جو وہ کہتے ہیں وہ کرنے لگ جاتی ہوں۔ غازیان کا غصے سے برا حال تھا۔ ایم سوری عیشا اب یہ دوستی اور نہیں چلا سکتی میں کل سے خود آجائیا کروں گی اب تم اپنے راستے اور میں اپنے اللہ حافظ۔ حیات کہتی فوراً چلی گئی اور عیشا بیگ اٹھاتی غصے سے چلی گئی کسی کو منہ دیکھانے کے قابل جو نہ رہی تھی۔۔۔۔۔

غازیان کیبن میں بیٹھا تھا آنکھوں میں بہت درد تھا کل پوری رات بھی نہ سویا تھا اور اب وہ صبح اٹھ کر یہاں آگیا تھا اسسٹنٹ بھی چلی گئی تھی کچھ ورکرز تھے جن کا کام زیادہ تھا وہ رکے ہوئے تھے غازیان بھی کام کر رہا تھا پانچ دس منٹ ریسٹ کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔

حیات فائل لے کر آئی۔ میں آئی کم ان۔ حیات آتی پوچھنے لگی۔ اس نے سر کو خم دی۔ سر

یہ فائل۔حیات کو اسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگی۔رکھ دیں۔غازیان کی آنکھیں بند ہی تھی حیات رکھ کر جانے لگی۔ سنیں غازیان نے پکارا حیات مڑی۔جی۔حیات نے پوچھا۔۔ایک کپ کافی بنا کر دے سکتی ہیں آپ کو اگر غصہ نہ آئے تو۔غازیان نے اسے دیکھ کر پوچھا۔مجھ بے وجہ غصہ نہیں آتا بنا دیتی ہوں۔حیات بھی جواب دے کر ہی وہاں سے گئی غازیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔۔

ایسے کون مانگتا ہے کافی۔حیات کافی بناتے ہوئے کہنے لگی۔اس غازیان کو کیسے پتہ لگا کہ عیشا اور اس ٹھر کی بڈھے کا اتنا تو پتہ تھا بڈھا ٹھر کی ہے مگر عیشا یہ کرے گی کبھی۔نہیں سوچا تھا۔حیات کہتے ساتھ کافی ٹرے میں رکھتی اسکے کیبن کی طرف بڑھی اور اندر آنے کا پوچھا اور اسکی طرف بڑھائی یہ بات الگ تھی کہ حیات نے کافی پہلی دفعہ ہی بنائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔غازیان نے کافی کا گھونٹ بڑھا اور اسکی شکل سے ہی پتہ لگ گیا تھا کہ کتنی مزیدار بنی ہے۔پہلی دفعہ بنائی ہے میں نے۔حیات کہتی جانے لگی۔وہ تو پی کر پتہ لگ ہی رہا ہے غازیان نے

بتایا۔ایک تو بنا کر دی ہے اوپر سے نکھرے کر رہے ہیں۔حیات کو غصہ آیا۔تو میں نے زبردستی تو نہیں کی تھی بتا سکتی تھی کہ نہیں آتی بنانے۔غازیان سے کبھی کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی تو اسنے بھی غصہ سے کہا۔۔میں نے تو آپکی طبیعت دیکھ کر کہا تھا مگر شاید کچھ زیادہ ہی گندی بن گئی ہے پھر نہ پیے کہتے ساتھ حیات کافی کا کپ اسکے ہاتھ سے لیتی چلی گئی۔واٹ از دس گرل پاگل ہے کیا یہ لڑکی۔حیات نے کافی ڈسٹ بین میں ڈال دی۔آپ سے کم۔حیات جواب دیتے ساتھ چلی گئی اور وہ بس غصے سے گھور ہی سکا۔۔۔

وہ کھوٹے پر بیٹھے تھے اور ایک مجبور لڑکی رقص کر رہی تھی وہاں موجود سب لوگوں کے ہاتھوں میں شراب تھی جس میں بہت سے سیاست دان بھی تھے اور فواد زیدی بھی اس سب میں شامل تھے وہ لوگ رقص کا مزہ لوٹ رہے تھے تبھی پولیس نے اچانک چھاپا مارا یہ کیق ہو رہا ہے۔پولیس انسپیکٹر نے اینٹری ماری کالے بال درمیانہ قد ہلکی ہلکی داڑھی آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے سب کو دیکھنے لگا۔جو لڑکی رقص کر رہی تھی اسنے جلدی سے

ڈوپٹہ اٹھایااپناوجوداس میں چھپایااور وہاں بیٹھے لوگ بھی پریشان ہوگئےاوراس کوٹھے کی مالکن جوہر لڑکی کوزبردستی رقص اورزبردستی بیچتی تھی وہ بھی حیران تھی سب کولے کر جاؤباری باری انسپیکٹر نے بتایااورانسپیکٹر کی نظراچانک فوادپر گئی اسنے اپنی کالی آنکھوں سے چشمہ ہٹایا۔ارے آپ بھی یہاں ہیں میں توآپ کوشریف انسان سمجھتا تھا مگرآپ بھی صرف دنیاکے سامنے شریف ہیں خیرویسے بھی ہم آپ کو گرفتار نہیں کرسکتے ہمارے آفیسر آپ کے جاننے والے ہیں۔فوادزیدی کوغصہ آیاوہ طنز کرتاآگے بڑھااورہر جگہ تالاشی لینے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جب سب لوگ ڈرکے مارے نکل گئے تواسنے جلدی سے کیمرااٹھایااور فوراجیب میں ڈالا اورہر کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ نظرایک لڑکی پرگئی اس سے پہلے وہ کچھ کہتا۔۔۔صاحب پلیزمجھے نہ لے کرجائیں مجھے زبردستی انہوں نے یہاں قید کررکھاتھا۔اس لڑکی نے روتے ہوئے اسے کہااوراسکے پیروں میں گری تھی اس نے اسے اپنے پیر پیچھے کیے اوراسے دیکھادونوں کی نظریں ٹکرائی وہ سچ میں اسے معصوم لگی۔اوراسے اٹھاتا اپنے ساتھ پیچھے گیٹ سے لے گیا۔۔۔

۔تم یہاں آئی کیسے تھی۔گاڑی میں بٹھایااور پوچھا۔وہ ایک دن میں یہاں اکیلے آئی تھی اس راستے اس کوٹھے کی جو مالکن ہے اسنے مجھ سے پوچھا مدد چاہیے مجھے وہ دیکھنے میں اچھی لگی میں نے اسے بتایا میں راستہ بھول گئی ہوں وہ مجھے اس کوٹھے پر لے آئی دو دن پہلے ہی ہوا تھا ان دو دنوں میں ان لوگوں نے مجھے بہت مارا ہے۔اس نے روتے ہوئے بتایا۔تم کہاں رہتی ہو۔اس نے پوچھا۔سوڈی وال۔اس لڑکی نے بتایا اس لڑکے نے گاڑی سوڈی وال روکی۔

ایک بات بتاؤں میں انسپکٹر نہیں ہوں بس کچھ ضروری کام تھا ادھر اسلیے آیا تھا ہو سکتا ہے جب دوبارہ ملاقات تم مجھے نہ پہچان سکو۔اس نے اسے بتایا تو لڑکی اسے دیکھتی رہی۔آپ ایجنٹ ہو۔اس لڑکی نے اونچی آواز میں کہا۔آہستہ بولو کوئی سن لے گا نہیں ہوں میں کچھ بھی۔وہ کہتے ساتھ چلا گیا۔عجیب کہتی گھر میں آگئی اسکی ماں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔۔۔

وہ گھر آیااور سیدھاایول کے نمبر پر ویڈیو سینڈ کی۔ایول شاید اسی ویڈیو کے انتظار میں تھا اسنے جلدی سے ویڈیو کھولی اور اس میں فواد زیدی کا چہرہ صاف دیکھ رہا تھا۔تمہارا اصل چہرہ تو پوری دنیا کے سامنے لاؤ گے فواد زیدی۔ایول نے مسکراتے ہوئے کہااور فون ملایا۔ یس ایول وہ فوراً پوچھنے لگا۔کام بہت اچھا کیا ہے لیکن کسی کو شک تو نہیں ہوا تم پر۔اس۔ نے پوچھا۔نہیں۔اس نے بتایا گڈ اب تم دوسری طرف ڈبل ڈیوٹی دو اور اس شخص کے دل میں اپنا یقین ڈالو کہ وہ تم پر اندھا بھروسہ کرنے لگے۔ایول نے اسے بتایا۔بے فکر رہیں آپ۔اس نے کہتے ساتھ فون رکھاایول بھی بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

حیات نے آج بلیک کلر کا فراک میں گھنگڑالے بالوں کو کھولے اسکے سفید رنگت میں بہت جچ رہا تھااور ہونٹ کے اوپر تل افففف کمال کی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

غازیان آفس میں داخل ہوا وہ کام کرنے میں بہت مگن تھی کہ غازیان کی نظر اس پر گئی اور وہ نظریں ہٹانا بھول گیا اسکے تل پر اور کالا اس پر اتنا جچ رہا تھا وہ رات والا غصہ سب بھلا چکا تھا اسے دیکھنے میں مگن تھا۔قاتلانہ تل۔وہ مسکراتے ہوئے بولا حیات یہ سن چکی تھی اور

نظر اٹھا کر اسے دیکھا غازیان نے فوراً گلاسز لگائی حیات سنو۔ ور کرنے اسے آواز دی وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی اور غازیان کیبن میں آ گیا۔۔۔۔

حیات آفس سے گھر جانے کے لیے ٹیکسی کا ویٹ کر رہی تھی تبھی ایک ٹیکسی رکی۔ بھائی چابر جی کوارٹرز چلیں گے۔ حیات نے پوچھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا حیات پیچھے بیٹھ گئی وہ گاڑی چلانے لگا اور شیشے سے اسے دیکھ رہا تھا بکھرے کالے بال براؤن آنکھیں بڑھی ہوئی بیئرڈ میں اسے دیکھ رہا تھا حیات نے اسکی طرف دیکھا اور دوبارہ فون میں لگ گئی۔۔۔۔۔۔

گاڑی روکو۔ کچھ دیر بعد وہ غصے سے کہنے لگی۔ کیوں میڈیم اس لڑکے نے پوچھا۔ تم سمجھتے کیا ہو مجھے کچھ نہیں پتہ لگتا ایزی نہ لینا مجھے اپنے گھر کا راستہ بہت اچھے سے جانتی ہوں اور تم جیسوں کو بھی بہت اچھے سے ٹھیک کرتی ہوں تمہیں کیا لگا تم مجھے غلط راستے سے لے جاؤ گے اور مجھے پتہ بھی نہیں لگے گا آئے بڑے۔ شکل گم کرو۔ حیات غصے سے کہتے ساتھ گاڑی سے اتر کر کہنے لگی اور وہ بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

غازیان آفان کے پاس بیٹھا تھا اور حیات کا چہرہ اسکی آنکھوں میں تھا۔غازی تم پاگل ہو گئے ہو اس لڑکی کے پیچھے ایسا کیا ہے اس میں پہلے تو کبھی کسی لڑکی کو دیکھ کر ایسا نہیں کیا یار تم نے۔آفان کو غصہ آنے لگا۔پہلے مجھے میری زندگی میں کبھی میری زندگی میں ایسی لڑکی ملی ہی نہیں یہ تو اچھی بات ہے نہ تمہارے بھائی کو کسی لڑکی نے اپنا دیوانہ کر دیا ہے۔غازیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔افففف غازی تم بھول رہے ہو تمہارا مقصد کچھ اور ہے۔اس نے یاد دلایا۔ابے یار نہیں بھولا میں اپنا مقصد یار اس مقصد کو بھی پورا کروں گا اور حیات کو بھی اپنا بناؤں گا۔غازی نے بتایا۔ٹھیک ہے وقت بتائے گا ویسے شروع کر چکا ہے کام۔اس نے پوچھا غازی صرف اثبات میں سر ہلا سکا۔۔۔

حیات کھانے کی میز پر موجود تھی عاطف صاحب بھی بیٹھے تھے۔حیات میری جان ٹھیک سے کھائیں کھانا میں دیکھ رہا ہوں آپ اپنا بلکل دھیان نہیں رکھتی انہوں نے پیار سے کہا۔آپ ہیں نہ دھیان رکھنے کے لیے۔حیات بھی لاڈ سے کہنے لگی۔میں ہمیشہ تھوڑی ہوں گا کچھ ہی دنوں میں کوئی اچھا رشتہ آئے گا میں شادی کر دوں گا۔انہوں نے بتایا نہیں

میں آپ کو چھوڑ کر بلکل بھی نہیں جا رہی۔ حیات نے بتایا مگر جانا تو ہو گا میری جان ایک دن سب بیٹیاں اپنے گھر کی ہو جاتی ہے۔ عاطف صاحب یہ بات کر کے خود بھی اداس ہو گئے تھے اور حیات کو بھی کر دیا تھا وہ کھانا چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی عاطف صاحب اسکی پلیٹ لے کر اسکے پیچھے گئے ذکیہ بھی ان دونوں کو دیکھ کر بہت اداس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

نکلو یہاں سے میں بتا رہا ہوں نکلو یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ معیز غصے سے کہنے لگا۔ کیا کر رہے ہو تم معیز۔ مسز فواد کہنے لگی۔ یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے بیچ میں نہ ہی کوئی پڑے تو بہتر ہے ٹھیک ہے بد تمیزی سے کہتے ساتھ اوپر چلا گیا تماشا شروع۔ غازیان کہتا موبائل جیب میں ڈالتا گلاسز لگاتا جانے لگا۔ ادھر بیٹھو بیٹا تم۔ میں سمجھاتی ہوں اسے۔ مسز فواد نے اسے پیار سے کہا۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کہ تو ایسے رہیں جیسے آپ کی بہت سنتا ہے آپکی تربیت ہے جو اتنا بد تمیز نکلا فضیلہ غصہ ہوئی غازیان کے باہر جاتے قدم یہ الفاظ سن کر رکے۔ اوہ معیز کے بارے میں جو کہنا ہے کہ لو میری ماں کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تھا تو منہ توڑ دوں گا نکلوں یہاں سے۔ غازیان غصے سے چیخا فضیلہ کے

ساتھ ساتھ مسز فواد بھی گھبرائی ایسا نہیں تھا وہ غصہ نہیں ہوتا تھا لیکن پھر بھی سب ہمیشہ گھبرا جاتے تھے غصہ تو اسے کبھی بھی اور کسی وقت بھی آسکتا ہے یہ تو ہر کوئی جانتا تھا فضیلہ غصے سے پیر پٹک کر چلی گئی۔مام آپ برا نہ مانیں اسکی باتوں کا قصور آپ کا نہیں قصور انکا ہے۔غازیان نے فواد زیدی کی طرف اشارہ کیا اور دوبارہ جانے لگا گڈ مارننگ سر آپ نے بلایا تبھی اے جے۔آیا غازیان اسے دیکھ کر مسکرایا وہ بھی بدلے میں مسکرایا اور غازیان آگے بڑھ گیا آج ہمیں بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے۔فواد نے بتایا۔ٹھیک ہے۔اے جی نے فورا کہا۔۔۔

کیمرہ لگا لینا پہلے ہی مجھے بہت سے ثبوت چاہیے بہت سے۔عالیان نے ایول کا میسج پڑھا۔ٹھیک ہے سر۔ کہتے ساتھ ریپلائے دیا۔۔ایول میسج سین کرتا کمرے میں آگیا۔۔۔۔

حیات آفس میں بیٹھی تھی کام کر چکی تھی آج وہ پاگل نہیں آیا ہے لگتا ہے خیر مجھے کیا میں گھر چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے حیات کہتے ساتھ اٹھ کر بیگ اٹھاتی باہر آئی وہ سڑک کراس کر رہی تھی کہ تبھی تیز رفتار میں گاڑی آئی اس سے پہلے کہ حیات خود کو بچاتی کسی نے

اسکے بازوؤں کو زور سے پکڑ پیچھے کی طرف کیا حیات نے ڈر کے مارے آنکھیں بند رکھی تھی پانچ منٹ بعد آنکھیں کھولی تو کوئی شخص عجیب سا سامنے تھا لمبے بال بڑھی ہوئی بیرڈ براؤن آنکھیں حیات کچھ پل اسے دیکھتی رہی۔ دھیان سے چلا کریں۔ اس لڑکے نے کہا۔ میں دھیان سے چلو یا نہ چلو تم کون ہوتے ہو مجھے بچانے والے حیات نے اس سے پوچھا۔ میں مدد کرتا ہوں سب کی آپ کی جان خطرے میں لگی تو بچانے لگا۔ اس نے بتایا۔ حیات اسے جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئی اور ٹیکسی میں بیٹھتی چلی گئی وہ شخص اس ٹیکسی کو تب تک دیکھتا رہا جب تک اسکی نظروں سے نہیں ہٹے اور پھر وہ بھی اپنے راستے چل دیا۔۔۔۔۔

حیات گھر آئی اور کمرے میں بیٹھی تھی۔ کون تھا وہ شخص اور میں اس پر غصہ کیوں نہیں ہوئی پہلی دفعہ ہوا ہے ایسا۔ حیات نے خود سے کہا۔ ہاں شاید اسلیے کہ اسنے میری جان بچائی۔ حیات خود سے سوچنے لگی وہ بیلکونی میں جا کر کھڑی ہوئی اور آسمان کو دیکھنے لگی اور تبھی حیات کو لگا کہ شاید وہ کسی کی نظروں میں ہے حیات نے فوراً نظریں جھکائی مگر کوئی نہیں تھا حیات دوبارہ آسمان دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا تم اپنی بہن میرے حوالے نہیں کرو گے تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔اس شخص کو منہ غصے سے پکڑ کر کہنے لگا۔دیکھو پلیز زز مجھے جانے دو می۔۔میرے گھر میں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں بیوی ہے بہن ہے ماں ہے سب کی زمہ داریاں مجھ پر ہے۔وہ گھبراتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اپنے جانا کا کہ رہا تھا مگر جس شخص سے وہ کہ رہا تھا شاید وہ انسان نہیں تھا حیوان تھا۔سر پلیز اسے جانے دیں ویسے بھی الیکشن قریب ہے کسی کو پتہ لگ گیا تو آپ الیکشن ہار جائیں گے۔اے جے نے بتایا۔چپ رہو تم اور چاقو دو اے جے نے چاقو نے دیا۔نہیں پلیز۔وہ ڈرا اسے اپنی موت نظر آرہی تھی پلیز زززز۔وہ اب رونے لگا تھا فواد چوہدری نے بغیر اس پر ترس کھائے اسکی گردن پر چاقو پھیر دیا اسکی سزا یہی ہونی چاہیے تھی میرے ساتھ دھوکہ۔فواد چوہدری غصے سے کہنے اور چاقو ایک پیکٹ میں ڈالا شرٹ پر بھی کچھ خون کی بوندیں گر گئی تھی وہ باہر آئی اور گاڑی میں بیٹھ کر چل دیے۔۔۔۔

کون تھا وہ انسان۔وہ لڑکی اس شخص کو ابھی تک نہیں بھلا سکی رہی تھی اسکی جان بچائی اس

کوٹھے سے نکالا اور وہ تھینکس بھی نہیں کر سکی تھی۔ تہنیت تبھی اسکی ماں کی آواز آئی جی ماں۔ تہنیت انکے پاس آئی۔ یہ بیٹا کپڑے ڈال دو میری کمر میں بہت درد ہے۔ اسکی ماں نے کہا جی ماں ڈالتی ہوں۔ تہنیت کہتے ساتھ کپڑے ڈالنے لگی۔۔۔۔۔

مس حیات آپ اس فائلز پر ورک کریں گی۔ غازی نے زور سے فائلز اسکی ٹیبل پر رکھی حیات نے اثبات میں سر ہلایا اور اس فائلز کو دیکھنے لگی غازی اسے دیکھ رہا تھا اور نا چاہتے ہوئے بھی اسکے تل سے نظر نہ ہٹ رہی تھی۔ اور بھی کچھ کام ہے حیات کا لہجہ سخت تھا نہیں میں کہ رہا تھا آپ دیکھ لیں کوئی ایشو نہ ہو۔ غازی فوراً ہوش میں آیا نو۔ حیات زبردست مسکراہٹ لبوں پر لائی وہ گلاسز لگاتا کیبن کی طرف بڑھ گیا گارڈ اسکی حفاظت کے لیے پیچھے ہی تھے۔ حیات اسے منہ چڑھاتی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

میں سوچ رہی اب غازی کی شادی کر دوں۔ مسز فواد نے بتایا۔ آپ کا بیٹا کر ہی نہ لیں شادی۔ فواد نے کہا۔ کر لے گا میرے کہنے پر۔ مسز فواد کہنے لگی اس سے کر کے دیکھ لیں بات۔ فواد کہتے ساتھ نیوز دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

کیسا چل رہا کام۔ مسٹر رفیع نے پوچھا سر بلکل ٹھیک ہو رہا ہے ابھی تک۔ ایول نے جواب دیا۔ گڈ مجھے جلد ہی ثبوت چاہیے تم نہیں جانتے وہ کتنی معصوم بچیوں کی جان لے چکا ہے شخص کتنے لوگوں کو قتل کر چکا ہے رفیع نے بتایا بے فکر رہیں سب ثبوت ملیں گے۔اس نے بتایا گڈ۔رفیع کہتے ساتھ فون رکھا ایول نے عالیان کو کال کی۔جی سر۔عالیان نے کال پک کر کے کہا۔کام ٹھیک ہی رکھنا عالیان میں بتا رہا ہوں کچھ غلط نہیں ہونا چاہیے ہم دونوں کی ایک غلطی ہماری اتنی محنت کو ضائع کر دے گی۔ایول نے اسے سمجھایا۔ نہیں ہو گی عالیان نے بتایا۔ایول نے فون کاٹ دیا اور لیپ ٹاپ میں ویڈیو دیکھنے لگا بہت جلد فواد چوہدری تمہیں برباد کروگا۔کہتے ساتھ وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

غازیان گھر میں داخل ہوا اور ٹی وی لاؤنج مسز فواد کو دیکھ کر انکی طرف آیا اور پیچھے سے انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے۔غازی مجھے پتہ لگ گیا تھا۔ مسز فواد مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔ کیا مام آپ ہمیشہ پہچان جاتی ہے۔غازیان بچپن سے ہی یہی حرکت کرتا تھا اور مسز فواد ہمیشہ

پہچان جاتی تھی۔وہ اسلیے میری جان کیونکہ میں تمہاری ماں ہوں انہوں نے پیار سے کہا وہ مسکرایا۔غازی مجھے بات کرنی ہے تم سے۔اسکا موڈ اچھا دیکھ کر مسز فواد نے بات شروع کی۔۔۔۔۔۔۔

جی بولیں۔اس نے انکی طرف دیکھا وہ میں کہ رہی تھی اب تم شادی کر لو۔۔انہوں نے بتایا۔اوہ مام پھر سے آپ کیوں نہیں سمجھتی ابھی میں چھوٹا ہوں اتنی سی عمر میں شادی نہیں کر سکتا اور پھر ایک اور مسئلہ آپ کو پھر پوتے کی خواہش ہو گی تو سوری میں اتنی سی عمر میں باپ نہیں بن سکتا۔وہ مذاق کرنے لگا۔مسز فواد مسکرائی بہت شرارتی ہو تم۔مگر میں سیریس ہوں انہوں نے کہا۔مام ابھی نہیں جب لگے گا کہ شادی کرنی ہے کر لوں گا مجھے کام ہے بعد میں ہوتی ہے ملاقات۔وہ کہتے ساتھ موبائل جیب سے نکالتا سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور وہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تہنیت یونیورسٹی میں بیٹھی تھی اور تبھی ایک نیا لڑکا اسے کلاس میں دیکھا تہنیت اسے نظر انداز کرتی اسکی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی کالے بال لمبا قد چوڑی جسامت ہلکی ہلکی داڑھی

کالی آنکھیں وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور تہنیت کتاب کھول اسے پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

حیات آفس میں بیٹھی تھی مگر کام پر دھیان نہیں تھا وہ کل کا واقع ابھی تک نہ بھول سکی تھی وہ ابھی بھی یہی سوچ رہی تھی تبھی غازی کی اسسٹنٹ آئی۔ سر بلا رہے ہیں آپ کو۔۔اس نے بتایا تو حیات فائل اٹھاتی اندر کیبن میں آئی۔۔۔۔۔

۔حیات نے اندر آنے کی اجازت لی وہ بول رہا تھا مگر حیات نہیں سن رہی تھی۔ مس حیات۔اس نے اسے پکارا۔یس وہ ہوش میں آئی۔ آریوں اوکے۔غازی نے پوچھا۔یس۔ حیات نے بتایا۔مجھے لگ نہیں رہی کیا ہوا کچھ ہوا ہے کوئی تنگ کر رہا ہے یا کوئی پریشانی۔ غازی نے اس سے پوچھا۔مجھے کوئی تنگ نہیں کر سکتا مجھے کبھی نیوز لگا کر دیکھیے گا ہر جگہ میری نیوز چل رہی ہو گی اور مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔حیات نے بتایا۔میں اتنا ویلہ نہیں کہ آپ کی خاطر نیوز دیکھوں۔غازی منہ بنا کر کہنے لگا حیات کو غصہ آیا۔فائل میں کچھ مسٹیکس ہیں ٹھیک کریں۔غازی پہلے والی ٹون میں آچکا تھا وہ بھی منہ بنا کر فائل لیتی چلی گئی۔۔۔

تہنیت کلاس سے نکلی تھی پین بھول گئی تھی اور اس لڑکے کی نظر اس پین پر گئی تو وہ فوراً اس پین کو اٹھا کر پیچھے آیا۔ ایکسکیوزمی۔ اس نے اسے پکارا وہ مڑی۔ یس۔۔ تہنیت نے اسے دیکھا۔ آپ کا پین آپ بھول گئی تھی۔۔ اسنے اسے تھمایا۔ اوہ شکریہ یہ میری ڈیڈ کی آخری نشانی تھی میرے پاس بہت شکریہ۔ تہنیت نے کہتے ساتھ اسکی آنکھوں میں دیکھا اور اسے لگا جیسے وہ اس شخص کو کہیں پہلے بھی دیکھ چکی ہے۔ کوئی بات نہیں وہ مسکراتے ہوئے کہتا چلا گیا مگر اسے ایک سوچ میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔

کچھ پتہ لگا وہاں بھی کوئی لڑکا ہے اس فواد کا۔۔ ایول نے پوچھا۔ نہیں ابھی تو نہیں۔۔ عالیان نے بتایا۔ بس تم وہاں پر نظر رکھنا عالیان اگر کچھ بھی غلط ہوا رفیع صاحب ہم دونوں کو نہیں چھوڑیں گے یاد رکھنا

ایول نے بتایا۔ بے فکر رہیں آپ سر سب ٹھیک ہو گا میں جلد ہی پتہ لگواؤ گا اسکے مالک کون ہے۔۔ عالیان نے بتایا۔۔ اوکے ٹھیک ہے۔ کہتے ساتھ اسنے فون رکھا اور ایول آگے سوچنے لگا کہ وہ اسکا چہرہ کس طرح بے نقاب کرے گا ایول نے ایک گھونٹ کافی کا بڑھا

ابھی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

حیات ذکیہ اور عاطف صاحب کھانا کھا رہے تھے کیسا جا رہا ہے آفس۔عاطف صاحب نے پوچھا۔ بلکل ٹھیک جا رہا ہے۔حیات نے بتایا۔ گڈ۔۔انہوں نے پیار سے بولا حیات مسکرائی۔۔اور کھانا کھانے لگی۔میں نے کھالیا وہ کہ کر اوپر کمرے میں چلی گئی اور لیپ ٹاپ کھول کر فائلز ٹھیک کرنے لگی تبھی میڈ اسکے لیے کافی رکھ کر بھی چلی گئی وہ کافی پی کر ساتھ ساتھ کام بھی کر رہی تھی۔ لیکن ابھی بھی یہ ذہن اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا کہ کون تھا وہ شخص حیات کو نا جانے اس انسان کے بارے میں جاننے کی دلچسپی ہو رہی تھی وہ لیپ ٹاپ بند کرتی کافی کے دو گھونٹ بچے ہوئے پی گئی اور پھر لائٹ آف کر کے لیٹ گئی اور یہی بات اسکے ذہن سے نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے حیات سے شئیر کرنی ہو گی اپنے دل کی بات۔غازیان کمرے میں بیٹھا خود سے کہ رہا تھا۔اسے بتانا لازمی ہے کیونکہ اب تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ میری ہی بنے گی اگر اسنے باقی لڑکوں کی طرح میری انسلٹ کی۔غازی سوچنے لگا میں باقی لڑکوں کی طرح تھوڑی

ہوں جو ہر گزری لڑکی کو چھیڑو میں غازی ہوں ایک ہی لڑکی سے محبت کی ہے میں اور اسکا وہ۔تک اور اس پر وہ کالا رنگ کتنا جچتا ہے دیوانہ بنا چکی ہے۔غازی اسے سوچتے ہوئے مسکرایا۔۔کل تو کہ دوں گا اور وہ بے عزتی کر کے تو دیکھائے میں غازیان زیدی ہوں چپ تو رہوں گا نہیں۔غازی کہتے ساتھ لیمپ آف کرتا بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

حیات نے آج بلیو رنگ کی شرٹ جینز پینٹ کر لی بالوں کو کھولے میک ایپ کے نام میں کچھ بھی نہیں وہ پھر بھی حسین لگ رہی تھی کام کر رہی تھی۔غازیان تبھی آیا دو گارڈ پیچھے تھے غازی حیات کو یکھ کر مسکرایا جو کام کرنے میں مگن تھی۔آج بتا کر ہی رہوں گا۔وہ دل میں کہنے لگا۔اور کیبن میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

آفان غازیان کو دس دفعہ کال کر چکا تھا نہ اسنے اٹھانی تھی اور نہ اٹھائی۔اب کر تو مجھے کل دیکھ کیسے اگنور کرتا ہوں۔آفان نے خود سے کہا اور پھر فون ٹیبل پر رکھا تبھی فون بجا غازی کالنگ لکھا ہوا تھا آفان نے فوراً فون اٹھایا کہاں ہے۔آفان نے پوچھا۔آفس۔اسنے

بتایا ٹھیک ہے پھر آدھے گھنٹے میں وہی ملتا ہوں۔آفان نے کہ کر فون رکھا اور غازی نے اسسٹنٹ سے حیات کو بلانے کو کہا۔۔۔۔

میں آئی کم ان۔حیات نے پوچھا۔یس۔غازیان کی نظر اس پر تھی اسنے سر ہلایا حیات اندر آئی یہ فائل۔حیات نے بتایا۔میں نے کہا مجھے فائلز چاہیے۔غازی نے اسے دیکھا۔حیات نفی میں سر ہلانے لگی۔مجھے لگا آپ نے اسلیے بلایا ہو گا کوئی اور کام ہے۔حیات نے اس سے پوچھا۔غازیان کی نظر اسکے چہرے پر گئی اور پھر تل پر اسکا دل کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔نہیں کوئی کام نہیں ہے بات کرنی ہے۔غازیان کہتے ساتھ کرسی سے کھڑا ہوا۔کیا بات۔حیات نے فوراً پوچھا۔تمہاری اور میری بات۔غازیان نے بتایا۔کیا مطلب ۔حیات نے اسے دیکھا جو اسکی طرف بڑھ رہا تھا حیات پیچھے ہو رہی تھی اور پیچھے ہوتے ہوتے وہ دیوار سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ اپنی لمٹس کراس کر رہے ہیں پیچھے ہو۔حیات نے بتایا۔میں تم سے بات کرنا

چاہتاہوں۔غازیان نے بتایا۔تو بات دور رہ کر بھی کی جاسکتی ہے۔حیات نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنا چاہا۔حیات میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتاہوں تم سے شادی کرنا چاہتاہوں۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بتایا۔دور ہٹواور میں تم سے کوئی شادی وادی نہیں کرنا چاہتی ہم دونوں کے بیچ ایک ہی رشتہ میں تمہاری ورکراور تم میرے باس بس۔ حیات نے اسے دوبارہ پیچھے کرنا چاہا مگر ناکام رہی۔مگر میں چاہتاہوں تمہیں۔اس نے پیار سے کہا۔سمجھ نہیں آرہی تمہیں پیچھے ہو میں انکار کر چکی ہوں۔حیات نے اسے اس دفعہ پیچھے کیااوراس دفعہ وہ تھوڑا پیچھا ہوا شور کی آواز سن کر سب ورکرز آگئے۔آہستہ بات کرو۔غازیان نے اسے کہا۔کیوں تمہاری اصلیت ان سب سے چھپ جائے یادرکھنا مسٹر غازیان مجھے ان لڑکیوں میں سے نہ سمجھنا جو لڑکوں سے ڈرتی ہوں یہ لڑکوں کی دھمکیوں سے گھبراجائیں میں کسی سے نہیں ڈرتی۔حیات نے اسے کہا۔جانتاہوں یہی بات بہت پسند آئی ہے مجھے۔غازیان نے بتایا۔۔۔۔

تبھی آفان بھی آیااور یہ سب دیکھ چکا تھا کچھ ورکرز ویڈیوز بھی بنانے لگ گئی مگر غازیان دھیان نہیں دے رہا تھا۔تم اگر دنیا کے آخری مرد ہوگے تب بھی حیات عاطف علی تم سے شادی نہیں کرے گی آئی ہیٹ یو میں تمہیں لڑکیوں کی عزت کرنے والا لڑکا سمجھتی

تھی مگر تم بھی اپنے باپ کی طرح ہو میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمہاری اس نوکری میں۔حیات غصے سے کہتے ساتھ چلی گئی۔غازی کو اسکی بات سن کر یکدم غصہ آیا اسکی آنکھیں لال ہو چکی تھی غازی ریلیکس۔آفان نے اسے ریلیکس رہنے کو کہا غازی اسے نظر انداز سکتا آفس سے نکل گیا سب ورکرز غازی کی بے عزتی پر ہی بات کر رہے تھے مگر وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا اتنی بے عزتی وہ بھی اسی کے آفس میں کبھی کسی نے ہمت نہ کی تھی۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی۔ذکیہ نے اسے دیکھا۔آج جلدی آگئی۔ذکیہ نے پوچھا جاب چھوڑ دی ہے حیات کہتے ساتھ کمرے میں چلی گئی ذکیہ پریشانی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی حیات کمرے میں آئی اور غصے سے پرس پھینکا اور جوگرز اتار کر باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جی ہاں ناظرین یہ نیوز بلکل ٹھیک ہے فواد زیدی کے بیٹے غازیان زیدی کو ایک لڑکی نے پورے آفس کے سامنے بری طرح سے ریجیکٹ کیا آپ اس ویڈیو میں دیکھ سکتے ہیں کہ جس طرح وہ لڑکی اس پر چیخ رہی ہے۔فواد زیدی نیوز سن کر غصے میں تھے تبھی غازیان گھر

میں داخل ہوااور یہ نیوز سن کر اسکا دماغ اور خراب ہوااور وہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

کمرے میں آکر خود کو شیشے میں دیکھنے لگااور ایک مکہ مار کر شیشہ کے کئی ٹکرے کر ڈالے۔ سگریٹ نکالی تین چار سگریٹ وہ پی گیا بیڈ پر لیٹا چھت کو تار رہا تھا ۔۔۔۔۔میں تمہیں اسی طرح ذلیل کروں گا حیات تم جو خود کو آسمان میں اڑتا ہوا سمجھتی ہوں میں تمہیں زمین پر لاؤں گا تمہیں برباد کروں گا سکون سے تو غازی بھی نہیں بیٹھے گا جب تک اپنی اس بے عزتی کا بدلہ نہ لے حیات عاطف علی آج سے تمہاری بربادی کے دن شروع تم جانتی نہیں ہو تم کس سے منہ ماری کر بیٹھی ہوں۔کہتے ساتھ اسکے دماغ میں کچھ آیا اور چہرے پر ایک مسکراہٹ سجاتے ہوئے وہ باتھروم میں چلا گیا۔۔۔۔

حیات ناشتہ کر رہی تھی۔حیات عاطف صاحب نے پکارا۔حیات نے دیکھا۔بیٹا غازیان صاحب کی انسلٹ کی کوئی وجہ۔انہوں نے پوچھا بے وجہ میں کبھی کچھ کرتی ہوں ڈیڈ۔ حیات نے بدلے میں سوال کیا نہ میری جان۔انہوں نے پیار سے کہا۔تو بس سمجھ لیجیے کچھ کیا تھا جس سے اسکے منہ پر تھپڑ مار آئی۔حیات نے کہتے ساتھ چائے کا گھونٹ بھرا عاطف صاحب بھی خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔آفان نے اس سے پوچھاہاں ٹھیک ہوں کہتے ساتھ آفان۔سے سگریٹ کھینچیں غازی تو کل سے بہت پی چکا ہے مجھے لگ رہا ہے تو ابھی تھوڑا غصے میں ہے۔آفس نے بتایا کہانہ نہیں ہوئی بار بار ایک بات مت کر۔غازی کا لہجہ سرد تھا آفان خاموش ہو گیا۔۔۔

وہ اپنے منہ پر ماسک لگا کر پرنسپل آفس کے باہر کھڑا تھا کہ وہ کس سے بات کر رہا ہے سن سکے تبھی کوئی سر آیا آپ یہاں سر نے اسے دیکھ کر پوچھا۔جی وہ سر سے بات کرنی تھی مگر ہو نہیں سک رہی۔وہ کہتا فوراً کلاس میں آیا۔اور تہنیت کے ساتھ بیٹھا ہائے اس نے اسے کہا ہائے تہنیت نے جواب دیا میں آپکا نام پوچھنا بھول گیا تھا۔ اس نے کہا۔ تہنیت عمران نام ہے میرا۔تہنیت نے بتایا اور آپکا تہنیت نے پوچھا۔عالیان چوہدری۔ عالیان نے بتایا۔ایک بات کہوں۔تہنیت نے اس سے پوچھا عالیان نے سر کو خم دی ۔۔میں نے آپ کو پہلے کہیں دیکھا ہے مجھے لگتا ہے۔تہنیت نے کہا۔اچھا پتہ نہیں۔ عالیان کہتا سامنے دیکھنے لگ گیا تہنیت بھی خاموشی سے پڑھنے لگ گئی۔۔۔۔

غازی تم ٹھیک ہو مسز فواد نے پوچھا۔۔یس مام ایم او کے وہ کہتے ساتھ انکی گود میں سر رکھ گیا۔مام مجھے شادی کرنی ہے۔غازی نے بتایا۔یہ تو بہت اچھی بات ہے کس سے۔انہوں نے پوچھا۔حیات عاطف علی سے۔اسکے لہجے میں کتنی کراہٹ تھی یہ صرف غازی ہی جانتا تھا۔غازی اسنے تمہیں پوری دنیا کے سامنے بے عزت کیا۔مسز فواد نے بتایا۔بے شک کیا ہو میں اس سے پیار کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا اب ڈیڈ کو آپ منائیں گی۔غازی نے بتایا۔پھر بھی سوچ لو انہوں نے بتایا کہ دیانہ غازی سوچ سمجھ کر ہی فیصلے کرتا ہے۔اس نے بولا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

سنیں مسز فواد نیچے آتے ساتھ فواد صاحب سے بات کرنے کا سوچا۔جی بولیں۔انہوں نے پوچھا غازی شادی کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے بتایا۔میری بے عزتی کروا کر ساری دنیا کے سامنے کس نے کہا تھا فضول حرکتیں کریں۔وہ بے حد غصے میں تھے۔۔خیر کس سے کرنی ہے شادی۔انہوں نے پوچھا۔اسی سے جس نے بے عزت کیا ہے۔مسز فواد نے بتایا۔یہ لڑکا ذلیل کروائے گا اسنے بے عزت کیا ہے اور یہ صاحب ہے کہ کچھ بھی۔۔انہیں اور غصہ آیا۔وہ کہ رہا ہے تو اب ماننی پڑے گی اس کی بات بس آپ میں غازی ایک دو دن میں

رشتہ لے کر جائیں گے حیات کے گھر انہوں نے بتایا تو وہ خاموش ہو گئے مگر غصہ ابھی تک تھا۔۔

تہنیت اور عالیان کی دوستی بہت گہری ہو چکی تھی اسے آئی دو ہفتے ہو گئے تھے اور وہ دونوں بہت قریب ہو گئے تھے ایک دوسرے کے اس وقت بھی وہ کلاس میں تھے اور تہنیت کچھ یاد کرنے میں مگن تھی۔ تہنی میری بات سنو۔ عالیان نے اسے پکارا۔ ہمم تہنیت پڑھ رہی تھی۔ یار سنو۔ عالیان نے پھر پکارا۔ ہاں بولو۔ تہنیت اب اسکی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔ ادھر کبھی کوئی لڑکی غائب ہوئی ہے۔ عالیان نے پوچھا۔ ہاں ہوئی ہے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تہنیت کو سمجھ نہیں آئی۔ اور وہ دوبارہ ملی ہے یا نہیں۔ اس نے ایک اور سوال کیا.. یہ نہیں پتہ ہاں مگر بیچ میں جب کوئی لڑکی لائبریری یا بیک سائیڈ پر جاتی تھی تو واپس نہیں آتی تھی کچھ دنوں کے لیے وہ جگہ بند کروائی تھی مگر اب دوبارہ کھلوا دی ہے۔ تہنیت نے اسے بتایا۔ اچھا۔ عالیان کو کچھ گڑبڑ لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تہنیت نے پوچھا بس ویسے ہی تم بھی یہاں سے غائب ہوئی ہو۔ اس نے پوچھا۔ ننن۔۔ نہیں۔ تہنیت نے ہچکچاتے ہوئے بتایا۔ بتاؤ پلیز تہنی۔ اس نے پھر پوچھا۔ ہاں ہوئی ہوں اور کوئی تھا جس نے مجھے کیڈنیپ کیا تھا اور کوٹھے پر چھوڑ دیا تھا تہنیت نے اسے بتایا۔ سر کی بات ٹھیک ثابت ہوئی۔ عالیان نے دل میں کہا۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو یہ سب عالیان۔ تہنیت نے پوچھا۔ بس ویسے ہی۔ عالیان کہتے ساتھ پڑھنا لگا تہنیت اسے دیکھتی پڑھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

.....

حیات اپنا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے شاپنگ کرنے مال میں گئی ہوئی تھی تبھی عاطف صاحب کے گھر کی بل بھی گارڈ نے دروازہ کھولا۔ عاطف صاحب ہے گھر۔ فواد زیدی نے پوچھا۔ جی نہیں انکی بیوی ذکیہ میڈیم ہے۔ انہوں نے بتایا۔ اچھا جی انہیں بتائیں فواد زیدی آئے ہیں۔ فواد زیدی نے کہا گارڈ اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔۔۔۔۔

میڈیم وہ باہر فواد زیدی اور شاید ساتھ بیوی آئی ہے۔اس نے اندر آکر بتایا۔اچھا بلاؤ انہیں۔ذکیہ نے کہا تو وہ سر کو خم دیتا باہر آیا۔آپ جا سکتے ہیں۔اس نے بتایا تو فواد زیدی مسز فواد اور غازیان اندر داخل ہوئے اور ٹی وی لاؤنج میں گئے۔۔۔۔

۔اسلام و علیکم فواد زیدی نے سلام کیا و علیکم السلام۔۔ذکیہ نے جواب دیا اور ساتھ بیٹھنے کو بھی کہا تو وہ بیٹھ گئے۔کیسے آنا ہوا آپکا۔ذکیہ نے پوچھا۔بہت ضروری کام سے آئے ہیں ہم اور ہمیں امید ہے آپ ہمیں ناراض نہیں کریں گی۔فواد زیدی صرف منہ پر مسکراہٹ سجائے بیٹھے تھے اندر سے بے حد غصہ تھے۔جی کیا مطلب۔۔ذکیہ نے پوچھا۔۔۔۔۔

عاطف صاحب ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئے۔۔اسلام و علیکم۔فواد زیدی اور غازیان دونوں نے سلام کیا۔وعلیکم السلام۔عاطف صاحب کا لہجہ سرد تھا اور وہ ذکیہ کیساتھ آکر بیٹھے تھے۔دیکھیں اب تو عاطف صاحب بھی آگئے ہیں میں سیدھی بات کروں گا میں اپنے غازیان کا رشتہ آپکی بیٹی حیات کے لیے لایا ہوں۔انہوں نے بتایا عاطف صاحب نے انہیں دیکھا۔دیکھیں میری بیٹی آپکے بیٹے کو جواب دے چکی ہے۔عاطف صاحب نے بتایا۔دیکھیں انکل میں نے مانا اسنے مجھے انکار کر دیا ہے اور غلطی بھی میری تھی مجھے رشتہ

لانا چاہیے تھا مگر میں بہت چاہتا ہوں اسے اور اسے اپنی بیوی اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں بہت خوش رکھوں گا اگر نہ ملی تو شاید میں نہ رہوں کیونکہ وہ پہلی لڑکی جس نے مجھے اپنی طرف خود کھینچا ہے پلیز انکل ایک دفعہ آپ ہاں کر دیں ایک دفعہ حیات کو منالیں ہمیشہ خوش رکھوں گا یقین کرے۔ غازیان نے بہت تمیز سے بات کی عاطف علی نے اسے دیکھا انہیں وہ لڑکا برا نہیں لگا۔ مگر بیٹا۔ عاطف نے پھر کچھ بولنا چاہا۔ میری گرنٹی لے میرا بیٹا رشتوں کی بہت قدر کرتا ہے پلیز ہامی بڑھ دے۔ اس دفعہ مسز فواد بولی۔۔ ہمیں سوچنے کے لیے وقت چاہیے کچھ۔ انہوں نے بتایا۔ تبھی میڈ چائے لے کر آئی ٹھیک ہے۔ فواد زیدی زبردستی مسکرائے۔ آپ لوگ چائے لیں۔ ذکیہ نے کہا تو وہ لوگ پینے لگے کچھ دیر بیٹھے رہے پھر اٹھ کر چل دیے۔۔۔۔۔

.....

فواد زیدی جب سے وہاں سے آئے تھے غصے سے برا حال تھا انکا تبھی انہوں نے فون اٹھایا اور کال ملائی تیسری چوتھی رنگ پر فون اٹھایا گیا۔ یس سر اے جی نے پوچھا۔ مجھے بہت

ضروری کام ہے تم سے۔انہوں نے بتایا۔جی بتائیں۔اس نے پوچھا۔ایک لڑکی کو اٹھانا ہے۔انہوں نے بتایا۔ایم سوری میں اس میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا آپ پہلے تو اپنی عمر دیکھیں خیر میں کوئی غلط کام نہیں کروں گا لڑکیوں کی عزت کرنا میری ماں نے مجھے سیکھایا اور کوئی کام ہو تو بتائیں۔اس نے کہا۔فواد زیدی نے فون کٹ کر دیا۔بڈھا عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو ذرا۔اے جی غصے سے کہتے ساتھ فون رکھتا دوبارہ کام کرنے لگا فواد زیدی کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔۔

.....

حیات میری جان۔۔حیات جو کمرے میں بیٹھی تگ ءعاطف صاحب کی آواز سن کر انہیں دیکھنے لگی۔جی۔اس نے پوچھا۔کہاں تھی۔انہوں نے پوچھا۔شاپنگ پر گئی تھی آپ کے لیے میں گھڑی لائی ہوں اس نے بتایا۔شکریہ میری پرنسسس مجھے ضروری بات کرنی ہے انہوں نے بات کرنے کا سوچا۔جی بولیں۔حیات نے پوچھا۔حیات میں چاہتا ہوں تم اب شادی کر لو۔انہوں نے بتایا۔حیات نے انکی طرف دیکھا۔ڈیڈ لیکن۔حیات

نے انہیں دیکھا۔ لیکن ویکن کچھ نہیں بیٹا تم اکیس سال کی ہو اس عمر میں لڑکی کی شادی ہو جانی چاہیے میری جان ایک لڑکا ہے میری نظر میں تمہیں بہت خوش رکھے گا بہت چاہے گا۔انہوں نے بتایا حیات صرف انہیں دیکھ رہی تھی۔اب فیصلہ تم نے کرنا ہے۔انہوں نے بتایا۔مجھے نہیں کرنی ابھی شادی حیات نے فوراً منع کیا۔حیات میں نے زندگی میں کبھی آپ سے کچھ نہیں مانگا پلیز میری یہ بات مان لیں۔انہوں نے اسے سمجھایا۔ڈیڈ۔ حیات اس بار بے بس ہوئی۔عاطف صاحب نے اسے دیکھا۔ٹھیک ہے جب آپ لڑکا بھی دیکھ چکے ہیں سب کچھ کر چکے ہیں تو اب میں کیا کہوں جیسی آپ کی مرضی حیات نے کہا تو وہ مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دینے لگے۔لڑکے کے بارے میں جاننا چاہو گی۔انہوں نے پوچھا۔نہیں آپ نے پسند کیا ہے مجھے دیکھنے تک کی بھی ضرورت نہیں۔حیات نے بتایا عاطف صاحب نے اسے پھر گلے لگایا۔۔۔۔

.....

سر آپ نے بلکل ٹھیک اندازہ لگایا تھا۔اس نے بتایا۔اب تم وہاں کسی طرح یہ جاننے کی کوشش کرو کے آخر کو کیڈ نیپ کون کرتا تھا۔ایول نے اسے بتایا۔سر مجھے لگتا ہے یا تو

پرنسپل یا اسکا کوئی بندہ کرتا تھا ایک دو دفعہ اسے کسی سے بات کرتے سنا ہے اور بہت خفیا طریقے سے کر رہا ہوتا ہے عالیان نے بتایا۔ ہمم مجھے لگ رہا ہے فواد زیدی ساتھ ملا ہوا ہے اسکے۔ ایول نے بتایا۔ یس سر ہو سکتا ہے۔ اس نے بتایا کیونکہ تم نے مجھے بتایا تھا کوٹھے پر موجود تھا۔ اس نے بتایا جی سر عالیان نے کہا گڈ تم بہت اچھا کام کر رہے ہو سنبھالو عالیان میں بعد میں کرتا ہوں ایول نے کہ کر فون کٹ کر دیا۔۔۔

جواب آیا کوئی غازیان گھر آتا پوچھنے لگا۔ جی آ گیا انہوں نے ہاں کر دی ہے۔ مسز فواد نے بتایا۔ وہ مسکرایا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔ معیز نے فواد سے پوچھا۔ تمہارا بھائی شادی کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا نہ کریں کس سے۔ معیز کو یقین نہ آیا ہے ایک حسین لڑکی جس پر تمہارا بھائی نظر رکھی پھر رہا ہے۔ فواد غصے سے بتانے لگی۔ بہت حسین ہے۔ معیز نے پوچھا ہمم۔ وہ بس اثبات میں سر ہلا سکے معیز بھی چپ ہو گیا۔۔۔۔

بس بہت جلد تمہاری بربادی شروع حیات عاطف علی۔ کہتے ساتھ غازیان نے آنکھیں بند

کی۔تم دنیا کے آخری مرد بھی ہو گے تب بھی حیات عاطف علی تم سے شادی نہیں کرے گی میں تمہیں لڑکیوں کی عزت کرنے والا سمجھتی تھی مگر تم بھی اپنے باپ کی طرح نکلے میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمہاری اس نوکری پر۔غازیان کے کانوں میں وہ آواز آئی اسے پھر غصہ آیا غصے سے ہاتھ میں پکڑا موبائل زمین پر دے مارا سمجھتی کیا خود کو۔غازیان نے غصے سے بولا۔۔۔۔

حیات کل سے بلکل خاموش تھی یہ بات عاطف صاحب نوٹ کر چکے تھے مگر کچھ بولے نہیں تھے۔حیات میری جان اگلے ہفتے تمہاری مہندی ہے۔ذکیہ نے اسے بتایا اتنی جلدی حیات کو شاک لگا۔بیٹا جلدی تھوڑی ہے دو دن ہو گئے ہیں رشتہ ہوئے ہوئے اسکے بھی ہفتے بعد مہندی ہے میری جان انہوں نے بتایا حیات عاطف صاحب کو دیکھنے لگی۔مجھے یقین ہے میری گڑیا بہت خوش رہے گی۔انہوں نے اسے پیار سے کہا حیات کچھ کہے بغیر آٹھ کر چلی گئی مجھے نہیں لگتا وہ راضی ہے۔ذکیہ نے عاطف صاحب کو دیکھتے ہوئے بتایا نہیں راضی ہے ورنہ کبھی نہ مانتی میں پھر بھی بات کرتا ہوں۔انہوں نے بتایا۔جی۔ذکیہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

حیات ناراض ہو مجھ سے۔انہوں نے پیار سے پوچھا۔ نہیں ڈیڈ میں آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی۔اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ پھر شادی کی بات سن کر اوپر کیوں آگئی۔ انہوں نے ایک اور سوال کیا۔اتنی جلدی کیا ہے ڈیڈ میں آپ پر بوجھ بن گئی ہوں جو مجھے نکالنی کی اتنی جلدی۔حیات نے ان سے پوچھا۔ نہیں بیٹا بات ایسی بلکل بھی نہیں جب نیک کام ہو رہا تو اس میں دیر کیسی میری جان۔انہوں نے سمجھایا۔جی ٹھیک ہے۔وہ ہلکا سا مسکرائی سب سے زیادہ وہ اس دنیا میں اپنے باپ کو چاہتی تھی بہت زیادہ اور انکے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی آج بھی وہ یہی کر رہی تھی انکے لیے وہ یہ شادی کرنے کے لیے بھی راضی تھی۔۔۔۔۔

وہ کلاس میں بیٹھا لیکچر لے رہا تھا اور اسکے آج تہنیت نہیں کوئی اور لڑکی بیٹھی تھی وہ ویٹ کر رہا تھا اسکا تبھی تہنیت کلاس میں آئی۔اور عالیان والی سیٹ میں آئی اٹھو ملیحہ یہ میری سیٹ ہے۔اس نے کہا۔عالیان نے اسے دیکھا اس سیٹ پر تمہارا نام لکھا ہے کیا کہیں اور بیٹھو میں نہیں اٹھ رہی۔ملیحہ نے غصے سے کہا۔عالیان اسے کہو یہاں۔سے اٹھے۔تہنیت

نے عالیان کو اسے کہا عالیان نے ایک نظر ملیحہ کو دیکھا سور ایک نظر حیات کو مکیا ہو رہا ہے سر نے ان تینوں کو دیکھ کر پوچھا۔ سر یہ میری سیٹ میں ہر روز یہاں بیٹھتی ہوں۔ تہنیت نے سر کو بتایا۔ اس میں کیا بات ہے لازمی نہیں آپ ہر روز یہاں بیٹھے آپ کہیں بھی بیٹھ سکتی ہیں بہت سی سیٹس خالی ہیں سر نے بتایا۔ تہنیت نے عالیان غصے سے گھورا اور پیچھے جا کر بیٹھ گئی عالیان اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا وہ۔ جان گیا تھا اسکی شامت آنے والی ہے تہنیت اسے دیکھ کر منہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

ایول آج عالیان کے پاس آیا تھا۔ سر خبر ملی ہے اس یونیورسٹی کا پرنسپل بہت سی بچیوں کے ریپ کر چکا ہے ایک اور ساتھی بھی ہے اسکا مگر میں نہیں جان سکا۔ ٹھیک ہے جلدی پتہ لگواؤ میں دوسری جگہ نظر رکھی کھڑا ہو کہ وہ کہاں جاتا ہے اٹھتا بیٹھتا ہے جیسے ہی وہ یونیورسٹی سے نکلے مجھے میسج کر دینا۔ ایول نے بتایا۔ ڈونٹ وری سر۔ عالیان نے بتایا۔ او کے اب میں نکلتا ہوں وقت کم ہے مجھے ہر وقت فواد پر نظر رکھنی ہوتی ہے اللہ حافظ۔ ایول کہتا فوراً چلا گیا عالیان تہنیت کو فون کر رہا تھا مگر وہ نہیں اٹینڈ نہیں کر رہی تھی

۔۔۔۔

یار یہ ویڈیو دیکھی ہے یہ تیری دوست ہے نہ۔عیشا کی کزن نے سے دیکھائی۔ تھی ہے نہیں اور یہ ایسی ہی ہے۔اس نے بتایا۔ مگر یہ تیرا سر غازیان زیدی ہے یار۔اس نے بتایا عیشا نے فوراً اسکے ہاتھ سے فون لیا اور دیکھنے لگی اوہ ایم جی صحیح ہوا بڑا آیا میری بے عزتی کرنے والا اسکے ساتھ تو بلکل ٹھیک کیا اس پاگل لڑکی نے۔عیشا ویڈیو دیکھ کر اونچا ہنسی اسکی کزن بھی ہنسنے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ کلاس میں آیا تو تہنیت اس سیٹ پر نہیں بیٹھی تھی وہ سیٹ خالی تھی وہ پیچھے بیٹھی پڑھ رہی تھی عالیان نے اسے دیکھا چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اسکے ساتھ آکر بیٹھا تہنیت آٹھ کر جانے لگی عالیان نے ہاتھ پکڑا۔ چھوڑو میرا ہاتھ تہنیت نے غصے سے کہا۔ابھی تک ناراض ہو۔عالیان نے پوچھا۔تو نہیں ہونا چاہیے تہنیت نے اسے مڑ کر دیکھا یار میں کیا کرتا۔عالیان نے اس سے پوچھا۔تم کچھ مت کرتے یونو مجھے تم جیسے بزدل دوست سے دوستی رکھنی ہی نہیں جو اپنی دوست کی سائیڈ نہیں لے سکتا۔تہنیت نے غصے سے بولا اوکے آز جو وش۔عالیان نے اسکا ہاتھ چھوڑا۔تہنیت بھی بغیر پرواہ کیے آگے بیٹھ گئی

عالیان بھی کام کرنے لگا مگر تہنیت مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہی تھی۔ہائے اللہ جی کہیں اسے غصہ تو نہیں آ گیا۔ تہنیت نے چھت کو دیکھ کر کہا اور پھر عالیان کو دیکھا۔ بار بار آپ پیچھے کیا دیکھ رہی ہیں کوئی قیمتی چیز پڑی ہے آپکی۔ سر نے پوچھا نو سر۔ تہنیت کہتے ساتھ کتاب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

عالیان آج پھر آفس کے باہر کھڑا تھا۔ بہت کمال کا پیس ہے یار بس تو آجا فواد مگر پیسے ڈبل ہی لوں گا۔اس نے بتایا عالیان کے لیے بس نام سننا ہی کافی تھا چہرے پر مسکراہٹ آئی اور وہ وہاں سے چلا گیا تبھی تہنیت وہاں سے جا رہی تھی عالیان نے اسے دیکھا۔اور سناؤ ملیحہ کیسی ہو آج تم میرے ساتھ نہیں بیٹھی مس کیا میں نے تمہیں۔ عالیان نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تہنیت کے جاتے قدم رکے وہ مڑی اور غصے سے ان دونوں کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی ملیحہ جو پریشان تھی سمجھ گئی وہ تہنیت کو تنگ کر رہا۔ وہ فوراً نیچے آیا۔لاسٹ ٹائم پوچھ رہا ہو رکھنی ہے یا نہیں دوستی۔ عالیان نے اس سے پوچھا اصل بات تو یہ تھی وہ رہ ہی نہیں سک رہا تھا اس سے بات کر کے نہیں اسی ملیحہ کو بناؤ اپنا دوست مجھے ڈالو بھاڑ میں۔ تہنیت شدید غصے میں تھی۔ سمجھ کیوں نہیں رہی اگلی دفعہ نہیں ہو گا ایسے بات بڑھا کیوں رہی ہو عالیان نے غصے سے ہاتھ پکڑ کر قریب کیا سب لوگ ان دونوں کو دیکھنے لگے

تہنیت جو عجیب لگا۔ سوری وہ میں زیادہ غصہ ہو گیا تھا یہ ہم دونوں کی بات ہے آپ سب کیوں بیچ میں آرہے ہیں۔ عالیان نے ان سب کو دیکھ کر کہا وہ سب لوگ دوبارہ اپنا کام کرنے لگے۔ اگر میرے ساتھ کوئی بیٹھ جائے تب دیکھوں گی میں تمہیں۔ تہنیت نے اسے کہا۔ تمہیں پتہ ہے مجھے کبھی کبھی لگتا ہے ہم دونوں دوست نہیں گرل فرینڈ بوائے فرینڈ ہے۔ عالیان نے اسے کہا۔ شیٹ ایپ ایسا کچھ نہیں ہے بس تم میرے بیسٹ فرینڈ بن چکے ہو اسلیے تمہیں کسی اور کیساتھ بیٹھا دیکھ کر مجھے غصہ آگیا بس بات اتنی سی ہے تم فضول مت سوچو۔ تہنیت نے بتایا۔ میں سوچ بھی نہیں رہا ہوں گرل فرینڈ اور وہ بھی تم توبہ۔ اسنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ میری طرف سے دفعہ ہو جاؤ تم۔ تہنیت نے غصے سے کہا۔ اچھا سوری بابا آج کے بعد قسم کھاتا ہوں کسی کو ساتھ نہیں بٹھاؤ گا۔ عالیان نے اسے کہا۔ پکا۔ تہنیت نے پوچھا پکا عالیان نے اسے بتایا۔ اور اگر میں کسی کیساتھ بیٹھ گئی پھر کیا کرو گے یا تم سے اچھا میرا کوئی دوست بن گیا پھر تہنیت نے مسکرا کر پوچھا۔ پہلی بات میں کسی کو تمہارے ساتھ بیٹھنے بھی نہیں دوں گا اور مجھے پتہ ہے میری جگہ کوئی نہیں لے سکتا ۔ عالیان نے بہت اعتماد سے کہا تھا تہنیت مسکرائی اور پھر وہ دونوں اکٹھے چل دیے۔۔۔۔

ذکیہ شادی کی تیاریاں کرنے میں مصروف تھی اور حیات کو شاپنگ کے لیے ہر روز لے جاتی تھی حیات کا دل نہیں ہوتا تھا مگر وہ پھر بھی زبردستی لے جاتی تھی ساری شاپنگ حیات کی ہو گئی تھی ذکیہ خوش تھی بہت یہی تو چاہتی تھی حیات کی شادی اپنی آنکھوں سے اسے دلہن بنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

سر۔عالیان نے کال کی ایول نے اٹینڈ کی۔عالیان میں تمہیں بعد میں رات کو کرتا ہوں ابھی تم سنبھالوں مجھے ایک جگہ پہنچنا ہے جلدی۔ایول نے اسے کہا۔اوکے عالیان نے کہ کر فون رکھ دیا۔

اسنے ایک نمبر پر کال کی جی کون۔دوسری جگہ کوئی لڑکی تھی۔ہیلو کیسی ہے آپ مس حیات۔اس نے کہا آپ کون ہے اور میرا نام میرا نمبر کیسے جانتے ہیں۔حیات نے اس سے پوچھا۔بس آپ کا ویل وشر ہو سنا ہے شادی کر رہی ہیں بہت مبارک ہو۔اس نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا بکواس ہے تمہیں میرے بارے میں سب کچھ کیسے پتہ ہے کون ہو تم کہیں غازیان تو نہیں۔ حیات نے اندازہ لگایا۔ ارے غازیان کون ہے اوہ آپکا عاشق جسے آپ نے بے عزت کیا تھا وہ تو بیچارہ اداس سا پھر رہا ہو گا ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا اس بیچارے کیساتھ میں بتا رہا ہوں چپ نہیں بیٹھے گا اسلیے ذرا دھیان رکھیے گا کہتے ساتھ مسکرایا بکواس بند کرو اور بتاؤ کون ہو جانتے نہیں ہو مجھے ایسا حشر کروں گی ساری زندگی یاد رکھو گے۔ حیات نے بتایا۔۔ارے سب جانتا ہوں میں سامنے آچکا ہو آپ کے کیا بھول گئی جان بچائی تھی۔ کہتے ساتھ اسنے کال کٹ کر دی اوہ تو یہ وہ تھا مگر یہ اتنا سب کچھ میرے بارے میں اور نمبر کیسے ملا اسے میرا حیات پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

غازی تم اس لڑکی سے شادی کر رہے ہو جس نے تمہیں سب دنیا کے سامنے بے عزت کر دیا مت بھول تو غازیان زیدی ہے تیرے پر لڑکیاں مرتی ہیں بہت سی لڑکیاں تیری دیوانی ہے اور تو ایک ایسے لڑکی کے پیچھے بھاگ رہا ہے جسے تجھ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ آفان نے اسے بتایا نہو گیا تیرا نہ میں وہ بے عزتی بھولا اور نہ ہی اپنی عزت بھولا ہوں بس ایک دفعہ اسے میرا ہونے دے پھر دیکھ غازیان زیدی کیا کرتا۔ غازی نے بتایا۔۔ کیا

مطلب۔آفان کو بات سمجھ نہیں آئی۔۔بس پتہ لگ جائے گا شادی والی صبح یا ولیمے پر اسے دیکھ کر تو سمجھ جائے گا۔ڑاشیان کہتے ساتھ مسکرایا آفان بھی مسکرایا۔اب سمجھا اپنی بے عزتی کا بدلہ لے گا تو۔آفس نے مسکراتے ہوئے کہا۔آف کورس غازیان نے کہان چل ٹھیک ہے میں بعد میں ملتا ہوں ن غازیان کہتا چلا گیا۔۔۔۔

تم سب ابھی یہاں کھڑے ہو جاؤ نہ چوہدری ہاؤس وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔غازیان آفس میں آیا اور اپنے ورکرز کو یہاں دیکھ کر پریشانی سے کہنے لگا۔یس سر جا رہے ہیں سر پارٹی کے لیے یا شادی کے لیے انہوں نے پوچھا۔پارٹی۔وہ کہتا آگے چلا گیا گارڈز بھی پیچھے گئے اور ورکرز آفس سے چلے گئے۔۔۔۔۔

حیات کمرے میں بیٹھی تھی اور سوچ رہی تھی کہ بہت جلدی وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر کسی اور گھر چلی جائے گی اور وہ بھی اتنا اچانک اگر شادی کرنی تھی تمہیں مجھ سے مسٹر غازیان تو رشتہ بھیجتے مگر تمہیں تو بے غیرتی کرنی تھی اپنے باپ کی طرح مجھے سچ میں لگتا تھا تم لڑکیوں کی عزت کرنے والے ہو مگر مجھے اپنے کیبن میں بلا کر اپنے باپ والی حرکتیں

کر رہے تھے شرم تو نہیں آئی تمہیں۔ حیات خود سے کہ رہی تھی۔ حیات تم کیوں سوچ رہی ہو اس انسان کے بارے میں بھاڑ میں جائیں۔ حیات کہتے ساتھ لیپ ٹاپ آن کر کے ویڈیو دیکھنے لگ گئی۔۔۔

سنا ہے شادی کر رہے ہو۔ معیز غازی کے پاس آتا کہنے لگا۔ کوئی کام۔ غازیان نے اسے دیکھا۔ تصویر تو دیکھاؤ جو ہماری بھابی بنے گی۔ معیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مہندی والی رات دیکھ لینا۔ کہتے ساتھ غازی اٹھا۔ اور ہاں اسے صرف بھابی ہی بلانا نام تو تم لینا مت اپنی گندی زبان سے۔ غقزیان غصے سے کہنے لگا۔ کیا بد تمیزی ہے۔ معیز کو غصہ آیا۔ میں بد تمیز لوگوں کے ساتھ بد تمیزی سے رہتا ہوں کہتے ساتھ غازی وہاں سے چلا گیا تیری تو دیکھ ایک دفعہ آنے تو دے حیات کو۔ ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔ شیٹ ایپ میں نے کہا نام مت لینا اسکا اپنی زبان سے وہ صرف میری ہے۔ غازی چیخا تھا فواد زیدی اور مسز فواد زیدی بھی نیچے آ کر یہ تماشا دیکھنے لگی فواد زیدی تو تھوڑا گھبرا گئے اپنے بیٹے کو حیات کے لیے اتنا پوزیزو دیکھ کر۔ معیز کمرے میں جاو۔ انہوں نے کہا تو وہ چلا گیا۔ غازی ریلیکس کرو تمہارا بھائی ہے اسنے کہ بھی لیا تو کیا بات ہے۔ فواد نے اسے ریلیکس کروانا چاہا۔ میں نے منع کر دیا نہ تو

کر دیا۔اسنے غصے سے کہا۔ٹھیک ہے میں سمجھاؤں گا اسے۔فواد زیدی نے بتایا غازی لمبے لمبے ڈگ بڑھتا نکل گیا۔افف کیا کرو میں اسکا۔مسز فواد سر پکڑ گئی فواد زیدی معیز کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے نہیں تہنیت تو عالیان سے نہیں۔تہنیت نے اپنی سوچ جھٹکی مگر مجھ سے اسکے بغیر کیوں نہیں رہ جاتا آج نہیں آیا یونی میں بھی جلدی گھر آ گئی اور اب پچاس میسیجز اور دس کالز بھی کر چکی ہوا گر میں اسے چاہنے بھی لگی ہوں تو کیا وہ مجھے چاہتا اور ویسے بھی اسکے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا لگتا ہو جائے گا وہ تو پھر بھی میرا نہیں ہو سکے گا۔ تہنیت نے اپنی سوچ کا زاویہ بدلہ تبھی فون بجا اسنے کال اٹینڈ کی۔صبر ہوتا ہے اگر نہیں دے رہا رپلائی یا نہیں اٹینڈ کر رہا کال مطلب میں کام میں بزی ہوں۔عالیان نے اسے بتایا۔مجھ سے بھی زیادہ ضروری ہے کام تہنیت کے منہ سے پھسلا۔افف تہنی کیا ہے جلدی بتاؤں۔عالیان نے پوچھا۔تم کیسے دوست ہو مجھے اتنا تیز بخار ہے میں اٹھ بھی نہیں سک رہی اور تم مجھے پوچھنے تک نہیں آئے۔تہنیت نے جھوٹ کہا۔تم نے میڈیسن لی ڈاکٹر کے پاس گئی تم نے کچھ بھی نہیں کیا ہو گا کال رکھو میں آ رہا ہوں۔عالیان نے کہتے ساتھ فون رکھا اور کام چھوڑ کر فوراً گاڑی میں بیٹھا ادھر تہنیت نے فوراً خود پر کمبل ڈال لیا

ایول یونیورسٹی کے باہر کھڑا تھا اسے کھڑے گھنٹا ہو گیا تھا مگر مجال تھی جو یونیورسٹی کا پرنسپل باہر نکلتا اب ایول کو بے حد غصہ آرہا تھا وہ یونیورسٹی کے اندر جانے ہی لگا مگر اس سے پہلے ہی پرنسپل اگیا گاڑی میں بیٹھتا چلا گیا ایول بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھا اور اسکا پیچھا کرنے لگا گاڑی ایک جگہ رکی ایول نے اس جگہ نظر گھمائی یہ جگہ وہ پہلے دیکھ چکا ایول جلدی سے گاڑی سے نکلا اور ساتھ والی دکان پر جا کر کھڑا ہو گیا تبھی فواد زیدی کا گارڈ جسے ایول پہلے بھی کافی دفعہ دیکھ چکا تھا۔اوہ میرا شک ٹھیک نکلا اس فواد کی تو۔ایول کو حد سے زیادہ غصہ آیا کہ اسے کوئی چیز تھما گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیان تہنیت کے گھر آیا۔اسلام و علیکم آنٹی تہنیت کیسی ہے۔عالیان نے زخشندہ محترمہ سے پوچھا۔ٹھیک ہے بیٹا اوپر ہے۔انہوں نے بتایا عالیان فورا اوپر آیا تم ٹھیک ہو تمہاری طبیعت ٹھیک ہے کیا ہوا۔عالیان کمرے میں آتا تہنیت سے کہنے لگی تہنیت اونچا اونچا ہنسنے لگی۔کیا ہوا۔عالیان نے اسے دیکھا۔بدھو میں نے مذاق کیا تھا۔تہنیت نے اسے

بتایا۔ میں تم سے بات نہیں کر رہا اپنا کام چھوڑ کر سب چھوڑ کر فوراً تمہارے پاس آیا ایسا مذاق کوئی کرتا ہے کسی کے ساتھ۔ عالیان نے غصے سے کہا۔ ہاں تو تم کس طرح فون پر بات کر رہے تھے بزی ہوں یہ ہوں تو مجھے نہ یہی پلان بیسٹ لگا۔ تہنیت نے اسے بتایا۔ میں واپس جا رہا ہوں اور بات بھی نہیں کروں گا۔ عالیان کہتا جانے لگا۔ عالیان یار مذاق تھا اتنا غصہ اور اس طرح ناراض ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔ اسنے بتایا۔ چلوں بدھو اب تم آ گئے ہو چائے پیتے ہیں۔ تہنیت نے اسے بتایا۔ مجھے بدھو نہ کہو۔ اسنے غصے سے بتایا۔ بدھو کو بدھو نہ بلاؤ تو کیا بلاو۔ تہنیت کہتے ساتھ ہنسی۔ میں اب تم سے پکا بات نہیں کرو گا اللہ حافظ میں جا رہا ہوں۔ عالیان غصے سے کہتا جانے لگا تہنیت نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ اچھا سوری مسٹر ہینڈسم مسٹر ڈیشنگ بس اب ٹھیک ہے۔ تہنیت نے پوچھا۔ ہاں اب ٹھیک ہے۔ عالیان نے اترا کر کہا۔ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم ناراض نہ ہو اسلیے کہا ورنہ تم ہو تو ایک نمبر کے بدھو چلو۔ تہنیت مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ چلی گئی۔۔۔۔

حیات ٹی وی لاؤنج میں اداس بیٹھی تھی کیونکہ کل وہ اسکے گھر سے ہمیشہ کے لیے جانے والی تھی تبھی عاطف صاحب ائے۔ کیسی ہے میری گڑیا۔ انہوں نے پوچھا ٹھیک ہوں

آپ جلدی اگئے آفس سے۔حیات نے پوچھا۔جی میں نے سوچا کل تو میری گڑیا چلی جائے گی کیوں نہ آج سارا دن اپنی گڑیا کیساتھ گزاروں انہوں نے بتایا۔پکا میرے ساتھ گزاریں ٹھیک ہے سب سے پہلے میرے لیے کافی بنائیں گے پھر ہم دونوں کرکٹ کھیلیں گے پھر سیکشن مووی دیکھیں گے ٹھیک ہے۔حیات نے بتایا۔ٹھیک ہے۔۔کہتے ساتھ عاطف صاحب اور حیات اٹھے۔۔۔۔۔

بیگم اب آپ باہر جائیں کیونکہ میں اپنی جان کے لیے کافی بناؤں گا۔عاطف صاحب نے کہا حیات مسکرائی۔۔اللہ معافی آپ دونوں باپ بیٹی کی محبت سے میں اپنے کام چھوڑ دوں۔ذکیہ نے اسے بتایا۔کیا ہو جاتا ہے بیگم کل تو میری بیٹی نہ نہیں ہونا نہ مگر وہ ملنے آیا کرے گی۔انہوں نے بتایا تو ذکیہ چپ ہو گئی اور پیچھے ہو گئی۔مام آپ بھی میرے ساتھ وقت گزاریں نہ پلیززززززڈیڈ ایک کپ مام کا بھی۔حیات نے کہا۔اوکے بیٹا۔وہ کہتے ساتھ کافی بنانے لگے۔۔۔۔۔

کافی پینے کے بعد ان دونوں نے کرکٹ میچ کھیلا اور ذکیہ بیگم امپائر بنی کھڑی تھی حیات بیٹنگ پر تھی اور عاطف صاحب گیند کروا رہے تھے حیات نے گیند ہوا میں اڑائی اور چھکا۔

یس وہ خوشی سے کہتے ساتھ چھلانگے مارنے لگی عاطف صاحب اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ میچ سے فارغ ہو چکے تھے حیات میچ جیت گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ تینوں مووی دیکھ رہے تھے اب توبہ خون ہی خون ہے مووی میں تو نہیں دیکھ رہی۔ذکیہ بیگم کہتے ساتھ چلی گئی مگر حیات اور عاطف صاحب بہت دھیان سے مووی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

حیات اب تیار ہو جاؤ مہندی کا وقت ہو چکا ہے۔ذکیہ محترمہ نے اسے بتایا۔اچھا بس مووی کا اینڈ چل رہا ہے پھر ہوتی ہوا بھی تو تین بجے دوپہر کے رات کو آٹھ بجے ہے۔حیات نے انہیں بتایا۔تیار ہوتے ہوتے تمہیں دیر ہو جائے گی جلدی ہو جاؤ۔انہوں نے بتایا اچھا۔ کہتے ساتھ حیات مووی دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

عالیان مجھے پتہ لگ گیا ہے وہ فواد چوہدری ہے تمہارے پرنسپل کیساتھ دوسرا بندہ۔ایول نے بتایا۔کیسے سر۔اسنے پوچھا میں نے اسے فواد کے سکریٹ ہاؤس میں جاتے دیکھا تھا اور اسکا گارڈ باہر نکلا تھا۔ایول نے بتایا۔اوہ صحیح ٹھیک ہے اب کیا کرنا ہے۔عالیان نے

پوچھا۔میں کل اس سکریٹ ہاؤس میں جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ایول نے بتایا۔جی ٹھیک ہے سر میں بھی ساتھ جاؤں گا۔عالیان نے بتایا۔ہاں تم باہر پہرا دو گے کہیں کوئی مسئلہ نہ ہو جائے اور ایک کام کہتے ساتھ ایول نے اسے بتایا جس سے اسنے اسے بے فکر کہا اور چلا گیا ایول اب کل کے لیے پلان کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

عاطف صاحب کے گھر میں مہندی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھی حیات کمرے میں تیار ہو رہی تھی ذکیہ بیگم ساری تیاریاں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

زیدی ہاؤس میں سب لوگ تیار تھے فواد زیدی مسز فواد دونوں تیار کھڑے تھے معیز بھی تیار تھا تبھی غازیان سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے ملٹیشیڈ رنگ کی ویسکورٹ پہنے ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی پہنے پیروں میں کھسہ پہنے وہ بہت ڈیشنگ اور وجیح لگ رہا تھا وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا مسز فواد نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسکی نظر اتاری۔چلیں۔فواد زیدی آوازاری سے پوچھنے لگے جی۔غازیان نے بتایا تو وہ سب نکل گئے غازیان اپنی گاڑی میں تھا اور وہ تینوں ایک ہی گاڑی میں تھے۔۔۔۔۔

سب مہمان آچکے تھے حیات بھی کمرے میں تیار کھڑی تھی اورنج کلر کی چولی بیلور نگ کا لہنگہ پہنے گھنگڑالے بالوں کو جوڑے میں قید کیے لائٹ سے میک ایپ میں مہندی والے ہاتھوں میں چوڑیاں اور گجرے پہنے ماتھے پر ماتھا پٹی لگائے کانوں میں بھاری جھمکے پہنے سر پر بیلور نگ کا ڈوپٹہ لیے بہت ہی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ آچکے تھے حیات کمرے میں بیٹھی تھی تبھی ذکیہ بیگم آئی اسے دیکھا۔ماشاءاللہ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بہت حسین لگ رہی ہو۔کہتے ساتھ انہوں نے اسکا ماتھا چوما حیات مسکرائی آنکھوں میں نمی تھی۔ارے تم تو بہت بریو ہو پھر رو کیوں رہی ہو۔انہوں نے اس سے پوچھا۔میں نہیں روؤں گی۔حیات نے کہتے ساتھ انہیں گلے لگایا۔چلوں نیچے وہ لوگ آگئے ہیں۔انہوں نے بتایا حیات نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور نیچے چل دی

وہ لان میں پہنچے جہاں مہندی کا سارا انتظام تھا وہ پہنچی تو اسٹیج پر نظر گئی سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر حیات کے قدم رکے اسے ایک جھٹکا لگا اسنے ذکیہ کو دیکھا ذکیہ نے اسے دیکھا کیا ہوا

ہے۔انہوں نے پوچھا۔یہ یہاں۔حیات سے بولا تک نہ جارہا تھا۔جی اسی سے ہورہی ہے تمہاری شادی انہوں نے بتایا حیات کو ان الفاظوں پر یقین نہ آیا وہ بس بت بنی کھڑی تھی۔ حیات بیٹا آؤنا۔ تبھی مسز فواد اسکے پاس آئی وہ ہوش میں آئی عاطف صاحب حیات کے پاس آئے۔کیا ہوا حیات۔انہوں نے پوچھا۔حیات نے سوالیہ نظروں سے عاطف صاحب کو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسٹیج پر اسکے ساتھ آکر بیٹھی معیز کی نظر حیات پر گئی تو وہ نظر نہ ہٹا سکا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا لڑکی پسند کی ہے میرے بھائی نے۔معیز نے فواد کو دیکھ کر کہا۔مجھے چاہیے تھی یہ مگر۔ فواد صاحب کو بے حد غصہ تھا حیات خاموش بیٹھی تھی اسکی قسمت میں کیا لکھا تھا جس۔ انسان کو وہ بے عزت کر کے آئے تھی وہی انسان وہی انسان اسکی قسمت میں تھا اسے اب رونا آرہا تھا مگر وہ کمزور نہیں ہونا چاہتی تھی غازی اسے دیکھ رہا تھا اور حیات نے ایک دفعہ اسے نہ دیکھا تھا غازی کی نظر معیز پر گئی جو حیات کو یک ٹک دیکھ رہا تھا اسکا میٹر گھوما وہ غصے سے نیچے اترا اور اسکی طرف گیا۔ معیز اپنی نظریں کہیں اور ٹکاؤں ورنہ میں بھول جاؤ گا کہ فنکشن ہے۔اسنے غصے سے بولا. کیا مطلب ہے تمہارا۔معیز نے پوچھا۔جو بھی

مطلب ہے وہ بہت اچھے سے سمجھ گئے ہو بچے نہیں تم جو تمہیں سمجھ نہیں آئی ہو۔غازیان کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا معیز تھوڑا گھبرایا اور کالر ٹھیک کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگا اور مہلکا سس مسکرایا غازیان دوبارہ حیات کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

پیاری لگ رہی ہو۔غازیان نے بات کا آغاز کیا۔حیات نے غصے سے گھورا اور پھر سے سامنے دیکھنے لگ گئی۔یار بندہ مسکرا ہی دیتا ہے ایسا لگ رہا ہے مار کر یا زبردستی بٹھایا ہو۔ غازیان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔حیات اس دفعہ دوبارہ گھوری سے نوازا۔زبان کرائے پر دے کر آئی ہو۔غازیان نے پھر سوال کیا غازیان تم کیوں چاہتی ہو سب کے سامنے میں تمہیں مارو۔حیات نے چبا چبا کر کہا۔ہاتھ نہیں لگا سکتی مجھے تم۔غازی نے بتایا۔ ہاتھ نہیں تو جوتی تو مار ہی سکتی ہوں چپ کر جاؤ۔حیات کہتے ساتھ فوراً سامنے دیکھنے لگ گئی۔۔۔

حیات خاموش بیٹھی تھی جو غازی کو ہضم نہیں ہو رہا تھا وہ کب سے بولے جا رہا تھا مگر حیات خاموش تھی۔خاموش رہنے کی وجہ۔انس نے پوچھا۔حیات نے ایک غصے بھری

نگاہ اس پر ڈالی۔ تم یہی چاہتی تھی نہ کہ رشتہ لے کر آؤ میں رشتہ ہی لے کر آیا ہوں اس دفعہ۔ اسنے اسکی گھوری کی پرواہ کیے بغیر بتایا۔ حیات کو دھچکا لگا۔ میں نے تو نہیں سوچا ایسا۔ حیات نے فوراً جھوٹ کا سہارا لیا۔ غازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ مجھے ایک بات بتاؤ تم نے میرے ڈیڈ کو کیسے منایا ہے۔ حیات نے اسے دیکھا۔ وہ میرا کام تھا۔ غازیان نے بتایا۔ تم خوش نہیں ہو اس شادی سے۔ غازی نے سوال کیا۔ خوش میرا دل کر رہا ہے زہر پی کر مر جاؤ اگر مجھے کل بھی پتہ لگ جاتا تمہاری شادی مجھ سے ہو رہی ہے یقین کرو غازیان زیدی میں کل ہی انکار کر دیتی۔ حیات کے لہجے میں غصہ تھا۔ وہ تو تمہیں شادی والی رات پتہ لگے گا حیات عاطف علی۔ غازیان کے لہجے میں کراہٹ تھی حیات ادھر ادھر دیکھ کر مسکرانے لگی کیونکہ لوگوں کی نظر حیات اور غازی پر ہی تھی۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا فواد زیدی اور انکی فیملی گھر آ چکی تھی غازیان سیدھا کمرے میں گیا۔ بس کل کا دن اور پھر دیکھو حیات عاطف علی تمہیں شکست ہو گی تم ہاری ہو گی۔ غاشیان کہتے ساتھ مسکرایا۔۔۔

ڈیڈ آپ کو ایک دفعہ مجھے بتانا چاہیے تھا وہ لڑکا کوئی اور نہیں غازیان تھا آپ جانتے بھی ہے میں نے اس سے کیا کہا تھا وہ اگر دنیا کا آخری مرد بھی ہو اتب بھی میں اس سے شادی نہیں کروں گی اور آپ نے کیا کر دیا ڈیڈ۔ حیات اب غصہ عاطف صاحب پر نکال رہی تھی بیٹا وہ لڑکا بہت اچھا ہے بہت چاہتا ہے تمہیں اس نے جس طرح اپنی محبت کا اعتراف کیا مجھے لگا وہ تمہارے لیے بہترین ہے۔ انہوں نے سمجھایا۔ نہیں ڈیڈ وہ۔ مذاق تو بنائے گا میرا یا مجھے بے عزت تو کرے گا وہ کیونکہ سب کے سامنے میں نے یہ الفاظ کہے تھے افففف اور میں اس انسان کیساتھ کیسے ساری زندگی کیسے گزاروں گی۔ حیات کو اب بے حد غصہ آ رہا تھا۔ دیکھنا وہ تمہیں اتنا پیار کرے گا تم سب بھول جاؤ گی اور مجھے تو نہیں کہیں سے لگ رہا تھا وہ تمہیں بے عزت کرے گا۔ ذکیہ بیگم نے سمجھایا حیات غصے سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں یونیورسٹی کی گراؤنڈ میں بیٹھے تھے۔ میں ویسے کل والی بات نہیں بھولا عالیان نے بتایا۔ ہاہاہا ویسے مزہ بڑا آیا تھا ایک بات بتاؤ کل مجھے سچ میں یقین ہو گیا کہ تم میرے سچے دوست ہو۔ تہنیت نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ شکریہ جی ہو گیا یقین۔ عالیان نے دل پر

ہاتھ رکھ کر کہا تہنیت ہنسی۔ تہنی ایک بات کہوں۔اس نے پوچھا۔ ہمم۔ تہنیت چپس کھاتے ہوئے اسے اجازت دینے لگی۔ یہ سب لوگ یونیورسٹی میں جو ہیں وہ ہم دونوں کی دوستی کو دوسری طرح سمجھتے ہیں۔ عالیان نے بتایا۔ لوگوں کا کام ہے عالیان باتیں کرنا ہم دونوں جانتے ہیں ہم دونوں دوست ہیں۔ تہنیت کہتے ساتھ کتاب کو دیکھنے لگی عالیان بھی چپ ہو گیا مگر شاید اسکے دل میں تہنیت صرف ایک دوست کی حیثیت سے نہیں تھی تہنیت کی کوئی جگہ تھی اسکے دل میں۔۔۔۔۔۔۔

حیات کا موڈ ابھی تک آف تھا۔ حیات اٹھو پارلر جانا ہے۔ ذکیہ بیگم آتی کہنے لگی حیات غصے سے پیر پٹک کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی عاطف صاحب نے گاڑی چلا دی اور کچھ ہی دیر میں وہ پارلر پہنچ گئی اپنا بیگ اٹھاتی وہ اندر چلی گئی عاطف صاحب بھی چپ چاپ چلے گئے۔۔۔۔

حیات کو اٹھانا ہو گا تمہیں آج ہی آج۔ فواد زیدی نے کہا فواد زیدی اپنے کسی بندے سے کہ رہے تھے۔ سر بے فکر رہیں یہ کام ہو جائے گا۔اس نے بتایا۔ گڈ۔ کہتے ساتھ انہوں نے فون رکھا اور چہرے پر مسکراہٹ آئی تبھی انہیں کسی کا سایہ دیکھا وہ فوراً مڑے اور دیکھنے

لگے کوئی نہیں تھا شاید وہم تھا انکا۔ فواد زیدی فوراً کمرے سے باہر آ گئے۔۔۔۔

حیات تیار ہو چکی تھی اور عاطف صاحب کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی ویسے میم ہم نے بہت سی دلہنیں تیار کی ہیں مگر آپ جیسا روپ کسی پر بھی نہیں آیا اس لڑکی نے دل سے تعریف کی۔ بہت شکریہ۔ حیات مسکرائی تبھی اسکا فون بجا عاطف صاحب کی کال تھی حیات نے اٹینڈ کی اور دو سکینڈ میں ہی کاٹ دی انہوں نے باہر آنے کا کہا تھا حیات فوراً باہر کی طرف گئی ایک لڑکا اسکی طرف بڑھنے لگا مگر کسی نے پیچھے سے اسے پکڑا اور اسکے منہ پر مکہ دے کر مار دیا وہ زمین پر گر گیا حیات گاڑی میں بیٹھنے لگی نظر اس شخص پر پڑی۔ یہ تو وہی ہے جس نے مجھے اس دن بچایا تھا۔ حیات نے دل میں کہا اس لڑکے حیات کو ہاتھ ہلایا اور چلا گیا حیات گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

ایول اس سکریٹ ہاؤس کے باہر کھڑا تھا۔ جی سر ٹھیک ہے۔ کہتے ساتھ گارڈ نے فون رکھ دیا مسعر مجھے نہیں پتہ تھا اے جی تمہیں کسی ضروری کام کے لیے بھیجا ہے تم جا سکتے ہو اندر۔ گارڈ نے بتایا تو وہ اندر آیا اور پورے گھر کی تلاشی لینے لگا مگر اسے کچھ نہ ملا ایک کمرا تھا

جولاک تھاشاید ادھر کچھ ہوایول نے سوچا۔ مل گئی فلیش۔ گارڈ نے آکر پوچھا۔ نہیں اس والے روم میں ہے۔ایول نے بتایا۔ تم پاگل ہو یہاں پر صرف ڈرکی پرسنل چیزیں ہیں جن کا مجھے بھی نہیں معلوم۔اس نے بتایا۔اوہ۔ایول چپ ہو گیا ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں خود سر سے۔کہتے ساتھ ایول چلا گیا گارڈ نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔

افففف یہ لڑکا کہاں رہ گیا ہے۔ مسز فواد کہنے لگیں آ گیا میں۔وہ گھر آتے ساتھ کہنے لگا۔جاؤ جلدی تیار ہو جاؤ دیر ہو رہی ہے۔انہوں نے بتایا۔جی ٹھیک ہے۔کہتے ساتھ وہ کمرے میں چلا گیا۔اور پندرہ منٹ میں وہ تیار تھا وائٹ کلر کی شیروانی میں وہ بہت وجیح لگ رہا تھا

سب مہمان آ چکے تھے بارات بھی آ چکی تھی غازی اسٹیج پر بیٹھا تھا کچھ ہی دیر میں حیات بھی آ گئی حیات کا دل کر رہا تھا وہ مر جائے لیکن اپنے باپ کی خوشی کے لیے وہ مان گئی شادی کے لیے غازی کی نظر اس پر گئی تو نظر ہٹانا بول گیا اس قدر حسین لگ رہی تھی گاھری کلر کا لہنگے میں سر پر ہم رنگ ڈوپٹہ کیے ماتھے پر ماتھا پٹی لگائے لائٹ سے میک ایپ

میں ہونٹوں پر ریڈ لپسٹک لگائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی وہ غازی کی طرف بڑھی غازی نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا حیات نے غصے سے ہاتھ تھاما اور اسکے ہمراہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

تہنیت کمرے میں بیٹھی عالیان کی صبح والی بات یاد کر رہی تھی کیا واقع میں عالیان کو چاہنے لگی ہوں۔ تہنیت نے خود سے سوال کیا۔ہاں میں چاہنے لگی ہوں۔ تہنیت کے دل سے آواز آئی تہنیت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تہنیت وقار کی کال ہے سنوں۔ رخشندہ محترمہ نے بتایا۔ وقار کا نام سن کر اسکے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔امی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کر لیں۔ تہنیت نے بتایا۔ تو وہ خاموش ہو گئی تہنیت نے غصے سے اپنے بازوؤں کو مٹھی میں بھینچ کیا۔ نہیں تہنیت تم کبھی عالیان کو اپنی فیلینگز نہیں بتاؤں گی بتانے کا فائدہ ہی نہیں ہے تم کسی کی امانت ہو۔ تہنیت نے کہتے ساتھ جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور پی گئی۔۔۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا اب وہ دونوں ایک دوسرے کے محرم بن چکے تھے حیات بلکل خاموش

بیٹھی تھی اور یہی تو غازی چاہتا تھا اسے چپ کروانا تو چاہتا تھا وہ ہو چکی تھی مسز فواد تو حیات کو بار بار چوم رہی تھی فواد زیدی غصے سے پیچھے کھڑے تھے اور معیز تو آج حیات کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

رخصتی کا وقت ہو چکا ہے۔ فواد نے عاطف صاحب سے کہان جی ہو گیا ہے۔ کہتے ساتھ وہ اسٹیج پر گئے اور حیات کے گلے لگے حیات انکے گلے لگ کر بہت روئی عاطف صاحب بھی رووئے تھے بہت روؤے تھے ذکیہ نے بھی اسے گلے لگایا اور ڈیڑھ سارا پیار دیا وہ بھی بہت روئی تھی حیات رو رہی تھی غازی نے حیات کا ہاتھ تھاما اور گاڑی میں بٹھا دیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ زیدی ہاؤس موجود تھے حیات کا عیلکم پھولوں سے کیا گیا اسے لا کر ٹی وی لاونج کے صوفے پر بٹھایا گیا سب گھر والوں کا تعارف کروایا یہ میرا بڑا بیٹا معیز ہے۔ انہوں نے بتایا۔ معءز نے ہاتھ کیا۔ میں غیروں سے ہاتھ نہیں ملاتیم حیات نے غصے سے کہا اس نے شرمندگی سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ تم تھک گئی ہو گی کمرے میں چلی جاؤ آرام کرنے کے لیے شبانہ۔ مسز فواد نے پکارا فوراً شبانہ آئی کے جاؤ انہیں کمرے میں۔ انہوں نے کہا تو وہ اسے لے گئے حیات نے ایک نظر کمرے میں ڈالی جو بہت حسین تھا وہ بیڈ پر اپنا

لہنگہ پھیلا کر بیٹھ گئی قبول تو کرنا ہی تھا اس شخص کو مگر کیا کھیل کھیلا تھا قسمت نے اسکے ساتھ وہ ان سب انجان تھی اور اپنے محرم کو قبول کر چکی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی تھی قسمت کا لکھا سمجھ کر وہ اس شخص کو قبول کر چکی تھی۔ تبھی دروازہ کھلا اور غازیان اندر داخل ہوا اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور ہارٹ بیٹ مس ہوئی پہلی دفعہ حیات کو اس شخص کو دیکھ کر دل کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی اس کے پاس آ کر بیٹھا حیات نے اسے دیکھا اس نے حیات کو دیکھا چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن اچانک ہی وہ دن یاد آیا اور اسکا مسکراتا چہرہ غصے میں تبدیل ہو گیا۔۔۔

کیا کہا تھا تم نے حیات عاطف علی کے میں دنیا کا آخری شخص بھی ہوں گا تب بھی تم سے شادی نہیں کرو گی ۔وہ طنزیہ لہجے میں کہنے لگا حیات نے ایک نظر اسے دیکھا۔ میں نے تم سے شادی صرف تمہیں آسمان سے زمین پر گرانے کے لیے کی تمہیں ہرانے کے لیے کی ہے۔وہ غصے سے بولا حیات نے ایک بے بس نظر اس پر ڈالی۔ یہ کیا بول رہے ہو تم۔

حیات نے پریشانی سے پوچھا۔ہاں تم سے شادی میں نے صرف اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے کی ہے سچ میں۔بہت چاہتا تھا تمہارے یہ ہونٹ کے اوپر تل اففف وللہ مجھے دیوانہ کر دیا تھا مگر جب تم نے میری بے عزتی پورے آفس کے سامنے کی اس دن میں نے سوچ لیا تھا تمہیں ہراؤں گا تکلیف دوں گا برباد کر دوں گا اور وہی ہوا میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔غازیان کہتے ساتھ مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہ رہے ہو یہ تم مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنا گر سکتے ہو۔حیات آج سچ میں ہار گئی تھی ختم ہو گئی تھی اسکی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے وہ اسکی سنے بغیر کمرے سے چلا گیا اور حیات وہی گھٹنے کے بل بیٹھ گئی۔۔(آہہ۔وہ چھوٹی سی سات سال کی بچی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی پیر پھسلا اور وہ گر گئی اسکی چیخ سن کر عاطف صاحب فوراً اسکی طرف آئے کیا ہوا میری گڑیا کو۔وہ پریشانی سے پوچھنے لگے اور نظر چوٹ پر گئی عاطف صاحب کی آنکھ میں نمی آئی انہوں نے فوراً اسے گود میں لیا اور اسکا پیر کی چوٹ پر دوا لگائی۔اور پیار سے اسکا ماتھا چوما)اسکی ہلکی سی تکلیف سے اسکا باپ رونے لگ جاتا تھا آج وہ ختم ہو چکی تھی اکیلی ہو گئی تھی اور اسکا باپ نہیں تھا اس کے ساتھ وہ زار و قطار رونے لگی۔۔۔

تہنیت اور عالیان پیپر دے کر گراؤنڈ میں آ کر بیٹھے۔ ویسے عالیان اب تمہاری عمر شادی کی ہو گئی ہے تمہیں کر لینی چاہیے۔ تہنیت نے کہتے ساتھ بیگ سے بسکٹ کا پیکٹ نکالا۔ تمہیں میری شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے بتاؤ مجھے ذرا۔ عالیان نے اس سے پوچھا۔ نہیں ویسے ہی کسی کو پسند تو کرتے ہی ہو گے۔ تہنیت نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کرتا تو ہوں مگر اسے بتانے سے ڈرتا ہوں۔ عالیان نے بتایا وہ کیوں جی۔ تہنیت نے اس سے پوچھا۔ کہیں اس وجہ سے اس سے دوستی بھی نہ ٹوٹ جائے میری۔ عالیان نے کہتے تہنیت کی آنکھوں میں دیکھا۔ اوہ۔ تہنیت کو لگا وہ شاید کسی اور میں انٹرسٹڈ ہے اسلیے خود کو نارمل ہر رکھنا چاہا۔ تم بتاؤ تم کسی میں انٹرسٹڈ ہو۔ عالیان نے پوچھا۔ نہیں انٹرسٹڈ تو نہیں پوں۔ تہنیت نے بتایا۔

حیات کی صبح آنکھ کھلی تو اسے رات یاد آئی حیات نے اپنے آنسو صاف کیے اور اس جگہ سے اٹھی۔ حیات میڈیم بڑی میم آپکو نیچے بلا رہی ہیں۔ شبانہ نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بتایا۔ آ رہی ہوں۔ حیات نے جواب دیا وہ چلی گئی حیات اپنا لہنگہ سنبھالتی باتھروم کی طرف گئی کچھ دیر وہ جینز اور ٹائٹ شرٹ جو بلکل اسکے جسم کیساتھ چپکی ہوئی تھی اسنے بالوں کو پونی

میں قید کیااور ہونٹوں پر پنک لپسٹک لگائی۔حیات تم اس غازیان کے سامنے کمزور نہیں پڑو گی تم اس کے سامنے خاموش نہیں رہوں گی حیات نے شیشے میں دیکھ کر خود سے کہااور کہ کر وہ کمرے سے باہر گئی۔۔۔۔۔

آگئی تم حیات آؤ ناشتہ لگ گیا۔ہے مسز فواد نے پیار سے کہاحیات ہلکاسا مسکرائی اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔غازیان کہاں ہے۔حیات نے ان سے پوچھا۔اسٹڈی روم میں ہے۔ انہوں نے بتایا۔حیات چپ ہو گئی حیات نے ناشتہ کر لیااور کچھ باتیں بھی کی مسز فواد سے وہ ایسے بی ہیو کر رہی تھی جیسے کلرات اسکے ساتھ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

آنٹی میں تھوڑی دیر لان میں جاؤ گی کھلی فزا میں دل عجیب سا ہو رہا ہے۔حیات نے مسز فواد سے کہا۔ہاں بیٹا جاؤ۔وہ کہ کر کمرے میں چلی گئی اور حیات باہر لان میں آگئی مالی پودوں کو پانی دے رہا تھااور حیات آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔میں چپ تو نہیں رہوں۔ گی تمہارے سامنے مسٹر غازیان تمہیں لگتا ہے میں چپ رہنے میں سے افسوس مجھے ابھی ٹھیک سے جان نہیں سکے تم کہتے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

غازیان اسٹڈی روم سے باہر نکلااور کمرے کی طرف گیااسے حیات کہیں نہ دیکھی اسنے

باتھروم کادروازہ کھولااسے نہ دیکھی غازیان پریشان ہوااور تیز تیز قدم اٹھاتانیچے ایا۔ کہیں چلی تو نہیں گئی۔شبانہ۔کہتے ساتھ وہ شبانہ کو پکارنے لگا۔جی سر۔شبانہ فوراًائی۔حیات میڈیم کہاں ہیں۔اس نے پوچھا۔سر وہ لان میں ہے۔اس نے بتایاغازیان فورالان کی طرف بڑھا۔معیزاوپر کھڑا یہ دیکھ رہاتھا۔اوہ تو مجھے بھی تمہاری کمزوری پتہ لگ گئی غازی۔ کہتے ساتھ وہ ہنسا۔

وہ لان کی طرف ایاحیات کرسی پر بیٹھی تھی غازیان کوایک سکون سامحسوس ہوا تھاشکر ہے ۔کہتے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن اگلے ہی لمحے نظر مالی پر گئی جو حیات کو گھور رہاتھا غازیان نے نظر حیات کے کپڑوں پر ڈالی اسکا میٹر آؤٹ ہو گیا۔حیات۔وہ چیخاحیات نے فوراًاسکی طرف دیکھاغازیان کی آواز سن کر مالی فوراًکام کرنے لگا۔آؤٹ۔اسنے مالی کی طرف انگلی کر کے کہااور حیات کا بازو پکڑ کر اسے غصے سے لے گیالان کراس کرتاوہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔چھوڑو مجھے پاگل ہو تم۔حیات اس سے اپنا بازو چھڑوانا چاہ رہی تھی مگر غازیان کی گرفت بہت مضبوط تھی وہ سیڑھیاں عبور کرتا کمرے کی طرف بڑھااور کمرے کادروازہ لاک کر کے اسے قریب کیا۔کیا کر رہی تھی وہاں وہ چیخا تھا مگر سامنے

حیات تھی اسے اسکے چیخنے سے ذرا فرق نہیں پڑا تھا۔ میں تمہیں کیوں بتاؤ۔ حیات نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے کہا۔ کپڑے کیسے پہنے ہے تم نے آج کے بعد میں تمہیں ان کپڑوں میں نہ دیکھوں سمجھی۔ غازیان کی آواز ابھی بھی اونچی تھی۔ ورنہ کیا کروگے تم مارو گے چیخوں گے میں نہیں ڈروگی۔ حیات نے اس سے غصے کہا۔ حیات تم میری بیوی ہو ویسے تو تمہیں ہر بری نظر اپنے اوپر نظر آرہی ہوتی وہ مالی تمہیں کب سے گندی نظروں سے دیکھ رہا تھا تمہیں نظر نہیں آیا میں بتا رہا ہوں آج کے بعد اگر تم نے ایسا کوئی بھی ڈریس پہنا آگ لگادوں گا تمہارے سارے ڈریسز کو یاد رکھنا اور میں اپنی زبان سے نہیں ہٹتا۔ غازیان غصے سے کہتا اسکا ہاتھ چھوڑتا چلا گیا۔ حیات نے اپنی بازو کو دیکھا جو لال ہو چکی۔ بدتمیز انسان۔ حیات نے غصے سے پیر پٹکا اور باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اے جی غازیان کی آواز سن کر وہ فوراً کمرے سے باہر آیا۔ غازیان سر۔ اس نے فوراً کہا۔ کیا تمہیں ڈیڈ نے کہا تھا حیات کو کیڈنیپ کرنے کے لیے۔ غازیان نے پوچھا۔ یس سر کہا تھا مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اے جی نے اس سے پوچھا۔ شاید تم بھول گئے ہو میں نے

ہی تمہیں ڈیڈ پر نظر رکھنے کو کہا تھا۔ کہتے ساتھ غازیان مسکرایا اے جی بھی ہنسا۔۔آپ کے کہنے پر میں نے فوراً منع کر دیا۔اس نے بتایا۔ گڈ میں آنٹی سے ملنے آیا تھا کیسی ہیں۔اس نے پوچھا۔ ٹھیک ہیں آجائیں اندر رہی ہے اے جی نے بتایا تو غازیان اندر آگیا۔

حیات کمرے میں بیٹھی تھی۔زندگی برباد کر دی ہے آخر کو ایسا کیا کہا تھا اس نے ڈیڈ کو جس سے ڈیڈ اس پر اتنا ٹرسٹ کرنے لگے۔حیات کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھی۔حیات یہ آج رات تم ولیمے میں پہنو گی۔ تبھی مسز فواد ڈریس لے کر آئی حیات نے ان سے لیا۔ غازی نے غصہ کیوں کیا خیریت تھی۔انہوں نے پوچھا۔جی کچھ نہیں وہ میں لان میں تھی اس وجہ سے شاید۔حیات نے جھوٹ بولنا ہی مناسب سمجھا اچھا اسکا غصہ ایسا ہی ہے تم خیال رکھنا۔انہوں نے بتایا جس سے حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ ولیمے کے لیے تیار کھڑی تھی وائٹ کلر کے کام والی میکسی پہنے بالوں کو کھولا ہم رنگ ڈوپٹہ لیے ہوا سائیڈ پر جھومر لگایا ہوا لائٹ سے میک ایپ میں ہونٹوں پر ریڈ کلر کی لپسٹک کانوں میں جھمکے پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ شیشے کے سامنے خود کو دیکھ رہی تھی

تبھی غازیان باتھروم سے باہر آیا نظر اس پر گئی اور ہٹانا ہی بھول گیا کتنی حسین لگ رہی تھی وہ اس سفید تنگ کے کپڑوں میں وہ مسکرا کر اسے دیکھنے میں مگن تھا اور وہ خود کو دیکھنے میں مگن تھی غازیان نے اپنی سوچ فوراً جھٹکی اور اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور ٹائی ٹھیک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

۔حیات کی نظر اس پر گئی۔ ویٹر لگ رہا ہے پورا بد تمیز آکڑو گھٹیا انسان۔ حیات آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ کتنی پیاری لگ رہی ہے یار مانا غازی پہلی لڑکی تھی جس سے تجھے پیار ہوا تھا مگر نہ بھول تو نے ختم کرنا ہے اسے اسی ولیمے کے تین دن بعد اسے تلاخ دے کر گھر بھجوانا ہے۔ غازیان نے اپنے مقصد یاد رکھنا لازمی سمجھا وہ اسے دیکھ رہا تھا اور وہ اسے کچھ دیر دونوں دیکھتے رہے پھر نیچے چل دیے وہ دینے نیچے آئی۔۔۔۔۔۔

سب مہمانوں کی نظر ان دونوں پر ہی تھی وہ دونوں ساتھ بلکل پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے گانا چلا اور غازیان حیات کیساتھ ڈانس کرنے لگا۔ میرا دل کر رہا ہے زمین پھٹے میں اس میں گر جاؤ۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ سیم فیلینگز۔ غازیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

تم بچپن سے ہی اتنے ڈھیٹ ہو یا اب ہوئے ہو۔اس نے غصے سے پوچھا۔اللہ کا شکر ہے بچپن سے تم بتاؤ بچپن سے ہی اتنی بد تمیز ہو یا اب ہوئی ہو۔غازیان نے کہتے ساتھ اسے حصار میں لیا حیات کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی اور کچھ ایسی کیفیت غازیان کی بھی تھی بتاؤ نا۔ غازیان نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔میں بد تمیز نہیں ہوں جس انسان کے ساتھ جیسا رہنا ہوتا ہے ویسا رہتی ہوں۔حیات نے فوراً جواب دیا غازیان نے مسکراتے ہوئے اسے اور اپنے قریب کیا حیات اسکی گرم سانسیں خود پر محسوس کرنے لگی تھی وہ خود کو بے بس محسوس کرنے لگی تھی اور تبھی تالیاں بجی غازیان نے ایک سکینڈ لگائے بغیر اسے اپنے سے الگ کیا آج اے جی بھی آیا ہوا تھا اور فواد زیدی پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔وہ اپنے دوستوں کے پاس کھڑا باتیں کر رہا تھا لڑکی تو بہت حسین ہے ہمیں کب ملا رہا ہے۔غازیان کے دوست نے پوچھا غازیان نے سخت ناگواری سے اسکی طرف دیکھا۔تجھے مل کر کیا کرنا۔اسکا لہجہ سرد تھا۔ویسے ہی بھابی ہے کچھ تو حق بنتا ہے۔اسنے بتایا۔انہیں باتوں سے مجھے غصہ آتا ہے آج کے بعد اس طرف نظر اٹھنی بھی نہیں چاہیے حسین لڑکی

دیکھی نہیں چل دیے پیچھے سمجھا میں تو جو کروں گا حشر کروں گا مگر میری بیوی بھی تجھے نہیں چھوڑے گی۔غصے سے اسکا کالر مٹھی میں دبوچ کر بتانے لگا ریلیکس مذاق کر رہا تھا یار۔اس کے دوست نے کہا مجھے مذاق میں بھی یہ بات پسند نہیں آئی۔غازی ابھی بھی غصے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔حیات سائیڈ پر کھڑی ذکیہ محترمہ سے باتیں کر رہی تھی اور انہیں یہ دیکھانے کہ بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ وہ خوش ہے کافی اطمینان تو انہیں بھی ہو گیا تھا اب وہ گھر کے لوگوں کا پوچھ رہی تھی جس پر حیات سب بہت اچھے ہیں تو انکی پریشانی کم ہوئی۔ارے آنٹی آپ کھڑی کیوں ہیں بیٹھیں پلیز۔غازی فوراً مہمان نوازی پر اتر آیا ذکیہ محترمہ مسکرائی۔بہت اچھا بیٹا ہے میرا انہوں نے پیار سے کہا اور حیات بس غازی کو دیکھ رہی تھی کتنی نرمی سے وہ بات کر رہا تھا۔اسکی ماں سے غازی اسے آنکھ مارتا ذکیہ کو لے گیا وہ بس اسے گھورتی رہ گئی۔ولیمہ بھی ختم ہو گیا تھا وہ سب لوگ کمروں میں موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

حیات کپڑے چینج کر کے بیڈ پر رکھے ہی تھے تبھی غازی اندر آیا یہ کیا حشر کیا ہوا ہے روم کا غازیان نے غصے سے کہا حیات سنی ان سنی کرتی لوشن لگانے لگی۔ میں تم۔ سے بات کر رہا ہوں۔ غازی نے اسے کہا۔ جب کوئی دوسرا انسان جواب نہیں دیتا اسکا صاف مطلب ہے وہ بات کرنا پسند نہیں کر رہا۔ حیات جواب دینے بالوں کو جوڑے میں قید کرنے لگی۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔ غصے سے کہتے ساتھ اسکا بازو زور سے پکڑا۔ آہہ۔ حیات کی ہلکی سی چیخ نکلی غازی کا غصہ ایک منٹ میں غائب ہوا۔ کیا ہوا ہے۔ وہ پریشانی سے۔ پوچھنے لگا حیات اسے غصے سے دیکھنے لگی غازی نے اسکی شرٹ کا بازو اوپر کیا تو ریڈ ریڈ نشان تھے۔ یہ کیسے ہوا۔ غازی پریشان ہوا۔ صبح تم ہی جنگلوں کی طرح کھینچ کر لے آئے تھے۔ حیات چبا چبا کر کہنے لگی۔ اوہ یار تم نے پہلی کیوں نہیں بتایا غازی نے کہتے ساتھ اسے آرام سے بیڈ پر بٹھایا اور پھر فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈنے لگا حیات غازی کو دیکھ رہی تھی جو اسکی اس ہلکی سی چوٹ پر اتنا پریشان ہو گیا تھا غازی نے ائنٹمنٹ کریم نکالی اور اسے لگانے لگا۔ تھوڑا درد ہو گا۔ غازی نے اسے بتایا۔ بہت سے درد دیکھ چکی ہوں اور تم سے بھی بہت ملے ہیں ان سے تو کم ہی ہو گا۔ حیات بے بسی سے کہنے لگی وہ اسے ائنٹمنٹ کریم لگانے لگا حیات اسے دیکھنے لگی وہ پھوکا مار کر یم لگا رہا تھا حیات اسے دیکھ رہی تھی اتنا نہ دیکھو نظر لگ جائے گی۔

غازی مسکرا کر کہنے لگا اور فوراً کریم بند کرتا فرسٹ ایڈ باکس میں رکھی۔ یہ سب صاف ملے مجھے دس منٹ میں۔ وہ پہلے والی ٹون میں آتا کہتا چلا گیا حیات اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ وہ کچھ دیر بعد آیا کمرا صاف تھا اور وہ گہری نیند سو رہی تھی غازی کی نظر اس پر گئی۔ میں کیا کرو تمہارے لیے فکر تمہاری خوبصورتی تمہارا پیار نا چاہتے ہوئے بھی کم نہیں ہو رہا ہے مگر مجھے اپنی بے عزتی نہیں بھولی مانا میں تمہاری فکر کرتا ہوں تمہارا خیال رکھتا ہوں مگر تمہیں اس طرح اب نہیں چاہتا حیات جو تمہیں فرسٹ ٹائم دیکھ کر ہوا تھا میں بدلہ لوں گا اپنی انسلٹ میں کبھی نہیں بھول سکتا کتنے لوگ ہنسے تھے مجھ پر۔ غازی اسے دیکھتے ہوئے کہ رہا تھا جو دنیا سے بے خبر تین راتوں سے جاگی ہوئی تھی اب نیند پوری کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو تین سے تہنیت بہت چپ رہ رہی تھی۔ تہنیت کیا ہوا چپ کیوں ہو عالیان نے پوچھا۔ نہیں میں بس ویسے ہی۔ تہنیت نے بتایا۔ نہیں تم کبھی چپ نہیں رہتی کوئی پریشانی ہے

بتاؤ مجھے پلیز زز۔ عالیان نے پوچھا۔ عالیان کچھ نہیں ہے جب وقت آئے گا بتادوں گی۔ تہنیت نے بتایا۔ مجھے لگ رہا ہے زیادہ پریشانی کی بات ہے۔ عالیان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک بتاؤ۔ تہنیت نے اسکی طرف دیکھا۔ پوچھو۔ عالیان نے اجازت دی۔ ایک لڑکی کسی اور شخص سے محبت سے کرتی ہوں مگر اسکا نکاح ہوا ہو اتب کیسا فیل ہوتا ہے تم بتا سکتے ہو۔ تہنیت نے پوچھا۔ عالیان نے پوچھا۔ کیا مطلب۔ عالیان کو بات سمجھ نہ آئی۔ رہنے دو تم۔ تہنیت منی بنا کر کہنے لگی۔ تہنیت تم اس وجہ سے پریشان ہو سکا نکاح ہوا ہے۔ عالیان فوراً پریشانی سے پوچھنے لگا اوہ عالیان یہ ڈرامہ میں دیکھا ہے میں نے اسلیے کہا۔ تہنیت نے اسے بتایا عالیان نے سکھ کا سانس لیا۔ کون بندہ ڈرامے کو اتنا سیریس لیتا ہے عالیان کو حیرت ہوئی میں لیتی ہوں۔ تہنیت نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ایک کمرے میں بلکل اندھیرے میں بیٹھا سامنے لیپ ٹاپ میں ویڈیو چل رہی تھی وہ اسے دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسنے ویڈیو بند کر دی۔ کتنی لڑکیوں بچیوں کو مارے گا تو ساجد۔ ڈیول نے تڑپ کر کہا۔ تم دونوں جتنا مرضی بچ جاؤ ایک دن تو تم دونوں کو ساجد اور فواد تم دونوں کو کٹھہرے پر لا کر ہی دم لوں گا ملک کی حفاظت کرنا فرض ہے کچھ کرنا ہو گا مجھے

اپنا حلیہ بدل کر یونیورسٹی جانا ہو گا۔ڈیول خود سے کہہ کر کسی کو فون ملانے لگا۔۔۔۔۔

اس ایک ہفتہ میں حیات کی مسز فواد سے بہت اچھی بن چکی تھی۔حیات یہ چائے باہر غازی کو دے آؤ۔انہوں نے کہا حیات اثبات میں سر ہلاتی چائے کا کپ تھامتی چلی گئی۔وہ باہر ٹی وی لاونج میں آئی غازی کی طرف چائے کا کپ کے کر بڑھ رہی تھی اور وہ فون میں مگن تھا وہ اٹھا اور مڑا چائے کا کپ اس سے ٹکرایا اور سارا اسکے ہاتھ میں گر گیا اور چائے کا کپ زمین پر گر گیا۔کیا کیا ہے یہ تم نے آندھی ہو کر چل رہی تھی۔غازی کو فوراً غصہ آیا۔ ساری میرے کپڑوں میرے ہاتھ میں گرا دی نظر نہیں آتا کیا۔وہ غصے میں پتہ نہیں کیا بول گیا تھا حیات نظر ادھر ادھر گھمانے لگی معیز کچھ نوکر فواد زیدی مسز فواد زیدی سب ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔غلطی میری نہیں غلطی تمہاری ہے فون تم استعمال کر رہے تھے میں نہیں فون میں اتنے گم تھے کہ سامنے آیا شخص تمہیں نہیں دیکھا غصہ کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا کرو کہ غلطی کس کی ہے۔حیات بھی اسی کی طرح سرد لہجے میں کہنے لگی۔غازی یہ کیسے بات کر رہے ہو تم۔مسز فواد غصے سے کہنے لگی حیات تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔غازیان نے ٹشو سے چائے صاف کی اور کمرے کی

طرف بڑھا

۔حیات بیٹھی فون دیکھ رہی تھی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر بال ٹھیک کرنے لگ گیا حیات نے اسکی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔۔میں نے جان کر غصہ نہیں کیا کچھ کام کر رہا تھا اس وجہ سے۔غازی نے بتایا۔تم نے سب کے سامنے مجھ پر چیخا ہے سمجھے اور میں جانتی ہوں جان کر ہی چیخے ہو بے عزت کرنے لائے ہو کر رہے ہو رہی بات اگر تم غصہ کرو گے تو میں بھی چپ نہیں رہوں گی سمجھے۔حیات کا لہجہ ابھی بھی سرد تھا۔میں کہ رہا ہوں نہ میں نے جان کر نہیں کیا۔غازی نے بتایا۔تم نے جان کر ہی کیا ہے غازیان زیدی شادی والی رات بھول گئے کیا کہا تمہیں بے عزت تمہیں شکست دینے کے لیے ہی شادی کی ہے۔حیات نے اسے بتانا چاہا۔تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو میں صرف بتا ہی سکتا تھا یو نو واٹ آئی ڈونٹ کیئر تم کیا سوچتی ہو کیا نہیں وہ غصے سے کہتے ساتھ دروازے زور سے بند کرتا چلا گیا تھا۔بہت اچھے سے جان گئی ہوں میں تمہیں۔حیات کمرے میں کھڑی اونچا بولی تھی۔۔۔۔۔

معیز بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ معیز پلیز زز جا کر فضیلہ کو لے آؤ کل بھی ناصرہ کا فون آیا ہے پریشان ہے میری بہن۔ انہوں نے کہا۔ مام۔ پلیز زز میں نہیں جا رہا مجھے کوئی نہیں رکھنا اب آپکی بھانجی سے تعلق سمجھی۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ چلا گیا اور مسز فواد افسردگی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آفان یار مجھے بلکل بھی سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں۔ غفزی سگریٹ پیتا بتانے لگا۔ جس پر آفان نے اسے دیکھا۔ یار کیا مطلب۔ آفان نے پوچھا۔ مطلب یہ کہ جب وہ میرے قریب ہوتے ہے تیار ہوتی ہے میرا دل کرتا ہے بس وہ میرے پاس رہے پھر یکدم خیال بدلا لینا ہے اس نے جس طرح بے عزت کیا اس طرح میں بھی اسے بے عزت کرنا چاہتا ہوں مگر میں نہیں کر سک رہا وہ ناراض ہوتی ہے یا تکھلف ہے اسے میرے دل کو کچھ ہوتا ہے میں کیا کروں۔ غازی نے کش لگا کر اس سے بتایا۔ یار ریلیکس تو بس یہ سوچ کہ تو اس سے بدلا لینا چاہتا ہے اپنے دماغ میں یہ بات کا کہ نفرت ہے تجھے اس سے تو اس سے چھوڑ دے گا اس سے بدلا لے گا۔ آفان نے بتایا۔۔ ہمم۔ غازی ابھی بھی پریشان لگ رہا تھا۔ تھوڑا ڈرنک کر لے خود کو بہتر محسوس کرے گا۔ اس نے بتایا۔ غازی نے وائن کی بوتل

منہ سے لگالی آفان سگریٹ پینے لگ گیا۔۔۔۔

حیات باتھروم سے آئی تھی تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ نشے کی حالت میں اندر داخل ہوا حیات گھبرائی حیات نے اسے دیکھا اور اسے نظر انداز کرتی اپنی جگہ پر جانے لگی غازی نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا حیات گھبرائی۔ چھوڑو مجھگ۔ حیات نے اس سے ہاتھ چھڑوانا چاہا۔ شششششش۔ حیات کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے دیوار سے لگایا حیات اپنا منہ دوسری طرف کر گئی۔ اتنی حسین کیوں ہو تم اپنا دیوانہ بنا دیا میں چاہ کر بھی نفرت نہیں کر سک رہا تم ڈے۔ غازی پیار سے کہتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ تم نے ڈرنک کی ہے۔ حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ کہنا کتنا اچھا لگتا مسز حیات غازیان زیدی۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا حیات اس سے دور ہونے ناکام کوشش کر رہی تھی۔ تمہارا تل مجھے بہت پسند ہے تمہارے بال تمہارا غصہ جو ہر وقت ناک میں رہتا ہے سب بہت پسند ہے۔ وہ نشے کی حالت میں اپنے دل کی تمام تر کیفیت اسکے سامنے بیان کر رہا تھا وہ حیات پر جھکنے کے ہونٹوں پر جھکنے ہی لگا تھا حیات کا میٹر گھوما اسے دھکا دے کر دور کیا۔ کیا سمجھتے ہو تم ہم لڑکیوں کو ہاں جب دل کرے گا قریب آؤ گا

جب دل کرے گا تکلیف دوں میں تمہیں اپنے آپ کو چھونے بھی نہیں دوں گی مسٹر غازیان دور رہنا آئی وارن یو۔ وہ غصے سے کہنے لگی غازیان یکدم ہوش میں آیا اور غصے سے فوراً باتھروم کی طرف بڑھ گیا حیات بیڈ پر آکر بیچ میں کشن رکھتی دوسری طرف منہ کرتی لیٹ گئی۔۔۔۔۔

تو پاگل ہو گیا تھا آریو میڈ تو کیا کرنے جا رہا تھا کیا سوچ رہی ہو گی کہ میں حوس کا مارا ہوا ہوں نہیں کیوں نہیں کنٹرول کر سک رہا جب بھی وہ تیرے سامنے تیرے پاس ہوتی ہے تو کیوں ایسا ہو جاتا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ وہ خود میں بہت الجھا ہوا تھا خود کو فریش اور نارمل کرتا وہ باتھروم سے باہر آتا ہے۔۔

وہ یونیورسٹی میں داخل ہوا براؤن آنکھیں چمک رہی تھی پچھلے دروازے سے اندر آیا اور ساجد کو ڈھونڈنے لگا بریک ٹائم وہ یہی ہوتا تھا جیسے ہی نظر اسکی ساجد پر گئی جلدی سے اسنے رومال نکالا اور اسکے ناک پر رکھ دیا وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا مگر سامنے

کھڑے شخص سے بھاگنا اتنا آسان نہیں تھا پانچ منٹ میں وہ بے ہوش ہو چکا تھا اسنے اسے اٹھایا اور پچھلے دروازے سے اسے گاڑی میں ڈال کر لے گیا کچھ لوگ بھی اسکے ساتھ تھے جو اسنے حفاظت کیلیے رکھے تھے وہ گاڑی بہت تیز رفتار سے بھگا گیا۔۔

حیات شاور لے کر باہر آئی بالوں کو تولیاں سے آزاد کیے اور سکھانے لگی تبھی غازی اندر آیا اور نظر اس پر گئی جو اپنے بال سکھانے میں مگن تھی غازیان اسے دیکھ رہا تھا حیات نے جب بال سکھا لیے تو وہ مڑی پیچھے غازیان کھڑا تھا حیات نے اسے دیکھا تو تھوڑا ہچکچائی ہارٹ بیٹ مس ہوئی پھر اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی کے نیچے پڑے کلین سے اسکا پاؤں اٹکا اور وہ ان بلینس ہوئی اور سیدھا غازی کے اوپر آ گئی غازی بھی اس کے لیے تیار نہ تھا وہ بھی ان بیلنس ہوتا بیڈ پر گر گیا حیات غازی کے اوپر تھی اسکے گیلے بال غازی کے چہرے پر تھے غازی حیات کو دیکھنے میں مگن ہو گیا اور حیات غازی کو دیکھ رہی تھی حیات کی ہارٹ بیٹ بہت تیز چل رہی تھی غازی کی پرفیوم کی خوشبو اسے بے بس کر رہی تھی غازی نے اپنے ہاتھوں سے بال پیچھے کیے حیات نے آنکھیں بند کر لیں اور وہ اسے دیکھنے لگا تبھی حیات کو رات والا منظر یاد آیا اور فوراً آنکھیں کھول کر غازی کے اوپر سے ہٹنے لگی مگر

غازی کا ہاتھ اسکی کمر میں تھا اور اسکی گرفت مضبوط تھی جس وجہ سے وہ غازی کے سینے میں جا لگی غازی کی ہارٹ بیٹ کتنی تیز چل رہی تھی حیات محسوس کر سکتی تھی کچھ دیر وہ دونوں دنیا بھلا کر ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے لیکن۔ اگلے ہی لمحے غازی کا فون بجا اور وہ دونوں فوراً ہوش کی دنیا میں آئے غازی نے آرام سے حیات کو خود کے اوپر سے اٹھایا اور پھر خود اٹھا۔ ایم سوری۔ حیات نے کہا۔ ہیں۔ غازی کے کانوں کو یقین نہ آیا۔ آئی سے ایم سوری میری غلطی کی وجہ سے۔ حیات اسے دیکھے بغیر کہنے لگی۔ یار تم سوری کہ رہی ہو غازی کو ابھی بھی یقین نہیں آیا حیات اسے گھورنے لگی تبھی غازی کا فون دوبارہ بجا اور وہ فون اٹھاتا باہر چلا گیا۔ یہ کیا ہوا مجھے سوری خود بخود حیات۔ حیات خود سے باتیں کرنے لگی۔ مجھے کیوں اسکے قریب جانا اچھا لگا۔ حیات خود سے کہنے لگی۔ نہیں نہیں حیات یہ غازیان کی چال ہے تجھے اپنی طرف کرنے کی تو نہیں ہو گی تو نے اسکے کاموں پر فوکس کرنا ہے۔ حیات خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ دونوں یونیورسٹی میں بیٹھے تھے۔ تہنیت یار مجھے ایک بات بتاؤ یہ جب پیار ہوتا ہے تو لڑکے کیسے پرپوز کرتے ہیں لڑکیوں کو۔ عالیان نے پوچھا۔ عالیان اسکے لیے جگرا چاہیے

ہوتا ہے۔ تہنیت نے بتایا بہت جگرا ہے مجھ میں لیکن ہمت ہی نہیں ہو سک رہی۔ عالیان نے بتایا۔ سب سے بیسٹ آئیڈیا بتاؤ عالیان تمہیں تم جس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہو آنکھیں بند کرو اور فوراً بول دو ہمت پیدا کر کے۔ تہنیت نے بتایا۔ اوکے کوشش کروں گا۔ عالیان گھر سے یہی سوچ کر آیا تھا کہ آج تہنیت کو اپنے دل کی بات بتا دے گا مگر نہیں کر سکا۔ اور تہنیت ادھر دل سے اداس ہو گئی تھی کہ کہیں وہ سچ میں نہ اس لڑکی کو پرپوز کر دے۔

تہنیت کی اداسی صاف واضح ہو رہی تھی۔

یہ ایک گودام کی طرح جگہ تھی جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا ایک کرسی میں شخص بندھا ہوا تھا تبھی ہلکی ٹارچ لائٹ کہ روشنی اور قدموں کی آواز آئی کرسی پر بیٹھا شخص ہوش میں تھا یہ آواز اس نے سنی تھی۔ کککون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔ اس نے پوچھنے چاہا۔ سب بتاؤ گا سب اتنی جلدی کیا ہے۔ براؤن آنکھیں مسکرائی تھی۔ کیوں کر رہے ہو تم یہ۔ اس نے پھر پوچھا۔ بات سمجھ نہیں آتی کہا نہ بتاؤں گا لیکن ابھی صرف انٹروڈکشن دوں گا لوگ ایول کے نام سے جانتے ہیں۔ وہ غصے سے کہنے لگا۔ کون ایول۔ اس شخص کو نہیں لگ رہا تھا پتہ۔ سب پتہ لگ جائے گا سب ابھی تو تو تڑپ۔ کہتے ساتھ وہ ہنسا اور چلا گیا گودام میں پھر

اندھیرا ہو گیا۔۔

پہلا پہلا پیار ہے پہلی پہلی بار ہے۔غازی بیڈ پر بیٹھا گانا گاتے ساتھ فون استعمال کر رہا تھا حیات اسے گھور کر دیکھنے لگی غازی نے اسکی طرف دیکھا۔کیا میں نہیں گا سکتا گانا۔غازی نے اس سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا۔حیات نے اسے کہتے ساتھ اپنا فون اٹھایا۔ہاں یاد آیا مجھے اس رات والی بات کلئیر کرنی تھی دیکھو حیات میں حوس کا مارا نہیں ہو مجھے تمہارے جسم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اگر ہوتی تو میں بارات کی رات بھی یہ سب کر سکتا تھا بس آفان نے غلطی سے ڈرنک کروادی تھی مجھے اور میں کچھ پریشان بھی تھا اس وجہ سے مجھے پتہ ہے میں نے غلط کیا مگر میں نے جان کر نہیں کیا۔غازی نے بتایا۔حیات کچھ دیر خاموش رہی۔بہر حال جو بھی تھا مجھے وہ حرکت زہر لگی تھی۔حیات نے بتایا۔غازی خاموش ہو گیا۔ایک بات پوچھوں۔غازی نے جیسے اجازت مانگی تھی۔ہمم حیات فون استعمال کر رہی تھی۔ تمہیں لگتا ہے میں بدلا لون گا تم سے۔غازی نے پوچھا۔حیات نے اسکی طرف اسکی آنکھوں میں دیکھا۔تم ضدی انسان ہو تم کچھ بھی کر سکتے ہو یو نو واٹ مجھے دو ہفتے ہو گئے ہیں تمہارے ساتھ یقین کرو غازیان زیدی میں تمہیں سمجھ

نہیں سکی کبھی بہت غصہ کبھی اتنی کیئر اور اس دن نشے میں تم جو بھی بول رہے تھے میں نہیں جانتی وہ سچ ہے یا جھوٹ مگر پھر بھی مجھے تمہاری کچھ سمجھ نہیں لگ رہی ایک طرف سے نفرت بھی اور دوسری طرف سے کیئر بھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ حیات نے بتایا غازیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی غازیان زیدی کو آج تک کوئی سمجھ ہی نہ سکا اور میری یہ آرزو آرزو ہی رہ گئی کوئی تو ہو جو مجھے سمجھے کوئی تو میرا خیال رکھے کوئی تو ہو جو مجھ پر اندھا اعتبار کرے میرے ڈیڈ نے بچپن سے ہی صرف معیز سے پیار کیا معیز کی ہر بات مانی۔ میری مام مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں مگر کبھی مجھے سمجھ نہیں سکی میرا دوست آفان غلط کرواتا ہے مجھ سے اور پھر تم جب آئی تھی وہ لڑنا مجھے تمہیں دیکھتے ہی کچھ تو ہوا تھا مگر پھر بے عزت کرتے ہوئے تم نے ذرا بھی خیال نہیں کیا مانا میرا باپ گھٹیا مانا میرا بھائی گھٹیا۔ مگر یقین کرو میں نے کبھی کسی لڑکی کو غلط نظر سے نہیں دیکھا بس ایک تم تھی جسے دل دے بیٹھا تھا مگر تم نے کیا کیا میں شروع سے ہی ایسا ہوں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا اور نہ بھولتا یوں تو یاد رکھنا حیات عاطف علی سید غازیان زیدی تمہیں کبھی بھی برباد کر سکتا ہے میرا کوئی بھروسہ نہیں۔ وہ کہتے ساتھ اٹھ کر چلا گیا اور حیات اسکی کہی ہوئی باتوں میں کھو سی گئی تھی۔

تہنیت بس اس منڈے سے تم یونیورسٹی نہیں جاؤ گی آرہے ہیں محراب اور تمہارے چچا جان اس منگل کو۔رخشندہ محترمہ کہنے لگی اور تہنیت کے دل کو کچھ ہوا تھا مگر خاموش رہی تھی۔میری محبت بھی کیا محبت ہے جس سے کرتی ہوں وہ مجھ سے کرتا نہیں ہے اور قسمت میں بھی کیا لکھا ہے کہ من وہ ہو بھی سکتا میرا۔کہتے ساتھ تہنیت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے وہ۔ٹوٹی تھی اُج پہلی دفعہ کوئی لڑکا اسے اتنا پسند آیا تھا اور وہ ہی اسکی قسمت میں نہیں تھا۔۔۔۔

غازی اس دن کے بعد حیات کے سامنے نہیں آیا تھا مگر حیات کو ایک سوچ میں ڈال چکا تھا حیات ابھی بھی ٹیرس پر کھڑی غازی کی انہیں باتوں کو سوچ رہی تھی۔میں سمجھوں گی تمہیں غازیان زیدی تمہیں سمجھنا چاہتی ہوں مگر کیسے میں یہ سب کیسے کروں گی۔حیات سوچنے لگی۔کس طرح جب سے اسنے یہ بات کی ہے وہ تو سامنے ہی نہیں آیا۔حیات نے خود سے کہا اور پھر کافی کا کپ اٹھاتی اندر آگئی۔۔۔۔۔

ساجدا بھی بھی بند ھاہوا۔بتا تیرے ساتھ اور کو شامل ہے فواد زیدی تیرے ساتھ شام ہے یا نہیں۔ایول غصے سے دھاڑا۔ساجد ڈرا۔نہیں۔اسنے نفی میں سر ہلایا۔اگر تو نے سچ بتایا تو ہو سکتا ہے میں تیری جان بخش ہوں لیکن جتنی معصوم بچیوں کو ختم کر چکا ہے تجھے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔ایول غصے سے بتانے لگا۔ساجد ڈرا۔اا اچھا بتاتا ہوں۔ساجد جو راز رکھنے سے زیادہ اپنی جان پیاری تھی۔ایول نے اسے دیکھا۔ہاں ہے فواد زیدی میرے ساتھ۔اسنے بتایا ایول نے ایک سکینڈ لگائے بغیر اسکی گردن پر کھڑی چلادی جو الفاظ اسنے بولے تھے وہ رکارڈ کر چکا تھا ایول فوراً چاقو پھینکا اور گلوز اتارتا نکل گیا ہے کیونکہ آگے بندے کو پتہ تھا اسنے کیا کام کرنا ہے۔۔۔۔۔

حیات مسز فواد کیساتھ باتیں کر رہی تھی تبھی غازی آتا دیکھائی دیا۔غازی بیٹا کہاں تھے تم دو دن۔مسز فواد فوراً پوچھنے لگی۔کوئی کام تھا آپ بتائیں کیسی ہیں۔غازی نے حیات کی طرف دیکھا بھی نہیں دیکھا تھا جو حیات محسوس کر چکی تھی۔میں ٹھیک ہوں۔انہوں نے بتایا۔مام آپکے ہاتھ کی چائے پلیز زز بنادے۔غازی نے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کر

جانے لگی حیات غازی کو ہی دیکھ رہی تھی حیات کچھ بولتی غازی کا فون بجا۔ہاں بول آفان۔غازی نے پوچھا۔اوکے اور کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔غازیان۔حیات نے اسے پکارا۔میں ابھی بزی ہوں بعد میں بات کروں گا اور مام کو کہنا چائے اسٹڈی میں بھیجوادیں۔ وہ اسکی سنی بغیر اپنی کہتا چلا گیا۔۔۔۔

تہنیت تم بتاؤ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔عالیان نے پوچھا۔تم نے بھی کچھ بات کرنی تھی۔تہنیت نے یاد دلایا۔ہاں کرنی تھی مگر تم نے کیا بات کرنی ہے۔عالیان نے پوچھا۔ پہلے تم بتاؤ میری بات تھوڑی لمبی ہے۔تہنیت نے اسے کہا۔وہ تہنیت دیکھو میں۔تمہیں کچھ کہنا چاہتا ہوں فرسٹ ٹائم ہے آج سے پہلے کبھی کسی لڑکی سے نہیں کہا تہنیت آئی لو یو۔عالیان آئی لو یو آنکھیں بند کر کے بولا تہنیت یہ سن کر اپنے کانوں پر یقین نہیں کر رہی تھی عالیان نے پانچ منٹ بعد آنکھیں کھولیں وہ بلکل خاموش تھی اور اسے دیکھ رہی تھی۔ تہنیت آر یو اوکے دیکھو مانا ہم دونوں دوست ہیں مگر میری لائف میں تم وہ پہلی لڑکی ہو جسے دیکھ کر میں یہ سوچ سکتا ہوں کہ وہ میری ہمسفر بن سکتی ہے۔اس نے بتایا۔تہنیت اسکی سنتے بغیر کچھ کہے آٹھ کر چلی گئی۔تہنیت کیا ہوا ہے میری بات بری لگی ہے بتاؤ مجھے

غصہ آیا ہے میں نے کچھ غلط کہ دیا ہے مجھے کچھ تو بتاؤ۔عالیان کے ساتھ ہوا جسکا ڈر تھا تہنیت ناراض ہو گئی ہے بقول عالیان۔۔

شبانہ یہ چائے غازی کو دے آؤ۔ مسز فواد نے کہتے ساتھ اسکو دیا وہ چائے کا کپ تھامتی چلی گئی۔شبانہ تم رکو میں دے آتی ہوں۔حیات نے اس سے چائے کا کپ تھاما اور اسٹڈی کی طرف بڑھ گئی حیات نے اسٹڈی میں قدم رکھا تو غازی سگریٹ پی رہا تھا حیات کو کھانسی آئی۔غازی کھانسی کی آواز سن کر فوراً اسکی طرف متوجہ ہوا اور سگریٹ ہٹائی۔تم۔غازی نے پوچھا۔ہاں میں چائے لائے ہوں۔حیات نے اسے بتایا۔غازی نے کچھ نہیں کہا اور حیات نے ٹیبل پر چائے رکھ دی۔اور پھر اسکے ساتھ بیٹھی۔میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں غازی نے بتایا حیات لب بھینچے اٹھ کر جانے لگی اسے بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ غازی سے کیسے بات کرے۔ تبھی غازی نے سگریٹ کا کش لیا اور دھواں اڑایا۔اس سے نہ انسان کی طبیعت اور بڑھاپے میں بہت تکلیفات دیکھنی پڑتی ہے انسان کو اس سے پرہیز ہی کرنا چاہیے تو بہتر ہے حیات نے اسے بتایا غازی نے سگریٹ سائیڈ ٹیبل پر پڑی جگہ ہر فوراً رکھ دیا۔حیات ہلکا سا مسکرائی۔اب یہ مت سمجھنا میں تمہارے لیے فکر مند ہو رہی تھی میں

ویسے ہی بتا رہی تھی۔ حیات کہتے ساتھ چلی گئی اسکے جانے کے بعد غازی کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور اگلے ہی سکینڈ وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

فواد زیدی سکریٹ ہاؤس میں داخل ہوئے اور سامنے ساجد کی لاش دیکھ کر پریشان ہوا۔ یہ کب ہوا کیسے ہوا تم نے کیوں نہیں کچھ بتایا۔ فواد زیدی پریشانی سے پوچھنے لگے۔ پتہ نہیں سر بس جب میں صبح اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر یہ لاڈپڑی تھی۔ اسنے بتایا۔ افففف یار پتہ نہیں کس نے کیا ہے اسکا مرڈر خیر اسے دفناؤں کہیں میرے پر ہی الزام نہ آجایئے ویسے بھی الیکشن قریب ہیں خیر ایک دو دن میں جلوہ کا بھی کوئی انتظام کرو۔ فواد زیدی کہتے چلے گئے۔۔

عیشا نے جب سے حیات اور غازی کی شادی کی تصویر دیکھی اسکا میٹر گھوم گیا تھا اسے اتنا غصہ آیا کہ وہ غازی کے گھر پہنچ گئی تھی۔ غازیان زیدی۔ وہ اونچی آواز میں بولی سب گھر کے لوگ معیز حیات غازی سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں آئے۔ تم تو بڑا کہتے تھے تم اناپڑست غیرت مند لڑکے ہو جو ایک دفعہ بے عزت کرے اسے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے

پھر یہ کیا ہے اسنے سب کے سامنے تمہاری بے عزتی تمہیں ذلیل کیا اور تم نے اس سے شادی کر لی کیا ہوا یہاں تمہار سلیف ریسپیکٹ ہو ہاں بتاؤ۔عیشا نے پوچھا غازی خاموش رہا حیات پریشانی سے غازی کو دیکھ۔اوہ عیشا ادھر۔حیات نے اسے پکارا۔میں تم سے نہیں غازی سے بات کر رہی ہوں۔عیشا نے بتایا۔ایک منٹ غازی کسی کہا سید غازیان زیدی نام ہے نام سے بلاؤ اور تم جس سے بات کر رہی ہو نا سب جانتے ہیں کہ میں کیا ہوں کیا رشتہ اس سے میرا تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور رہی بات شادی کی تو وہ اسکی برسنل لائف تم بیچ میں نہ ہی آؤ تو بہتر ہو گا ٹھیک ہے نہ اپنے کام سے کام رکگوں اور انگلی دفعہ یہاں آنے کی غلطی مت کرنا۔حیات غصے سے چیخی تھی۔اوہ تو یہی تربیت تمہاری ماں نے تمہاری دوسروں کو ذلیل کرنا اور خود ذلیل بے شک ہو جاؤ کوئی فرق نہیں۔عیشا نے غازی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ وہ تینوں خاموش تھے لیکن ماں کی بات سے غازی جو غصہ آیا تھا لیکن حیات بول چکی تھی۔ایک منٹ تربیت کی تو بات ہی نہ کروں میں کسی کی ماں کو برا نہیں کہنا چاہتی کیونکہ ہے اور یہ بھی میری ماں ہے ٹھیک ہے نہ تو بولنے سے پہلے اپنے لفظوں دھیان دوں۔حیات نے کہتے ساتھ اسکے بازو سے پکڑا اور کھینچ ٹی وی لاؤنج سے باہر۔نیکسٹ ٹائم ادھر آنے کی غلطی مت کرنا مس عیشا۔کہتے ساتھ حیات اندر آئی اور

مسز فواد کے گلے لگی جن کی آنکھوں میں نمی تھی۔سوری آنٹی میری وجہ سے لیکن پلیز نہ روؤئے آپ آپ بلکل میری ماں کی طرح ہے۔حیات نے مسز فواد کو گلے لگایا غازی حیات کو دیکھ فرسٹ ٹائم وہ اتنی اموشنل ہوئی تھی حیات کی ماں کو بھی بہت سے لوگوں نے حیات کی وجہ سے بے عزت کیا تھا اسلیے وہ اداس ہو گئی تھی۔مسز فواد اسکا شکریہ ادا کرتے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کمرے میں چلی گئی غازی نے ایک نظر حیات کو دیکھا حیات بھی کمرے میں جانے لگی

لیکن معیز کھڑا تھا اور اسنے غازی کے سامنے حیات کا ہاتھ پکڑا غازی اسے غصے سے گھورنے لگا۔حیات نے کچھ کہے بغیر ایک کھینچ کر تھپڑ مار دیا۔اگلی دفعہ میرا ہاتھ کیا اپنی گندی نظر بھی مجھ پر مت رکھنا مسٹر معیز۔وہ غصے سے کہتے ساتھ اوپر چلی گئی غازی حیات کے کمرے میں جانے کا انتظار کر رہا تھا اسکے کمرے میں جانے جے بعد معیز وہاں سے بھاگنے لگا نگر غازی سے بچ کر جانا مشکل تھان کیسے لگایا ہاتھ کیسے۔غازی غصے سے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ موڑنے لگا۔غازیان چھوڑو۔معیز درد سے کہنے لگا۔کیوں چھوا بھی کیسے کتنی دفعہ بتاؤ وہ صرف میری ہے اسے دیکھنے اسے چھونے کا حقصر غازی رکھتا ہے۔غازی ماغصہ کم نہیں ہو رہا تھا اسے ہاتھ موڑے پانچ منٹ ہو گیا تھا اور معیز کو درد بھی ہو رہا تھا۔اگلی دفعہ نہیں

کروں گا۔اسنے بتایا۔اگلہ دفعہ کر کے رو دیکھاؤزندہ زمین میں دفنادوں گا۔وہ غصے سے کہتے ساتھ اسکاہاتھ چھوڑتا کمرے میں چلا گیا۔دونوں ایک جیسے ہیں ایک نے تھپڑ مارااور دوسرے ن ءہاتھ کس حشر کر دیا۔معیز غصے سے کہنے لگا۔۔۔

وہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی تبھی غازی آیا۔ تھینکس۔اس نے کہا۔کس لیے حیات نے پوچھا۔میرے اور میری مام کے لیے عیشا کے سامنے بولنے کے لیے۔اس نے بتایا۔ نہیں کوئی بات نہیں آنٹی خود ہی اتنی اچھی ہے مجھے برا لگا تو میں نے سنادی وہ مجھے بلکل اپنی مام جیسی لگتی ہے۔حیات نے بتایا۔غازی کے لب مسکرائے۔مام کو بھی بہت لوگ کہتے تھے میری وجہ سے پھر وہ ہرٹ ہوتی تھی روتی بھی تھی حیات نے بتایا۔پھر تم کیا کرتی تھی۔ غازی نے پوچھا۔اسٹرونگ بنایا پھر میں نے مام کو حیات مسکراتے ہوئے کہنے لگی اور پھر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئی۔اوہ تمہیں بتانا بھول گئی کل میں مام کے گھر جاؤں گی یاد آرہی ہے مجھے۔حیات نے اسے بتایا۔ٹھیک ہے۔ غازی نے کہا۔وہ اپنی سائیڈ کا لیمپ آف کر کے سو گئی تھی۔۔۔۔

تہنیت جب سے ریسٹورنٹ سے آئی تھی کمرے میں بند تھی رخشندہ بہت دفعہ پوچھ چکی مگر اسنے کہا کچھ نہیں ہوا تو وہ چپ ہو گئی مگر سمجھ تو گئی تھی کوئی پریشانی ہے عالیان بھی بہت کالز کر چکا تھا جسکا اسنے ریپلائے تک نہیں دیا تھا۔۔

عالیان تم کہاں پر ہو سکینڈ مشن پر دھیان دے رہے ہو۔ایول نے پوچھا۔یس سر کل سے انشاءاللہ۔اس نے بتایا۔ ہمم گڈ کچھ ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو۔ایول نے پوچھا۔یس سر۔اس نے کہا تو وہ ایول نے اوکے کر کے فون رکھ دیا۔۔۔

حیات ذکیہ بیگم سے مل کر بہت خوش ہوئی اور عاطف صاحب کا پوچھ رہی تھی۔حیات ٹھیک ہو تم غازی ٹھیک ہے تمہارے ساتھ۔ذکیہ نے پوچھا۔حیات نے اپنی ماں کو دیکھا۔ ہمم۔حیات سے جھوٹ نہیں بولا جا رہا تھا۔ نہیں حیات مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی کیا ہوا ہے۔انہوں نے پوچھا۔حیات کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے۔حیات سب ٹھیک تو ہے۔انہوں نے پوچھا۔حیات نے روتے ہوئے انہیں ساری بات بتائی ذکیہ خود پریشان

ہونے لگ گئی۔مام اگر اسنے سچ میں مجھے ڈیوارس دے دی تو۔حیات روتے ہوئے کہنے لگی۔تم اسے چاہنے لگی ہو۔ذکیہ بیگم نے پوچھا۔حیات نے ذکیہ کو دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔تو پھر دھیان سے میری بات سنو اگر تم چاہتی ہو یہ رشتہ نہ ٹوٹے وہ کرو جو غازیان کہتا ہے ویسے کپڑے پہنوں ویسے رہو اسکے سامنے زیادہ مت بولو مرد کا لاکھ چیخنا عورت کی ایک چپ مٹی میں ملا دیتی ہے وہ خود شرمندہ ہو جائے گا جب تم جواب نہیں دو گی۔ذکیہ بیگم نے سمجھایا حیات نے ذکیہ بیگم سے کہا اگر میں ایسا کروں گی غازی مجھے طلاق نہیں دے گا۔وہ ان سے پوچھنے لگی۔ہو سکتا ہے نہیں دے۔انہوں نے سمجھایا۔میں کوشش کروں گی غازی جیسا چاہتا ہے ویسے بننے کی۔حیات نے بتایا ذکیہ بیگم نے اسے گلے لگایا۔۔۔۔

حیات نہیں آئی ابھی تک۔غازیان گھر آتا پوچھنے لگا۔نہیں۔مسز فواد نے بتایا۔غازیان کمرے میں چلا گیا۔فریش ہو کر واپس آیا ٹراؤزر شرٹ میں بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ خود کو شیشے میں دیکھ رہا تھا اور نظر گھڑی پر گئی۔جو گیارہ بجا رہی تھی۔اب تک تو آجانا چاہیے اگر نہیں۔آئی تو غازی پریشانی سے کہنے لگا۔تبھی حیات کمرے میں داخل ہوئی

غازی نے اسے دیکھا پریشانی ختم ہوئی۔ شکر ہے تم آگئی۔ غازیان نے کہا۔ حیات نے اسے دیکھا۔ کیوں۔ حیات پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ مجھے لگا تم وہی رہو گی میں پھر رات میں بور ہوتا۔ غازی کے منہ سے بے ساختہ نکلا حیات کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ مطلب مس کر رہے تھے جناب مجھے۔ حیات نے اسے کہا۔ مذاق کر رہا تھا۔ غازی کو اور کوئی بہانا نہ سوجا تو یہی بول دیا۔ تمہیں پتہ ہے غازی تم جھوٹ صحیح سے نہیں بولتے اسلیے بولنے کی ضرورت بھی نہیں ہے مجھے پتہ چل گیا جب حیات غازیان زیدی کے ارد گرد نہیں ہوتی مسٹر غازیان زیدی اسے مس کرتے ہیں حیات مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں کہنے لگی۔ ہو گیا جا کر چینج کر لو۔ غازی فوراً غصے میں آگیا۔ صحیح ہے جب بندے کو کوئی جواب نہ آرہا ہو بندہ غصہ کر کے اگلے شخص کو چپ کروالیتا ہے۔ حیات نے کہا غازی اسے دیکھنے لگی۔ تم آج کل مجھ پر زیادہ غور نہیں کر رہی۔ غازی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ بلکل تم نے ہی تو کہا تھا کوئی نہیں ہے جو مجھے سمجھے تو میں نے سوچا کیوں نہ تمہیں سمجھا جائے۔ حیات نے بتایا۔ نہیں سمجھ سکو گی۔ غازی اسے دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہنے لگا۔ اور اگر سمجھ لیا۔ حیات نے پوچھا۔ اچھا جی دیکھتے ہیں۔ غازی نے اسے کہا۔۔۔۔

تہنیت یونیورسٹی آئی تھی مگر عالیان کے سامنے نہیں گئی تھی۔سب ٹھیک ہے تہنیت تمہیں میری بات پر غصہ ہے۔عالیان نے پوچھا۔وہ بغیر جواب دیے اٹھ کر جانے لگی۔ پلیز تہنی بتاؤں مجھے میری بات پر غصہ ہے۔عالیان اسکے پیچھے آیا۔عالیان میرا پیچھا کرنا بند کرو سب ہمیں دیکھ رہے ہیں۔تہنیت غصے سے کہتی آگے بڑھ گئی اوکے فائن نہیں کرنی بات نہ کرو اوکے بائے جب اس دنیا سے چلا جاؤں پھر رونا مت وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا اور دنیا سے چلی جانے والی بات پر تہنیت کے قدم رکے تھے۔مذاق مت کرو عالیان۔تہنیت نے اسے کہا۔یس فرق پڑتا ہے۔عالیان ادھر منہ کیے خوشی سے کہنے لگا اور چہرہ موڑ کر بلکل سنجیدہ ہو گیا کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ پھر۔عالیان نے پوچھا۔تہنیت نے کینٹین کا کہا تو وہ اسکے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔

غازی ویسے ایک بات بتاؤ۔حیات نے اس سے کہا۔غازی نے حیات کو دیکھا جو اسے بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔تم نے پہلی دفعہ مجھے آفس میں دیکھا تھا یہاں اس سے پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔حیات نے سوال کیا۔غازی کے فون پر چلتی انگلیاں رکی۔تمہیں اس سے کیا اپنے کام سے کام رکھو جہاں مرضی دیکھا ہو لیکن میں اب تمہارے لیے کوئی فیلینگز نہیں رکھتا اور تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہوں نا تو پوچھنا بیکار ہے۔غصے سے کہتے ساتھ کمرے سے

اٹھ کر چلا گیا۔اوور بد تمیز گھٹیا انسا۔حیات کو غصہ آیا حیات پاگل ہے مام نے کیا سمجھایا تھا چپ رہنا۔حیات پہلے اسے گندے ناموں سے پکار کے پھر خود کو تھپڑ لگا کر کہنے لگی۔۔۔۔

عالیان ہم دونوں ایک نہیں ہو سکتے اور میں تو تم سے پیار بھی نہیں کرتی میں کسی اور کے نکاح میں ہوں اور میں اس سے محبت کرتی ہوں اور کل میں یونی بھی نہیں آؤں گی کیونکہ نیکسٹ ویک میری شادی ہے۔تہنیت نے اسے بتایا عالیان تہنیت کو دیکھ رہا تھا تہنیت اسے دیکھ بھی نہیں سک رہی تھی۔کانگریچولیشن۔کہتے ساتھ وہ اٹھ کر چلا گیا آنکھوں میں نمی تو تہنیت بھی دیکھ چکی تھی تہنیت اسے اداسی سے جاتا دیکھ رہی تھی ہم دونوں کا سفر یہی تک تھا خیال رکھنا اپنا۔تہنیت اسکے پاس آتی کہنے لگی اور چلی گئی

۔۔۔۔۔۔

وہ سب ناشتے کی میز پر موجود تھے آج فواد زیدی بھی گھر پر ہی تھے غازیان معیز مسز فواد

سب بیٹھے تھے۔غازی حیات کہاں ہیں۔ مسز فواد نے پوچھا۔آرہی ہو گی۔غازی نے کہا۔ لو آ بھی گئی ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ مسز فواد نے مسکراتے ہوئے کہا غازی نے مڑ کر دیکھا۔گلابی کلر کے فلیپر میں ہم رنگ قمیض پہنے جو گھٹنوں سے نیچے آرہی تھی ہم رنگ سائیڈ پر ڈوپٹہ کیے گھنگڑالے بالوں کو کھول آگے کیے ہوئے کانوں میں جھمکے پہنے ہوئے لائٹ سے میک ایپ وہ بہت بہت پیاری لگ رہی تھی وہ نیچے آئی اور غازی کیساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی غازی یہ تبدیلی دیکھ کر خوش بھی تھا اور حیران بھی۔آج لگ رہی ہوں ناتم نئی نویلی دلہن۔انہوں نے پیار سے کہا جس پر حیات مسکرادی غازی ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اتنا نہ دیکھو یہ نہ ہو تمہاری ہی نظر لگ جائے۔وہ اسے ہوش میں لاتی مسکراتے ہوئے کہنے لگی اور ساتھ چائے بنانے لگی غازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن اگلے ہی پل وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی۔معیز بھی اسے دیکھ رہا تھا ان کپڑوں میں مگر اسے وہ کچھ خاص اچھی نہیں لگی۔۔۔۔

وہ سب ناشتہ کر چکے تھے غازی ٹیرس پر بیٹھا تھا کہ اچانک ہی حیات وہاں سے گزر رہی تھی اسے دیکھ کر رکی اور ایک سائیڈ پر ہو گئی۔میں سمجھ نہیں سکا حیات کی اس تبدیلی کی

وجہ لیکن جو بھی تھی لگ بہت حسین رہی تھی۔وہ مسکراتے ہوئے کہ رہا تھا اپنی تعریف سن کر حیات کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

۔اہم حیات نے کھانسا تبھی غازی سیدھا ہوا۔ تمہیں کھانسی ہے۔غازی نے پریشانی سے پوچھا۔ نہیں ہے اور اگر ہو گی بھی تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تمہیں تو میری فکر نہیں ہے نا۔ حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہمم۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ویسے آج ناشتے کے وقت جو مجھے اتنا گھور رہے تھے وہ محبت میں تھا اوہ میں تو بھول جاتی ہوں تمہاری محبت تو میرے لیے ختم ہو گئی ہے۔حیات نے پھر خود کو یاد دلوانا چاہا۔افف حیات تم بار بار ایک بات کیوں کر رہی ہو۔غازی نے اس سے پوچھا۔یہ بتانے کیلیے کہ تمہارے دل میں ابھی بھی میں رہتی ہوں ورنہ یوں اکیلے بیٹھ کر تم اپنی مسز کی تعریف نہیں کر رہے ہوتے۔ حیات نے اسے بتایا۔حیات تمہیں ہو کیا گیا ہے تم بلکل چینج ہو گئی ہو اب غصہ نہیں ہوتی ۔غازی پریشانی سے کہنے لگی۔ تمہاری صحبت کا اثر ہے۔حیات نے آنکھ مار کر کہا۔۔۔۔۔ ۔تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔غازی نے پوچھا۔بہت جلد پتہ لگ جائے گا۔حیات کہتے ساتھ جانے لگی لیکن اس سے پہلے ہی غازی نے اسکا ہاتھ تھام کر قریب کیا۔ہاں گندے ابھی کہ رہے تھے محبت نہیں کرتے اب یہ کیا ہے۔حیات نے اسے کہا غازی کو

ایک طرف اسکے ایکسپریشن پر مسکرانے کا دل کیا لیکن وہ مسکرا نہیں سکتا تھا۔حیات تم بھول رہی ہو میں نے بدلے کے لیے شادی کی ہے بہت جلد تمہیں آزاد کر دوں گا۔غازی نے یاد دلانا چاہا۔جانتی ہوں یہ تو تم ولیمے والے دن سے کہہ رہی ہو یا تو وکیل سست ہے یا اسے پیپرز نہیں مل رہے ہیں ڈیوارس کے۔حیات نے کہا۔حیات۔غازی نے اسے گھورا۔کیا ہے یوں کیوں دیکھ رہے ہو۔حیات نے پوچھا۔تم یہ سب کس وجہ سے کر رہی ہو۔غازی نے پھر وہی سوال کیا۔میں نے کہا نہ بہت جلد پتہ لگ جائے گا مائے ڈیئر ہبی اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو ہماری زندگی شروع ہوئی ہے۔حیات نے اسے بتایا۔تم کیوں نہیں سمجھ رہی حیات میں تم سے بدلہ لینا چاہتا ہوں تم جو کچھ بھی کر رہی پلیز روک دو میں وہ نہیں ہوں جس کے تم خواب دیکھتی تھی میں اچھا انسان نہیں ہوں وہ چیخا تھا۔حیات خاموش رہی۔اب تم جیسے بھی ہو میرے شوہر ہو لیکن تمہیں کیسے پتہ کہ میں خواب دیکھتی تھی۔حیات نے پوچھا۔حیات دیکھو تم بہت آگے کا سوچ رہی ہو میں تمہیں بہت جلد ڈیوارس دے دوں گا۔غازی اب بھی غصے میں تھا۔نہیں پہلے میرے سوال کا جواب دیا جائے گا۔حیات نے کہا۔ہاں میں نے تمہیں پہلی دفعہ آفس میں نہیں دیکھا تھا میں تمہیں پچھلے دو سال سے فولو کر رہا ہوں کھڑکی پر کھڑی ہوتی تھی تو میں دیکھتا تھا میں ہی

تھاوہ شخص جو تمہیں دیکھتا تھا۔غازی غصے سے بولتا چلا گیااور حیات کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔دیکھامیں تمہیں جاننے لگ گئی مجھے لگ گیا تھا کہ تم مجھے پہلی دفعہ آفس میں نہیں دیکھا تھا۔حیات نے مسکرا کر کہا۔آہستہ آہستہ حیات عاطف علی اوہ سوری حیات غازیان زیدی تمہیں جاننے لگ جائے گی۔حیات کہتی وہاں سے چلی گئی اور وہ اپنا سر مسلنے لگا کیونکہ حیات اسکی کوئی بھی بات سننے کیلیے تیار نہیں تھااور غازی سوچ چکا تھااب اسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔

تہنیت کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب سے وہ آئی تھی رو رہی تھی اور یہی سوچ رہی تھی اب وہ عالیان جو دیکھ بھی نہیں سکے گی کیا ہو جاتا اگر وہ بتا دیتی لیکن پھر یہ تو غلط تھا نہ کہ وہ کسی اور کے نکاح میں ہو کر وہ کسی اور شخص کو دل میں کیسے رکھتی۔۔۔۔

الیان گھر آیا تھا تو اسکی ماں کھانا لگا رہی تھی۔عالیان میری جان آجاؤ میں نے تمہاری لیے آج تمہارا پسندیدہ کھانا بریانی بنائی ہے۔اسکی ماں نے کہا۔ماں میرا کھانے کا دل نہیں ہے بعد میں کھالوں۔وہ اداسی سے کہنے لگا۔کیا ہوا تمہیں ادھر بیٹھو۔اسکی ماں نے پوچھا۔کچھ بھی نہیں ہوا۔اس نے بتایا تبھی غازی ایا۔اسلام و علیکم آنٹی۔غازی نے سلام کیا۔وعلیکم

اسلام کیسی ہو بیٹا۔انہوں نے پوچھا۔میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔غازی نے ان سے پوچھا۔میں بھی ٹھیک ہوں۔انہوں نے بتایا۔تمہارا کیوں منہ بنا ہوا ہے۔غازیان نے عالیان سے پوچھا۔میں تمہارے لیے چائے بناتی ہوں تم دونوں باتیں کرو۔عالیان کی ماں کہتی چلی گئی۔کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔اس نے بتایا۔بس کر بچپن سے جانتا ہوں یہ جب سے میں نے تمہیں اپنے ڈیڈ کا ڈرائیور بنایا ہے تو ہماری دوستی بھول گیا ہے عالیان جیلانی عرف اے جی۔وہ بتانے لگا۔نہیں یار ایسی بات نہیں ہے بس تھوڑا پریشان ہوں۔اس نے بتایا۔تو پریشانی کی وجہ پوچھی ہے۔غازیان نے کہا۔عالیان غازی کے گلے لگ گیا۔عالیان تو ٹھیک تو ہے نا ہوا کیا ہے یار۔غازی اب سچ میں پریشان ہو گیا تھا۔یار کالج میں ایک لڑکی تھی اچھی لگنے لگ گئی تھی مگر وہ مجھ میں نہ انٹرسٹڈ ہے بلکہ میرڈ بھی ہے عالیان نے اسے بتایا۔کب ہے شادی۔غازی نے پوچھا۔یہ نہیں پتہ۔عالیان نے بتایا۔کیسا عاشق ہے تو اب کیا کرنا ہے۔غازی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔کیا کر سکتا ہوں بھولنے کی کوشش کروں گا۔عالیان نے اداسی سر جھٹکا۔تو سچ میں پاگل ہو گیا ہے مجھے کوئی پلین نکالنے دے۔غازی کہنے لگا۔نام گھر کا ایڈریس سب دے مجھے پھر دیکھ تیرا یار کیا کرتا ہے۔غازی نے اسے کہا۔کیا۔عالیان اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا غازیان کے چہرے پر مسکراہٹ

آئی۔۔۔۔

کہاں تھے تم۔حیات نے غازی سے پوچھا۔آگے سے ہٹو۔غازیان نے اسے کہا۔پہلے مجھے بتاؤ۔حیات نے اسے کہا۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔میں کہ رہاہوں آگے سے ہٹو۔غازی نے پھر وہی بات کی مگر حیات ڈھیٹ بن کر کھڑی رہی۔اگر نہ ہٹو تو۔اسنے دیکھتے ہوئے پوچھا۔حیاہٹ جاؤ۔غازی اب تھوڑا نرم ہوا حیا یہ حیا کون ہے۔حیات نے پوچھا۔کوئی نہیں ہے غازی نے بتایا اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اسنے پیار سے کہا تھا۔میں نے کہا مجھے بتاؤ گھر کا ایڈریس کیا کرتی ہے کب سے تمہاری گرل فرینڈ ہے سب بتاؤ اور دیکھو پھر میں کیا کرتی ہوں۔حیات جل کر بولی تھی۔کیا کرو گی۔غازی نے اسکے ہاتھ تھام کر اپنے کندھے پر رکھے تھے اور اسکے کمرے میں گرد اپنے ہاتھ ڈالے تھے۔دیکھو مجھے پہلے بتاؤ۔حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا مگر دل تو بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔کوئی نہیں ہے۔غازی نے فوراً اسے اور قریب کیا۔غغغازی کیا کر رہے ہو۔حیات کا دل تیز چل رہا تھا۔رومینس۔کہتے ساتھ غازی نے اپنا چہرہ حیات کے بالوں میں چھپا لیا حیات نے آنکھیں بند کر لی اسے اس انسان کی واقعہ سمجھ نہیں آتی تھی کبھی اتنا روڈنس سے بات کرتا تھا اور کبھی کچھ۔

حیات نے لیکن خود کو نارمل کیااور اس سے دور ہوئی مجھے اپنی قریب کر کے اس بات ہٹانا چاہ رہے ہو کہاں ہے تمہارا ابھی اس حیا کو ڈیلیٹ کرتی ہوں۔ حیات نے کہتے ساتھ فون ڈھونڈنا شروع کر دیا جب غازی نے ہاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ اپنی طرف کھینچا تھا۔ کوئی نہیں ہے حیا میں تمہیں حیا پیار سے کہ رہا تھا۔ غازی نے بتایا۔ نہیں جی اگلی دفعہ مجھے حیا نہ کہنا کیونکہ یہ کسی دوسری لڑکی کا نام ہے میرا نام حیات ہے اور اب چھوڑو مجھے۔ حیات منہ پھلاتی کہنے لگی جس پر غازی مسکرایا۔ لیکن اگلے ہی وقت اسے کچھ یاد آیا وہ اسے خود سے الگ کرتا باتھروم چلا گیا۔۔۔۔۔۔

فواد زیدی زندہ باد فواد زیدی زندہ باد۔ ہر جگہ یہ نعرے گونج رہے تھے جلسے میں بہت رش تھا ہر کوئی نعرے لگا رہا تھا اور ایول بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ بس الیکشن قریب آنے دو فواد زیدی یہ جو سارے زندہ باد کے نعرے لگا رہا ہیں بہت جلد مردہ بعد کے لگا رہے ہوں گے۔ وہ غصے سے کہنے لگا۔۔۔۔

غازی اسٹڈی میں بیٹھا تھا تبھی حیات آئی۔ غازی میں باہر جا رہی ہوں بارش ہو رہی ہے باہر

بہت مزا آرہا ہے۔حیات نے اسے کہا۔گھر سے باہر نہیں جاؤں گی۔اس نے بتایا۔کیوں۔ حیات نے پوچھا۔سوال نہ کیا کروں حیات کہ دیا نہ کے نہیں جانا تو بس نہیں جانا۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔حیات اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی گئی بارش انجوائے کرنے لگی۔۔۔

تبھی فضیلہ اسکی ماں اور ایک چھوٹی سی بچی اندر آئی۔اسلام و علیکم۔حیات نے سلام کیا۔ وعلیکم السلام آپ کون۔ناصرہ نے کہا۔میں غازیان زیدی کی بیوی حیات۔اس نے بتایا۔ اوہ ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے وہ کہتے ساتھ اندر چلی گئی تھی اور بچی رک گئی تھی۔مجھے بارش میں بھیگنا بہت پسند ہے۔اس بچی نے حیات کو کہا۔آجاؤ پھر دونوں اکٹھے بھیگتے حیات جو چھت کے نیچے کھڑی تھی اسے کہنے لگی وہ بچی کی طرح بارش میں بھیگ رہی تھی تبھی غازی ٹیرس پر آیا نظر نیچے گئی جو بچی بارش میں بھیگ رہی تھی۔غازی کو اب وہ پہلے والی حیات نہیں لگتی تھی جو غصہ کرتی رہتی تھی اب تو بہت سویٹ بن گئی۔ وہ اس بچی کیساتھ کھیل رہی تھی اور بارش کو انجوائے کر رہی تھی تبھی نظر غازی پر گئی جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا حیات بھی بدلے میں مسکرائی اور بچی کساتھ کھیلنے لگ گئی۔۔۔۔

ڈیڈ آپ کیوں نہیں سمجھ رہے میں تہنیت سے شادی نہیں کر سکتا میں شادی کر چکا ہوں۔ محراب نے بتایا اور یہ سن کر نبیل صاحب پریشان ہوئے۔ تم کیسے نکاح کر سکتے ہو تم پاگل ہو تم جانتے تھے تمہارا نکاح ہوا ہوا ہے پھر بھی۔ انہوں نے کہا۔ ہاں مجھے اس بہن جی میں کوئی انٹرسٹڈ نہیں میں اپنی بیوی کیساتھ بہت خوش ہوں مجھے۔ محراب نے بتایا مجھے نہیں پتہ کل تمہاری مہندی ہے اور تم اس سے شادی کروں گے اس بچی کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا۔ افف میں نے کہ دیا نہ نہیں تو نہیں۔ محراب نے کہا۔ میں بھی کہ رہا ہوں تم شادی کرو گے اگر شادی نہ کی تو اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔ انہوں نے غصے سے دیکھا محراب خاموش ہو گیا۔۔۔۔

یہ بتا بھابی کیسی ہے ہنی مون کب جا رہے۔ عالیان نے پوچھا۔ نہیں یار میں اسکے قابل نہیں ہوں وہ بہت اچھی ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور میں بہت برا ہوں نہ ہی بدلہ لے سک رہا ہوں اور نہ اسے ڈیوارس دے سک رہا ہوں لیکن اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا اپنے ساتھ رکھ کر زندگی خراب نہیں کر سکتا اسکی میں قابل ہی نہیں اس کے۔ غازیان نے بتایا۔ افف غازی فضول بول رہا ہے تو بہت چاہتا ہے مجھے پتہ تجھ سا کوئی نہیں چاہ سکتا

اسے۔عالیان نے بتایا. نہیں یار قابل نہیں ہوں وہ مجھ سے بہت بہتر انساڈز و کرتی نہ بدلہ نہ اپنے ساتھ رکھوں گا چھوڑ دوں گا۔غازی نے افسردگی سے بتایا۔عالیان کچھ نہیں بولا غازی اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

تہنیت دیکھوں تمہارے لیے لائی ہوں۔رخشندہ بتانے لگی۔ پیارا ہے۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتی چلی گئی تہنیت دروازے لاک کر کے بیڈ پر لیٹنے لگی کہ تبھی اسے کھڑکی سے آواز آئی تہنیت پریشانی سے کھڑکی کی طرف گئی تو عالیان اندر آیا۔ ہائے۔اس نے ہاتھ ہلایا۔تم تم یہاں کیا کر رہے ہو پلیز زز جاؤ۔تہنیت نے اسے کہا۔اتنے دنوں بعد جی بھر کر دیکھنے تو دو۔عالیان نے پیار سے کہا۔تم پاگل ہو چکے ہو عالیان جاؤں یہاں سے۔تہنیت نے سے کہتے ساتھ جانے کا کہا۔کیا کر رہی تھی۔وہ اسکی سنی ان سنی کرتا اندر آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔عالیان کوئی آ جایئے گا۔اس نے بتایا۔آ جایئے میں کسی سے ڈرتا ہوں کیا۔عالیان لاپرواہی سے کہنے لگا۔جاؤں ویسے بھی کل میری مہندی کے صبح جلدی اٹھنا ہے۔تہنیت نے اسے بتایا۔اچھا گڈ وہ تم اٹھ جانا ابھی میں یوں مجھ سے باتیں کروں۔عالیان نے بتایا۔ تبھی تہنیت کا فون بجا محراب کا نام دیکھ کر تہنیت پریشان ہوئی۔ اس نے گھبراتے ہوئے فون اٹھایا اور عالیان کو چپ رہنے کا کہا۔جی وعلیکم السلام۔تہنیت

نے جواب دیا۔ میں ٹھیک ہوں۔ تہنیت نے بتایا دوسری طرف سے کیا بات ہو رہی تھی عالیان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ تہنیت یار جوس دوں نا۔ اس نے اونچی آواز میں کہا۔ کون ہے یہ۔ اس دفعہ محراب کی آواز سنائی دی۔ میرے فرینڈز آئے ہوئے ہیں۔ تہنیت نے۔ بتایا۔ اوکے میں بعد میں کرتا ہوں۔ کہتے ساتھ اس نے فون رکھ دیا۔ تم پاگل ہو اگر اسے شک ہو جاتا تو۔ تہنیت پریشانی سے کہنے لگا۔ تو کیا ہوتا پھر تو اتنے سال نکاح میں رہنے کے بعد بھی اگر وہ تم پر یقین نہیں کرتا تو وہ پھر محبت کی نہیں کرتا تم سے۔ عالیان نے اسے کہا۔ تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کون محبت کرتا ہے اور کون نہیں۔ تہنیت غصے سے کہنے لگی۔ تمہیں میری محبت نہیں دیکھتی باقی سب کی دیکھتی ہے۔ عالیان نے تہنیت کو اپنی طرف کھینچا تھا تہنیت کنفیوز ہوئی تھی ن عالیان چھوڑو۔ تہنیت نے اسے کہا۔ سوری۔ عالیان نے اسے الگ کیا۔ تم جاؤ یہاں سے پلیز کوئی بھی دیکھ سکتا ہے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہنے لگی وہ مسکرانے لگا اور چلا گیا اس نے شکر کا سانس لیا اور کھڑکی بند کر دی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بیٹھی ہو میں آپ کے لیے فرائز بنا کر آتی ہوں حیات نے اس بچی کو کہا جس

پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ کوئی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی نام جا رہی ہیں اور تم یہ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہوں تم بہت اچھی بہو ہو۔ فضیلہ جل کر بولی تھی تبھی غازی اندر آیا۔ ارے نہیں بھابی میں نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا میں تو مل بھی پہلی دفعہ ہوں۔ حیات نے بتایا۔ بس زیادہ معصوم نہ بنو سب جانتی ہوں تمہارے بارے میں۔ وہ غصے سے کہنے لگی۔ چلیں یہ تو سب کے سامنے کرتی ہے جو بھی کرتی ہے آپ کی طرح پیٹھ پیچھے سازشیں نہیں کرتی۔ غازیان غصے سے کہنے لگا۔ غازیان کے آگے تو وہ ویسے بھی نہیں بول سکتی تھی اسلیے خاموش ہو گئی اور غازیان حیات کا ہاتھ تھامتا چلا گیا۔۔۔۔۔

تمہیں ان کی یا ان کے خاندان کی خدمت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ٹھیک ہے تم صرف اپنے کام کیا کرو۔ غازی نے بتایا لیکن میں تو اسلیے کر رہی تھی وہ تمہاری خالہ کی فیملی ہے۔ حیات نے بتایا۔ میں نے کہا نہ نہیں کرنا تم نے کسی کے لیے بھی کچھ۔ غازی نے بتایا۔ ٹھیک ہے۔ حیات نے کہا ن اور یہ کیا سارا کمرا خراب کیا ہوا ہے ٹھیک کرو کمرے کو جو کام کرنا ہوتا عہ کرتی نہیں ہو اور جو نہیں کرتا وہ کرنے لگ جاتی ہو غصے سے کہنے لگا حیات اسکا غصہ پیتے ہوئے فوراً کمرا ٹھیک کرنے لگیں غازی کو یقین نہیں آیا حیات اس سے کڑی نہیں بلکہ اسکی بات فوراً مان لی۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ اس نے پریشانی سے پوچھا۔

ہاں میری ٹھیک ہے لیکن کیوں پوچھ رہے ہو۔حیات نے پوچھا۔ نہیں کچھ نہیں غازی پریشانی سے باتھروم چلا گیا۔جب دیکھو بے فضول غصہ کرنا آتا ہے خیر حیات ایک دن یہ غصہ کرتا کرتا تھک جائے گا اور پھر ٹھیک ہو جائے گا۔حیات کہتے ساتھ بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

غازی صبح اٹھا تو حیات گہری نیند سو رہی تھی اور منہ بھی غازی کی طرف تھا۔ کتنی پیاری ہو اللہ نے بہت محنت سے بنایا ہے تمہیں اس قدر حسین کوئی کیسا ہو سکتا ہے حیات تم۔بہت پیاری ہو اور میرے دل میں جو تمہارے لیے محبت ہے وہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی لیکن میں تمہیں اپنے قابل نہیں سمجھتا میری وجہ سے تم اپنی پہچان کھو رہی ہو حیات تم جو تھی تم وہ نہیں رہی تم حیات عاطف علی اب نہیں رہی۔وہ پریشانی سے کہنے لگا۔اس لیے اب مجھے تم سے غصہ کر کے تمہیں خود سے دور کرنا ہو گا۔غازی نے بتایا۔اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔حیات آنکھیں کھول کر بولی تھی۔تم جاگ رہی تھی۔ع غازی نے کہا۔ بلکل اور سب سن لیا میں نے۔حیات نے کہتے ساتھ غازی کے کندھے پر سر رکھا غازی پریشانی سے حیات کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

خیریت تو ہے۔غازی نے اسے پریشانی سے دیکھا۔ہاں وہ کل ڈرامے میں دیکھا تھا لڑکی اٹھ کر اپنے شوہر کے کندھے پر سر رکھا تھا تو میں نے سوچا میں بھی رکھ دوں۔حیات نے بتایا۔ تم پاگل ہو حیات تمہیں پتہ ہے۔غازی نے کہا۔تم سے کم۔حیات اسے جواب دے کر دوبارہ اسکے کندھے پر سر رکھ دیا۔اب ہٹو مجھے کام سے جانا ہے۔غازی نے کہا۔کون سے کام سے۔حیات نے فوراً پوچھا۔ہے کوئی کام ہٹوں۔غازی نے بتایا حیات منہ بناتی ہٹ گئی وہ اپنی جیکٹ ٹھیک کرتا نکل گیا حیات باتھ لینے کیلیے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

اب کیا سوچا ہے کیا کرنا ہے۔غازی نے جہا۔مجھے کیا پتہ تو نے کہا تھا کچھ کریں گے۔عالیان نے بتایا۔یار کیڈنیپ نہیں کر سکتے لڑکی کو کیونکہ اسکا نکاح ہو چکا ہے۔غازی نے بتایا۔ افففف وہی تو بات ہے ورنہ میں اسے پہلے کیڈنیپ کر لیتا۔ عالیان نے بتایا۔سوچوں کوئی تو راستہ ہو گا۔غازی نے کہا۔ایک آئیڈیا شادی پر جاتے ہیں شوہر کو غائب کر دیتے ہیں۔ غازی نے بتایا۔اوبدھو پھر بھی تلاخ نہیں ہو گی۔عالیان نے اسکی عقل پر ماتم کیا۔بھائی پھر کیا کریں۔غازی نے پریشانی سے کہا۔انتظار میری محبت سچی ہے میں جانتا ہوں اگر اسے میرا ہونا ہو گا تو وہ ہو جائے گی ہمیں کوئی گیم کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔عالیان نے بتایا۔ تو کتنا ریلیکس بیٹھا ہے اگر حیات کی شادی کسی اور سے ہو رہی ہوتی تو میں اس بندے کو

مار دیتا۔غازی نے بتایا۔ابھی تو ساتھ نہیں رہ سکتا۔عالیان نے بولا۔۔ہاں وہ تو ویسے بتا رہا تھا۔غازی نے بات ختم کرنا چاہی۔اچھا یار چھوڑ انشاءاللہ وہ میرے لیے ہی بنی ہو گی آج نہیں تو کل وہ ضرور مجھے ملے گی۔عالیان نے بتایا۔اتنا یقین کیسے ہے۔غازی نے پوچھا۔ اپنی محبت اور اسکی محبت پر یقین ہے کل چلیں گے دونوں بھائی شادی پر۔عالیان نے بتایا۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔غازی اسے جاتا دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

حیات کمرے سے باہر نکل رہی تھی تبھی معیز کے کمرے سے شور کی آواز آئی حیات اس طرف رخ کر گئی۔کون لایا ہے تمہیں یہاں۔معیز غصے سے پوچھنے لگا۔مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری خالہ زبردستی لائی ہے انہیں میں گھر بیٹھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔فضیلہ نے بدتمیزی سے جواب دیا۔بھابی کیا ہوا ہے۔حیات نے پوچھا۔یہ ہم دونوں کا پرسنل میٹر ہے تم بیچ میں مت آؤ۔فضیلہ غصہ ہوئی۔تو آپ لوگ کہاں پرسنل لگ رہے ہیں پورے گھر میں آپ دونوں کی آوازیں گونج رہی ہیں۔حیات نے بتانا چاہا۔تم سے مطلب نکلوں یہاں سے۔وہ غصے سے کہنے لگی معیز سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا حیات تم یہاں۔۔فواد نے کہا۔جی وہ یہ لڑ رہے تھے تو میں یہاں آئی۔اس نے بتایا۔تم چلوں نیچے۔فواد اسکا ہاتھ

پکڑے نیچے آنے لگے اور کندھے پر ہاتھ رکھ دیا حیات کو عجیب محسوس ہونے لگا تبھی غازیان اندر داخل ہوا حیات کو فواد کے اتنے قریب دیکھ کر اسے غصہ آیا۔ مجھے چھوڑے حیات اس سے اپنا آپ چھڑوانے لگی تبھی غازی آیا اور فواد زیدی کو ہٹایا اور اسکا کندھے پر ہاتھ رکھ کر قریب کیا۔ آپ کو مسئلہ کیا ہے۔ غازی غصے سے کہنے لگا۔ میں نے کیا کیا ہے۔ فواد پریشان ہوا۔ ڈیڈ آپ زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر قریب کر رہے تھے۔ غازی نے بتایا۔ حیات خاموش کھڑی تھی۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ وہ کہتے ساتھ چلے گئے حیات پریشان کھڑی تھی۔ تم ٹھیک ہو۔ غازی نے پریشانی سے پوچھا۔ حیات اسکے سینے سے لگ کر رونے لگی۔ حیات رومت کچھ نہیں ہوا۔ غازی اسے چپ کروانے لگا حیات اس کے سینے سے لگی تھی وہ چپ کروا رہا تھا پھر وہ حیات کو کمرے میں لے گیا۔۔۔۔

تہنیت مہندی کے لیے تیار تھی شرارا پہنے شارٹ شرٹ پہنے سر پر ڈوپٹہ کیے لائٹ سے میک ایپ میں چہرہ بجھا بجھا سا کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ خوش ہے اس رشتے سے تہنیت شیشے کے سامنے بیٹھی اپنا عکس دیکھ رہی تھی اسے عالیان کیساتھ گزارا ہر ایک وقت یاد آ رہا تھا اسکا ناراض ہو جانا اور عالیان اسکے پیچھے پیچھے ہوتا تھا وہ جب خوش ہوتی تو وہ

کتنا خوش ہوتا تھا کتنا چاہتا تھا وہ اسے کتنا پیار کرتا تھا مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ اداسی سے سر جھٹک دیا۔۔۔۔

حیات میں Emporium مال جارہا ہوں کسی کیساتھ میٹنگ ہے۔اس نے بتایا۔ حیات نے اثبات میں سر ہلایا وہ چلا گیا حیات نیچے آگئی۔ آنٹی فضیلہ بھابی آپکی فیملی سے ہے۔ حیات نے بتایا۔ جی جی میری فیملی میری بہن کی بیٹی ہے ناصرہ کی بیٹی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ اوہہ۔ حیات نے کہا۔ جی کیوں کیا ہوا۔ مسز فواد نے پوچھا۔ نہیں۔ کچھ نہیں ویسے ہی وہ کل آپکی بہن آئی تھی۔ حیات نے پوچھا۔ جی۔ مسز فواد نے کہا۔ آنٹی آپکا بیٹا یہ رشتہ نبھانا کے موڈ میں ہی نہیں ہے۔ فضیلہ نے غصے سے آکر کہا۔ فضیلہ تم اس سے بحث نہ کرو میری جان پلیز زززززز تمہارا نام رونے لگ جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ وہ خاموش ہو گئی اور آکر بیٹھ گئی مسز فواد نے ٹی وی چلایا۔ جی ہاں ناظرین یہ Emporium مال ہے یہاں اچانک دھماکہ ہوا ہے کیسے ہوا کچھ نہیں ۔ معلوم ہوا وہاں موجود سب لوگوں کی جان خطرے میں ہے چار لوگ مر چکے ہیں کچھ زخمی ہے کچھ لوگ۔ حیات مسز فواد دونوں پریشان ہوئی حیات فون اٹھا کر غازی کو کرنے لگی مگر فون بند

جارہا تھا حیات پریشان ہوئی بہت زیادہ پریشان ہوئی آنسوؤں تھے جو بس۔نکلنے ہی والے تھے مسز فواد بھی رونے لگ گئی آدھا گھنٹا ہو چکا تھا غازی کا فون بند جارہا تھا فواد کو فون کیا تو انہوں نے یہ کہ کر فون رکھ دیا میں مصروف ہوں معیز دوستوں کیساتھ تھا ڈرائیور آج آیا نہیں تھا حیات کمرے میں گئی چادر اوڑھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر جانے لگی۔ نہیں حیات مجھے غازی نے منع کیا ہے تم نہیں جاؤں گی اکیلے باہر۔ مسز فواد نے اسے روکا اب تو فضیلہ بھی تھوڑا تھوڑا پریشان ہو گئی حیات اندر آ گئی۔۔۔۔

تہنیت کی مہندی ہو چکی تھی مگر محراب بہت اکھڑا اکھڑا بیٹھا تھا عالیان آیا ہوا تھا تبھی اسے چالاکی سو جی۔ بھائی صاحب۔ عالیان نے محراب جو کہا وہ پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگ گیا۔جی۔ محراب نے پوچھا۔ذرا سائیڈ ہوں مجھے اپنی دوست کیساتھ تصویر لینی ہے۔ اس نے بتایا محراب اسے دیکھنے لگ گیا۔ کیا ہوا ہونا۔ وہ پھر بولا تہنیت بھی اسے گھور کر دیکھ رہی تھی وہ سائیڈ پر ہوا عالیان ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا۔اور تہنیت کیساتھ تصویر لینے لگا۔آپ دونوں سکون سے تصویریں بنالیں میں بعد میں آجاؤں گا۔ محراب کہتا چلا جانے لگا۔اوکے۔عالیان مسکراتے ہوئے کہ کر تہنیت کیساتھ تصویریں لینے لگا جو اسے گھور کر

دیکھ رہی تھی تبھی اس نے نیٹ آن کیا تو سامنے سامنے نیوز تھی وہ اٹھ کر چلا گیا۔جی ہاں ناظرین Emporium mall میں دس لوگ مر چکے ہیں پچاس زخمی ہے ابھی بہت سے لوگ اندر ہیں۔وہ خبر سن کر پریشان ہوا۔اور غازی کو فون کرنے لگا۔ مگر نمبر آف جا رہا تھا۔۔۔۔

عالیان پریشانی سے مہندی سے اٹھ کر چلا گیا تہنیت اسے پریشان دیکھ کر پریشان ہوئی تھی مگر وہ ابھی کچھ کر نہیں سکتی تھی وہ گاڑی تیز رفتار سے چلاتا زیدی ہاؤس پہنچ چکا تھا زیدی ہاؤس کے اندر آیا۔غازیان کہاں ہیں۔وہ مسز فواد کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔آپ کون حیات نے پوچھا۔بیٹا یہ غازیان کا بچپن کا دوست ہے۔انہوں نے بتایا۔عالیان وہ نہیں آیا بیٹا نہ فون لگ رہا ہے اور نہ ہی پتہ ہے ہمیں۔ مسز فواد نے بتایا۔حیات رو رہی تھی مسز فواد بھی رو رہی تھی عالیان بھی پریشان ہو گیا وہ باہر جانے لگا۔۔۔۔

تبھی غازیان اندر داخل ہوا۔غازیان۔عالیان نے اسکا نام پکارا حیات نے فوراً دیکھا اور بھاگتے ہوئے اسکے گلے سے لگ گئی۔غازی تم ٹھیک تو ہوں نا غازی تمہیں کچھ ہوا تو

نہیں۔حیات روتے ہوئے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہ رہی تھی۔حیات میں ٹھیک ہوں بلکل ٹھیک۔غازی نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا۔غازیان بیٹا ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے تمہیں اندازہ ہے۔مسز فواد پریشانی سے کہنے لگی۔میں اب لوگوں کے سامنے ہوں میں مال میں گیا نہیں میٹنگ کینسل ہو گئی تھی۔غازی نے بتایا۔آپ ریسٹ کریں عالیان تم بھی گھر جاؤ آنٹی انتظار کر رہی ہو گی۔غازی نے اسے بتایا۔شکر ہے اگیا ورنہ توسب نے رو رو کر پاگل کر دینا تھا۔فضیلہ کہتی چلی گئی مسز فواد غازی کے کہنے پر کمرے میں چلی گئی عالیان بھی چلا گیا حیات ابھی تک اسکے ساتھ لگی کھڑی تھی وہ اسی طرح کمر اکا رخ کر گیا کیونکہ اسے پتہ لگ گیا تھا کہ وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی ہے غازی کمرے میں آیا اسے خود سے الگ کیا اور جیکٹ اتار کر رکھی۔۔۔۔۔۔۔

آجاؤں اب سو جائے۔غازی نے پیار سے کہا۔میں بہت ڈر گئی تھی غازی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا۔حیات پریشانی سے کہنے لگی غازی نے اسے بیڈ پر لٹایا حیات اسکے سینے میں سر رکھ کر بتانے لگی مجھے کچھ نہیں ہوا ریلیکس پریشان نہ ہو ریلیکس۔غازی اسے کسی بچے کی طرح سمجھا رہا تھا حیات اسکے سینے سے لگی لیٹی کب آنکھ لگی کچھ معلوم نہیں غازی اسے دیکھنے

لگا۔تم میری زندگی میں دیا گیا خدا کا سب سے بہترین تحفہ ہو حیات۔غازی نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھے اور مسکراتے ہوئے نا جانے کتنی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

حیات کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو غازی کے سینے میں پایا وہ اٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ تھوڑی پر رکھتی غازی کو دیکھنے لگی۔تم میرے لیے دن بدن خاص ہوتے جا رہے ہو غازی۔حیات اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔مجھے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا اچانک تمہاری باتوں کو سمجھنے لگ جانا تمہیں سمجھنے لگ جانا جیسے جیسے سمجھتی جا رہی ہوں ویسے ویسے میرے لیے خاص ہوتے جا رہے ہو۔حیات نے بتایا۔اور اسے دیکھنے لگی تبھی وہ تھوڑا سا کسمسایا حیات نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور آٹھ کر جانے لگی۔کہ تبھی حیات واپس اس پر آ کر گری غازی کے گلے کی چین سے حیات کی شرٹ کے گلے اٹکا ہوا تھا حیات دیکھ کر مسکرائی اور اس چین کو الگ کرنے لگی وہ چین کو الگ کرنے میں مگن تھی کہ غازیان کی آنکھ کھلی۔کیا ہوا۔وہ پریشان ہوا حیات تھوڑا سا گھبرائی۔چین اڑ گئی ہے۔حیات نے بتایا۔غازیان بھی مدد کروانے لگا اور کچھ دیر بعد چین نکل گیا۔شکر ہے۔حیات نے اسے کہا اور آٹھ کر جانے لگی تبھی غازی نے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔میرے قریب سے جانے کی کیا اتنی جلدی تھی

جو تم نے شکر ادا کیا۔ وہ خفگی سے کہنے لگا۔ اوہو نہیں میری کمر میں درد ہو رہا تھا اسلیے۔ حیات نے بتایا۔ اگلی دفعہ میں نہ سنوں میرے سے دور جاتے ہوئے تم شکر ادا کرو۔ غازی سنجیدہ تھا۔ اوکے ٹھیک ہے اب چھوڑو گے مجھے۔ حیات نے کہا تو اسنے اسے چھوڑا۔ توبہ ہے اس انسان کی تو کبھی کبھی واقع میں سمجھ نہیں آتی۔ حیات نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

پتہ لگا کس نے ساجد کو مارا تھا۔ فواد زیدی نے عالیان سے پوچھا۔ جو اپنا حلیہ بدل کر کھڑا تھا کہیں سے وہ عالیان نہیں لگ رہا تھا۔ نو سر۔ عالیان نے بتایا۔ جلدی پتہ لگواؤ اس انسان کے بارے میں اور دوسری پارٹیز کو دیکھو وہ کب جسلے کر رہی ہے۔ فواد زیدی کہتے ساتھ آفس میں آ گئی۔ اوکے سر۔ عالیان کہتا چلا گیا۔۔۔۔

تہنیت تیار ہو چکی تھی لال کلر کے لہنگے میں بالوں کو جوڑے میں قید کیے لائٹ سے میک ایپ ہونٹوں پر ڈیپ ریڈ لپسٹک لگائے جیولری پہنے وہ سچ میں بہت حسین لگ رہی تھی مگر چہرے پر کہیں خوشی واقع نہ تھی تبھی ڈھول بجنے کی۔ آواز آئی برات آ چکی تھی رخشندہ اسکی نظر آ رہی تھی اور انکی آنکھوں میں آنسو بھی تھے وہ لوگ اندر آ چکے تھے

پھولوں سے انکا استقبال کیا گیا محراب اسٹیج پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھوڑا پریشان لگ رہا تھا عالیان اور غازیان بھی آ چکے تھے۔ غازیان یارا گر سچ میں شادی ہو گئی۔ عالیان نے پوچھا۔ تجھے تیری محبت پر یقین ہے نا تو بس انتظار کر۔ غازیان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی تہنیت کو نیچے لایا گیا عالیان اسے بس دیکھے جا رہا تھا لگ ہی اتنی حسین رہی تھی تہنیت کی نظر بھی عالیان پر گئی کچھ دیر کیلیے اسکے قدم رکے مگر اگلے ہی لمحے وہ آگے کو بڑھا گئی۔۔ کچھ دیر وہ لوگ بیٹھے رہے۔ رخصتی کا وقت ہو رہا ہے۔ نبیل صاحب نے بتایا۔ تو تہنیت کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ رکیں ڈیڈ۔ محراب نے روکا۔ کیا ہوا۔ نبیل صاحب پریشان ہوئے۔ میں تہنیت کو تلاخ دیتا ہوں میں اسکے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ محراب نے کہتے ساتھ آنکھیں بند کی۔ (اگر تم نے سب کے سامنے اسے تلاخ نہ دی تو تمہاری بیوی میرے ہاتھوں مرے گی یاد رکھنا۔ غازیان زیدی کی بات اسے یاد آئی) کیا کہ رہے ہو تم۔ نبیل صاحب پریشان ہوئے۔ ٹھیک کہ رہا ہوں میری بیوی کی جان خطرے میں ہے اسے بچانے کیلیے مجھے تمہیں تلاخ دینی ہی ہو گی میں تمہیں تلاخ دیتا ہوں تلاخ دیتا ہوں تلاخ دیتا ہوں۔ محراب کہتا چلا گیا لوگ باتیں کرنے لگ گئے نبیل صاحب غصے سے محراب کے پاس گئے عالیان پریشانی سے سب دیکھ رہا تھا اور غازی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

ارے رخشندہ یہ تو بچپن کی شادی تھی ضرور تمہاری بیٹی نے کچھ کیا ہو گا ورنہ کوئی ایسے بارات والے دن تو تلاخ نہیں دیتا۔ایک عورت نے کہا یہ باتیں سن کر رخشندہ کو شرمندگی نے آگھیرا۔کچھ بھی کہنے سے پہلے سوچ تو لیا کرے شاید دھیان سے آپ نے بات سنی نہیں آنٹی جی وہ کہ رہا تھا میری بیوی کی جان خطرے میں ہے۔عالیان غصے سے بولا۔پھر کون کرے گا تلاخ یافتہ لڑکی سے شادی سچ تو یہی سمجھے گے نا کوئی بھی نہیں کرے گا اس سے شادی۔اس عورت نے کہا۔میں کروں گا اس سے شادی کیونکہ میں جانتا ہوں وہ ایک بہت اچھی اور نیک لڑکی ہے۔عالیان غصے سے بولا تھا۔غازیان نے مولوی کو بلوایا ہوا تھا تہنیت پریشان تھی آنکھوں میں آنسو تھے یہ لوگوں کی باتوں سے اور اپنی ماں کی طبیعت سے عالیان کی بات سن کر وہ ٹھٹک سی گئی مولوی صاحب ائے۔نکاح شروع کریں۔غازیان نے کہا۔نکاح ہو چکا تھا بہت مشکل سے تہنیت نے ہامی بڑھی تھی رخشندہ محترمہ کے کہنے پر۔آنٹی یہ میری امانت ہے بہت جلد لینے آؤں گا میں اسے۔خیال رکھیے گا اپنا۔وہ کہتے ساتھ چلا گیا غازی بھی پیچھے گیا۔۔۔۔۔

یہ سب تو نے کیا ہے نا۔عالیان نے پوچھا۔غازیان مسکرایا۔تو ایک نمبر کا کمینہ ہے اسکی ساری انفارمیشن نکال لی اور پھر اسکی بیوی کو کیڈنیپ کر کے اسے دھمکایا۔عالیان اسکی

پلاننگ بتانے لگا۔ بلکل۔غازی نے محظوظ ہو کر کہا۔ شکریہ یار میں بہت خوش ہوں اور صرف تیری وجہ سے۔عالیان نے اسے گلے لگایا کوئی نہیں۔غازی نے ں ولا۔۔۔

حیات کب سے اسکاٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ویٹ کر رہی تھی اور وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ وہاں لیٹ گئی اور بار بار دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ کہ اچانک حیات کی آنکھ لگ گئی کچھ دیر بعد غازی گھر آیا اور حیات کو صوفے پر سوتا پایا۔یقیناً میرا انتظار کر رہی ہو گی۔غازی پریشانی سے کہتے ساتھ اسکی طرف بڑھا۔اٹھو حیات۔غازی نے اسے اٹھایا۔ حیات اٹھو۔غازی نے پھر اسے ہلایا مگر وہ نہیں اٹھی۔حیات۔غازی نے پھر اسکا نام پکارا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی غازی اس سے پہلے کوئی آئے اسے گود میں اٹھا اور لے جا۔ غازی نے کہتے ساتھ حیات کو باہوں میں بھرا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔چیک کرو مسز کو کتنے سکون سے سو رہی ہے۔وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔اوئے یار کتنی موٹی ہے یہ کمر میں درد ہونے لگا ہے۔غازی سیڑھیاں چڑھ چکا تھا۔ صحیح ہو رہا ہے تمہارے ساتھ تم جو لیٹ آئے ہو تمہارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے غازی تمہیں لگ رہا ہے میں سو رہی ہوں مگر میں تو تمہیں سزا دے رہی ہو۔حیات دل میں کہتے ساتھ ایک دفعہ آنکھ کھول کر غازی

کو دیکھا اور دوبارہ آنکھ بند کر لی غازی کمرے میں آیا اور حیات کو بیڈ پر لٹایا اور خود جیکٹ اتار کر باتھروم چلا گیا اسکے جانے کے بعد حیات نے آنکھیں کھولی اور اونچا اونچا ہنسنے لگی۔ واہ کیا کمال کیا حیات تم نے۔ حیات خود کو داد دے کر دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی غازی باہر آیا نظر اس پر گئی چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

اتنی موٹی ہے کمر میں درد ہو گیا ہے افف۔ غازیان نے کمر پر ہاتھ رکھا۔ حیات کو غصہ آیا۔ کیا موٹی موٹی لگا یا ہوا ہے اتنی بھی نہیں موٹی۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ غازی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔ مطلب تم جاگ رہی تھی ایکٹنگ کر رہی تھی سونے کی۔ غازی نے کہا۔ ننننہیں تو میں تو سو ہی رہی تھی۔ حیات ہچکچاتے ہوئے بتانے لگی۔ جھوٹ مت بولو۔ غازی کہتے ساتھ بیڈ پر بیٹھا حیات چہرہ موڑ گئی غازی نے اسے قریب کیا۔ اب تو سزا ملے گی۔ غازی نے کہا۔ کیسی سزا۔ حیات نے پوچھا۔ بس تم جاگ کر سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اسکی سزا۔ غازی کہ کر حیات کے چہرے کے قریب ہوا۔ غازی کیا کر رہے ہو۔ حیات کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔ سزا دے رہا ہوں۔ کہتے ساتھ غازی نے اپنا چہرہ بلکل حیات کے چہرے کی قریب کر لیا تھا اسکی گرم سانسیں حیات کو خود پر محسوس ہو رہی تھی حیات کی

ہارٹ بیٹ بہت تیز چل رہی تھی۔غازی پلیز زز ہٹو۔حیات بے بسی سے کہنے لگی غازی اسکی حالت دیکھ کر پیچھے ہو گیا حیات ویسے ہی بیٹھی رہی۔غازی ہٹوں نا۔حیات نے پھر کہا۔میں تو کب کا ہٹ گیا مگر تمہارا دل نہیں چاہتا میں پیچھے ہوں غازی نے بتایا۔نہیں ایسی بات نہیں ہے۔حیات کہتے ساتھ نظریں چرا گئی۔مجھے تو لگا تھا تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہوں میرے لیے چینج ہو رہی ہو مطلب میں غلط تھا۔غازی نے کہا حیات بلکل شل سی رہ گئی۔مجھے نیند آ رہی۔حیات جواب دیے بغیر کہتی سو گئی۔۔۔۔

محراب گھر آیا تو اسکی بیوی بیٹھی۔شکر ہے صوفیہ تم ٹھیک ہو میں واقع میں بہت ڈر گیا تھا اگر تمہیں کچھ ہو جاتا شکر ہے تم ٹھیک ہو۔محراب پیار سے کہنے لگا۔محراب ہم لوگ آسٹریلیا کب جائیں گے۔اس نے پوچھا۔ہم کل ہی نکلیں گے آسٹریلیا کیلیے تم فکر نہ کرو۔اس نے محبت سے کہا صوفیہ مسکرائی

ان ناؤں نمبر دیکھ کر تہنیت پریشان ہوئی لیکن دو تین دفعہ کال آنے پر اسنے فون اٹھایا۔جی کون۔تہنیت نے پوچھا۔تہنیت میں عالیان کا دوست غازیان بات کر رہا ہوں۔غازی

نے بتایا۔جی کیا کام ہے۔تہنیت سخت لہجے میں پوچھنے لگی۔مجھے آپ سے ملنا ہے اگر آپ فری ہیں تو ضروری بات کرنی ہے تہنیت یہ آپکی زندگی کے لیے ہے۔غازی کی کہی باتیں حیات سن چکی تھی اور لڑکی کا نام سن کر حیات کا میٹر گھوما تھا۔ٹھیک ہے۔غازی نے کہتے ساتھ فون رکھا۔غازی میں نیچے جا رہی ہوں آنٹی کے پاس۔حیات کہتی نیچے چلی گئی۔۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری۔فضیلہ نے حیات کو باہر جاتا دیکھ کر پوچھا۔میری مرضی میں جہاں مرضی جاؤ آپ کو کیوں بتاو۔حیات نے پوچھا۔نہیں اکیلے جانا سمجھ نہیں ایا۔فصیلہ منہ بنا کر بولی۔فکر نہ کرے نہیں بھاگ رہی میں اور غازی کو حیات کبھی نہیں چھوڑے گی جو سوچ رہی ہے ناوہ سوچ نکال دے۔حیات کہتے ساتھ باہر نکل گئی فضیلہ منہ بنا گئی۔

کہیں میں نے آئی لو یو ٹو نہیں کہا تو غازی کسی اور لڑکے کے چکر میں تو نہیں پڑ گیا۔حیات دل میں سوچ رہی تھی تبھی غازی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور حیات پیچھے والی سیٹ کے نیچے چھپی ہوئی تھی۔افف غازی مجھے کیا کیا نہیں کرنا پڑ رہا پہلے مجھے اس تہنیت کو تو

دیکھنے دو پھر کروں گی بات تم سے۔حیات دل میں کہنے لگی غازی نے گاڑی چلادی کچھ ہی دیر میں گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر آکر رکی غازی گاڑی سے اترااور گاڑی لاک کر کے چلا گیا۔یہ کیا گاڑی لاک کر دی پاگل کہیں کا اب میں کیسے غازی اور اس لڑکی کو دیکھوں گی۔ حیات پریشانی سے کہنے لگی۔یا خدا یعنی کے میں نے آکر غلطی کی حیات خود سے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تو عالیان بھی موجود تھا اور تہنیت بھی غازی اندر آیا۔عالیان اور وہ ملے۔جی کیا بات کرنی آپکو۔تہنیت نے پوچھا۔یہ کریں گے بات پلیز ان سے بات کر لے۔غازی نے بتایا۔میں بس آپ دونوں کو ملوانا چاہتا تھا اب چلتا ہوں۔غازی کہتا چلا گیا۔۔۔۔

وہ باہر آیا تو حیات ویسے ہی بیٹھی تھی غازی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے کے بجائے بیک سیٹ کا دروازہ کھولنے لگا حیات پریشان ہوئی نکلوں باہر۔غازی نے اسے کہا۔آں۔حیات کہتے ساتھ گاڑی سے باہر آئی۔میری جاسوسی کرنے کی خاص وجہ۔غازی نے سرد لہجے میں

پوچھا۔ کہاں ہے وہ لڑکی۔ حیات غصے سے کہنے لگی کون لڑکی۔ غازی نے پوچھا۔ تہنیت وہنیت جو بھی نام تھا اسکا۔ حیات نے جل کر کہا۔ تم نے میری چھپ کر باتیں سنی تھی۔ غازی نے پوچھا۔ ہمم۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ حیات یہ کیا بچوں والی حرکت ہے مطلب حد اتنا بھی یقین نہیں ہے تمہیں۔ غازی کو واقع غصہ آیا تھا۔ ارے نہیں کل تم نے آئی لو یو کہا تھا اور میں نے کوئی رسپانس نہیں کیا تھا اسلیے مجھے لگا تمہیں کسی اور لڑکی نے اپنے جھانسے میں نہ پھنسالیا ہو۔ حیات نے بات بنائی۔ گاڑی میں بیٹھو۔ غازی غصے سے کہنے لگا حیات چپ چاپ بیٹھ گئی وہ تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا غازی۔ حیات کچھ بولتی غازی نے اسے چپ رہنے کو کہا تو وہ چپ ہو گئی۔۔

بتاؤ کیوں بلایا ہے۔ تہنیت کا لہجہ سرد تھا۔ تہنیت میں جانتا ہوں کل میں جلد بازی میں فیصلہ کر گیا اور تم سمجھ رہی ہو گی میں نے موقع دیکھا اور کہ دیا لیکن ایسا نہیں ہے میں نے نکاح صرف آنٹی کیلیے کیا تھا۔ عالیان نے بتایا۔ شکریہ بتانے کیلیے کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں رہی اب میں چلتی ہوں۔ تہنیت غصے سے کہتے ساتھ جانے لگی۔ ارے نہیں غلط سمجھ رہی ہو محبت تو کرتا ہوں تم سے۔ عالیان نے بتایا ہو گیا مجھے جانا ہے ماما کی طبیعت خراب ہے گھر میں اکیلی ہے۔ تہنیت کہتی اٹھ کر چلی گئی اور عالیان اسے جاتا دیکھ رہا تھا تہنیت

خوش تھی کہ اسکی عالیان سے شادی ہو گئی ہے لیکن عالیان کے منہ سے یہ کہے گئے الفاظ سخت ناپسند آئے تھے۔۔۔

غازی۔حیات نے اسے پکارا۔اترو۔غازی نے اسے گاڑی سے اترنے کیا۔غازی میں نہیں اتر رہی۔حیات نے کہا۔اترو حیات۔غازی کا لہجہ سرد تھا۔کہا نہ نہیں اتروں گی۔حیات نے بتایا۔ح ءات میٹنگ میں جانا ہے اترو۔غازی اب دھیمے لہجے میں کہنے لگا۔میٹنگ نہ ہو تو کبھی نہ اترتی تمہارا سر کھا جاتی۔حیات نے بتایا غازی ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔ہنسا مطلب پھنسا۔حیات نے بتایا۔جس پر غازی نے گھورا۔اچھا سنو رات کو جلدی اُنا سرپرائز ہے تمہارے لیے۔حیات نے بتایا۔ہمم ٹھیک ہے۔غازی کہتا چلا گیا حیات گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

وہ ٹی وی لاؤنج میں آئی آنٹی آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں۔حیات نے پوچھا۔جی بیٹا میں اور فضیلہ شاپنگ ہر جا رہے ہیں اور رات کو میں اپنی بہن کے گھر ہی سوؤں گی فواد تو کراچی

گئے ہوئے ہیں معیز گھر پر نہیں ہے تم خیال رکھنا نوکر ہیں گھر پر۔انہوں نے پیار سے کہا جس پر حیات اثبات میں سر ہلا گئی۔

سنو۔انکے جانے کے بعد حیات نے شبانہ جو پکارا۔جی میڈیم۔اس نے پوچھا۔اگر معیز آئی تو کہنا گھر پر کوئی نہیں ہے میرا بھی نہ بتانا کے میں ہوں یا نہیں اور غازی آئے تو اسے کہ دینا حیات کمرے میں ہے ٹھیک ہے۔حیات کہتے ساتھ ہنستے ہوئے چلی گئی۔اب آئے گا مزا کوئی بھی نہیں ہو گا میں ڈیکوریشن بھی کروں اور تیار بھی ہوں گی کوئی ڈسٹرب کرنے والا بھی ہو گا۔کہتے ساتھ وہ کمرے میں آئی اور ڈیکوریٹ کرنے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

کچھ دیر بعد حیات باتھروم سے باہر نکلی لال رنگ کی ساڑھی میں بالوں کھول آگے کیے ریڈ لپسٹک میں لائٹ سے میک ایپ میں کانوں میں جھمکے پہنے وہ غضب کی لگ رہی تھی حیات نے خود کو شیشے میں دیکھا چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ آئی کمرے کو وہ سجا چکی تھی آٹھ بج چکے تھے مگر غازی ابھی تک نہیں آیا حیات نے دس دفعہ غازی کے نمبر پر کال کی مگر اب فون بند جا رہا تھا حیات منہ بنائے بیٹھی تھی غازی کہاں رہ گئے ہو تم۔کہتے ساتھ حیات نے اپنی تصویر غازی کے نمبر پر سینڈ کی نیٹ آف جا رہا تھا حیات کو غصہ آنے لگا وہ

چکر لگانے لگی۔

آج تو حیات تم سے اپنے دل کی بات کہ کر ہی رہے گی پتہ نہیں کب کیسے مگر تمہارے ساتھ ساتھ رہتے ہو مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے۔ حیات ڈائلاگ سوچ رہی تھی تبھی اسکا فون بجا غازی۔ وہ خوشی سے فون کی طرف بڑھی مگر ذکیہ بیگم کا فون تھا حیات نے فون اٹھایا جی مام۔ حیات نے پوچھا۔۔۔

حیات غازیان ٹھیک تو رہتا ہے تمہارے ساتھ میرا مطلب تمہیں ہرٹ تو نہیں کرتا اور وہ بدلہ بھولا یا نہیں پلیز بتاؤ مجھے اسکا رویہ کیسا ہے ذکیہ بیگم پریشانی سے پوچھنے لگی لیکن عاطف صاحب یہ الفاظ سن چکے تھے اور پیچھے کھڑے تھے جی مام میں خوش ہوں غازی کیساتھ اس نے تسلی دی ذکیہ محترمہ نے فون رکھ دیا اور مڑی تو دھچکا لگا۔ یہ کیا کہ رہی تھی تم بدلہ غازیان غصہ کرتا ہے ہرٹ تو نہیں کرتا بتاؤ مجھے۔ وہ غصے سے پوچھنے لگی۔ غازیان نے حیات سے بدلے کیلیے شادی کی تھی اسے ذلیل کرنے کیلیے۔ وہ جلد بازی میں گھبراتے ہوئے بتانے لگی۔ کیا اس۔ عاطف صاحب پریشان ہوئے۔ میں ابھی جاؤں گا اور اپنی بیٹی کو لے کر آؤ وہ اتنی پریشان اور اتنے بڑی آزیت سے گزر رہی تھی مجھے کسے نے بتایا نہیں اور

اس غازیان کو تو میں نہیں چھوڑوں گا۔عاطف صاحب غصے سے کہتے چلے گئے ذکیہ بیگم انہیں پکارتی رہیں مگر وہ ایک نہ سنے اور نکل گئے۔۔۔۔

غازی میٹنگ سے اب فارغ ہوا اور جلدی جلدی قدم اٹھاتا گھر کی طرف بڑھ رہا تھا وہ گاڑی میں بیٹھا اور فون کھولا بیس مسڈ کالز اور چار میسیجز غازی نے جلدی سے گاڑی چلائی اور سڑک پر بھگادی۔۔۔۔

حیات حیات۔عاطف صاحب آتے ساتھ اونچا اونچا چیخے۔ڈیڈ۔حیات کہتے ساتھ فوراً نیچے آئی اور عاطف صاحب دیکھ خوش بھی ہوئی اور پریشان بھی۔ڈیڈ آپ۔حیات نے انہیں کہا۔جی بیٹا میں چلوں تم اب ایک منٹ اور نہیں رہو گی یہاں بے عزت کرنے کیلیے تم سے شادی کی اس نے نہیں چھوڑوں گا اس انسان کو چلوں میرے ساتھ وہ حیات تھام کر جانے لگی۔شبانہ کھڑی خاموشی سے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔ڈیڈ سنیں تو پلیز زمیری بات تو سنیں۔ حیات پکارنے لگی بیٹا مجھے سب پتہ چل گیا اس نے تمہیں دھوکہ دیا اسے تو میں ویسے بھی نہیں چھوڑوں گا۔کہتے ساتھ انہوں نے حیات کو گاڑی میں بیٹھایا۔ڈیڈ ریلیکس ہو کر

میری بات سنیں آپ کو کہ رہی ہیں وہ ٹھیک ہے مگر وہ غازی۔ حیات نے بتایا چاہا۔ مجھے نہیں سننے اس شخص کی کوئی بھی بات یقین کیا اسکا اور اسنے کیا کیا۔ عاطف صاحب کہتے ساتھ گاڑی اسٹارٹ کر چکے تھے حیات انہیں کچھ بولتی مگر وہ بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے تھوڑا آگے گئی تو حیات کی نظر غازی کی گاڑی پر گئی اور غازی پر گئی جو گاڑی سے نکل کر فوراً موبائل نکالا اور چہرے پر مسکراہٹ آئی اور فون کان سے لگایا حیات کو یقین نہ آیا۔ یعنی غازی تمہارے پاس صرف حیات کیلیے وقت نہیں تھا باقی سب کیلیے میں کب سے ہو کر بیٹھی تھی تمہارے لیے اور تم تمہیں میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق ہی نہیں ہے میں فون کر رہی تھی فون آف کر دیا تم نے۔ حیات دل میں کہنے لگی آنکھوں میں نمی آ گئی حیات ایک دفعہ پھر ٹوٹ گئی۔۔۔۔

کم آن حیات پک اپ دا کال۔ غازی کہتے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوا۔ حیات۔ اس نے نرمی سے اسے پکارا مگر حیات نہیں آئی۔ سر وہ تو انکے ڈیڈ آئے لے گئے۔ شبانہ نے آکر بتایا۔ کیا مطلب ڈیڈ آئے اور کے گئے نہیں وہ میرے لیے سرپرائز پلان کر رہی تھی نا۔ کہتے ساتھ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے میں آیا کمرے کو لال پھولوں سے سجایا گیا تھا کینڈلز

بھی رکھی ہوئی جو خوبصورت لگ رہی تھی ایک جگہ ہرٹ بنا ہوا تھا پھولوں سے اس میں

G□H لکھا ہوا تھا ڈریسنگ ٹیبل ہر آن دونوں کی ویڈنگ پک پڑی تھی اور وہ مڑا

تو سامنے دیوار پر لکھا پڑھنے لگا۔ غازی تم وہ پہلے شخص ہو جس نے حیات کا دل خود جیتا ہے

حیات غازیان زیدی تم سے پیار کرنے لگی ہے اور پلیز مجھے اس دفعہ ہرٹ مت کرنا اگر

ہرٹ کیا تو تمہاری حیات ختم ہو جائے گی آئی لو یو۔ وہ یہ پڑھ کر مسکرایا۔ حیات بہت مذاق

ہو گیا چلو باہر آجاؤ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا تبھی نظر بیڈ پر گئی اسکا فون پڑا تھا۔ حیات

تمہارے ڈیڈ تمہارے پاس آرہے ہیں انہیں سب پتہ لگ گیا ہے غازی نے تم سے بدلے

کیلیے شادی کی تھی۔ غازی میسیج کر پریشان ہوا۔ غازی آجاؤ نا پلیز زا گر تم آج نہ آئے تو میں

سمجھوں گی تم دھوکے باز ہو۔ حیات نے یہ میسیج ٹائپ کیا ہوا تھا مگر سینڈ نہیں کیا تھا۔ وہ

پڑھ کر پریشان ہوا حیا تتتتتت۔ وہ چیخا تھا۔

یا موڑ لینے والی ہے دونوں کی زندگی جس سے دونوں ہی انجان ہے۔

حیات گھر پہنچی حیات بیٹا تم۔ ذکیہ کو امید تھی حیات نہیں آئی گی مگر دیکھ کر پریشان ہوئی

۔مام پلیززز مجھے کچھ دیر اکیلا رہنا ہے۔کہتے ساتھ حیات کمرے میں چلی گئی کمرے کو لاک کر دیا..

حیات تم پاگل ہو سچ میں تم اس انسان پر یقین کرنے لگی جس نے تجھ سے شادی ہی بدلے کیلیے کی تھی بن گئی پاگل میں غازیان تمہارے پیار میں بن گئی پاگل مگر تم نے پھر ہرٹ کیا میں نے کیا کچھ نہیں کیا سب کچھ بدل دیا خود کو ختم کر کے صرف غازی کی حیات بن کر رہ گئی مگر تمہیں میرے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا غازیان آئی ہیٹ یو۔حیات نے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ زور سے شیشے پر مارا تھا ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا مگر اسے پرواہ ہی کہاں تھی اپنی اس وقت تو اسے کوئی ہوش ہی نہ تھا حیات زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

حیات میں دھوکے باز نہیں ہوں میں تمہیں یقین دلواؤں گا حیات میں آرہا ہوں۔کہتے ساتھ غازیان باہر آیا غازیان نے گاڑی بہت تیز رفتار میں گاڑی بھگادی اور پندرہ منٹ میں وہ عاطف صاحب کے گھر کے باہر تھا اس نے بل بجائی گارڈ نے دروازہ کھولا۔مجھے اندر جانا ہے۔غازی اندر آنے لگا سوری سر صاحب نے منع کیا ہے۔گارڈ نے کہا ہٹو تم۔وہ غصے سے

اسے دھکا دیتا اندر چلا گیا گارڈ اسکے پیچھے آیا۔

کیا لینے آئی ہو یہاں پر۔عاطف صاحب غصے سے پوچھنے لگے۔اپنی حیات کو۔غازی بلکل عام سا شخص لگ رہا تھا۔اسلیے تاکہ تم اس سے بدلہ لے سکو اسے بے عزت کر سکو۔عاطف صاحب غصے سے پوچھنے لگی۔ نہیں اسے ہمیشہ اپنا بناؤ کر رکھوں گا خوش رکھوں گا۔غازی نے بتایا۔ایک دفعہ تم پر اعتبار کر کے بہت بڑی غلطی کر دی میں نے غازیان زیدی نہیں ملی گی اب حیات تمہیں۔عاطف صاحب نے بتایا۔انکل پلیز زایسا مت کریں حیات کو میرے ساتھ بھیج دیں بہت چاہتا ہوں مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے غصے میں پاگل ہو گیا تھا لیکن میں نہیں رہ سکوں گا حیات کے بغیر۔غازیان افسردگی سے بتانے لگا۔جاؤں یہاں سے۔انہوں نے کہا۔انکل پلیز حیات بھی نہیں رہ سکتی میرے بغیر مجھے بہت چاہنے لگی ہے پلیز زز اسے بلا دیں۔غازیان نے پھر وہی کہا تم جا رہے ہو یا دھکے دے کر نکالو۔

عاطف صاحب غصے سے بولے۔انکل پلیز زحیات کو مجھ سے دور نہ کریں غازیان نے کہا یہ ایسا نہیں مانے گا کہتے ساتھ عاطف صاحب اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے مگر وہ ایک ہی بات کہ رہا تھا حیات چاہیے بس اس وقت اسے صرف حیات ہی چاہیے تھی

وہ غصے سے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو تیز رفتار میں چلانے لگا عالیان تم مجھے مل سکتے کو

ریسٹورنٹ میں پہنچنے والا ہوں۔غازیان نے کہا۔ٹھیک ہے۔عالیان اس سے پہلے فون رکھتا فون میں ایک دھرم ڈی آواز۔غازی آریواو کے۔عالیان نے پوچھا مگر کوئی جواب نہیں آیا وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر غازیان کے پاس جانے کیلیے تیز رفتار میں۔گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔۔

غازی ہسپتال میں ایڈمٹ تھا عالیان اسکے پاس تھا مسز فواد بھی آگئی ڈاکٹرز کا کہنا تھا پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے آپ لوگ دعا کریں۔کچھ دیر بعد ڈاکٹر دوبارہ ڈاکٹر میرا بیٹا مسز فواد نے پوچھا۔وہ اب خطرے سے باہر ہیں انہیں کچھ ہی دیر میں ہوش میں آجائے گا۔۔ڈاکٹر کہتے چلے گئے۔۔

حیات حیات۔غازیان کو ہوش آیا تو وہ ایک ہی نام پکار رہا تھا۔حیات میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں دھوکے باز نہیں ہوں پلیز زحیات واپس آجاؤ تم ٹھیک کہتی تھی غازیان زیدی حیات کے بغیر کچھ نہیں وہ ہوش میں آتے یہی کہ رہا تھا۔سر ریلیکس۔ڈاکٹر نے اسے کہا۔

حیات کون ہے آپ میں سے۔ڈاکٹر باہر آتے پوچھنے لگے۔حیات کوئی بھی نہیں ہم میں

سے۔ مسز فواد نے بتایا۔ پیشنٹ تو بس انہیں کو پکار رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا حیات کو فون کیا مگر نہیں اٹھایا گیا۔

مسز فواد کمرے میں آئی۔ مام۔ وہ انہیں دیکھنے لگا مام حیات ائی۔ غازی نے پوچھا۔ نہیں غازیان۔ انہوں نے بتایا۔ مام چھوڑ گئی مجھے یہ بھی نہیں سوچا میں اسکے بغیر کیسے رہوں گا چھوڑ گئی۔ غازیان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ غازیان ریلیکس اتنا سر پر حاوی مت کرو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے حیات واپس آئی گی وہ صرف تمہاری ہی رہے گی۔ مسز فواد نے کہا۔ غقزیان بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔

حیات کی آنکھ کھلی تو اپنے جسم میں درد سا محسوس ہوا جب دیکھا تو ذکیہ بیگم اور عاطف صاحب اسکے سر پر بیٹھے تھے۔ مت اٹھو بیٹا تمہیں بہت تیز بخار ہے لیٹ جاؤ۔ عاطف صاحب نے کہا۔ وہ لیٹ گئی۔ ذکیہ اسکے ناشتہ یہی لے آؤ۔ عاطف صاحب نے کہا۔ میرا کچھ کھانے کو دل نہیں ہے میں ایسے ٹھیک کوں۔ حیات کہتے ساتھ آنکھیں بند کر گئی ایک بار پھر غازیان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔ ایسا کیوں لگ رہا ہے تم تکلیف میں ہوں۔ حیات نے دل میں کہا اور فون دیکھنے لگی مگر اسے یاد آیا فون تو ادھر ہی رہ گیا تھا اس نے ایک

ارب سے آنکھیں بند گئی ایک موتی ٹوٹ کر رخسار پر گرا۔۔۔

عالیان تم ٹھیک تو ہو۔ تہنیت پریشان ہوئی۔ ہمم۔ عالیان بس اتنا ہی کہ سکا۔ بتاؤں کیا ہوا ہے۔ تہنیت نے پوچھا۔ ایک دو دن میں مام کو لاؤں گا سادگی سے رخصتی کر کے تمہیں لے جاؤں گا۔ عالیان نے مسکراتے ہوئے کہا تہنیت اسے فیکھا۔ تم مجھے بتا رہے ہو یا نہیں۔ تہنیت نے گھورتے ہوئے کہا۔ عالیان نے اسے ساری بات بتائی تہنیت کو سن کر افسوس ہوا آنکھوں میں نمی آگئی کہ غازیان کتنا چاہتا ہے حیات کو۔ تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تہنیت نے کہا۔ ہمم انشاءاللہ۔ عالیان مسکرایا تہنیت بھی مسکرائی تھی۔ اب میں چلتا ہوں غازیان ویٹ کر رہا ہو گا۔ عالیان کیتا چلا گیا۔ خیال رکھنا۔ تہنیت نے اسے کہا وہ اللہ حافظ کرتا چلا گیا۔۔۔

غازیان ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر آیا تھا بلکل خاموش تھا بس پورا دن کمرے میں رہتا تھا جب دل کرتا تو اٹھ کر باہر چلا جاتا گھر میں بولتا تک نہیں تھا کہیں سے وہ غازیان زیدی نہیں حیات کا غازی لگ رہا تھا آج دو دن ہو گئے تھے حیات کو اور غازی کیسے رہ رہا تھا صرف

غازیان ہی جانتا تھا وہ ابھی بھی گاڑی سڑکوں پر تیز رفتار میں بھگا رہا تھا۔۔

تہنیت کمرے میں ہی وید ہو کر رہ گئی چوٹ ابھی تک ویسی تھی اسنے کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا تھا بلڈ جم چکا تھا آنکھیں بند کرتی تو غازی کیساتھ گزارا ہر ایک پل یاد آتا۔ تم جھوٹے تو نہیں لگتے مسٹر غازیان۔ حیات نے خود سے کہا۔ تم جو تھے میری نظر میں دھوکے باز بن کر رہ گئے ہو حیات اب کبھی تمہارے پاس نہیں آئی گی۔ حیات اسے سوچتے ہوئے کہنے لگی۔ تمہیں سچ میں میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا دو دن ہو گئے تم ایک دفعہ بھی میرے پاس نہیں آئی میں کیسی ہوں کس حال میں نہیں تمہیں فرق ہی نہیں کہتے ساتھ حیات نے آنسو صاف کیے اور خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

ماں میں نے کسی لڑکی سے نکاح کر لیا۔ عالیان نے بتایا۔ کس سے کب اور اتنی جلدی۔ اسکی ماں نے فوراً پوچھا۔ عالیان نے اپنی ماں کو سب بتایا اور یہ بھی کہ وہ اسے پہلے سے پسند کرتا تھا۔ اب تم نے کر ہی لیا میں کیا کر سکتی ہوں جس دن کہو گے رخصت کر کے لے آؤ گی۔ وہ خفگی سے کہنے لگی۔ وہ لڑکی بہت اچھی ہے آپکا بھی بہت آئی گی۔ عالیان نے بتایا اور انہیں سینے سے لگایا ناراضگی کچھ کم ہوئی تھی۔

تہنیت کی آج رخصتی تھی تہنیت وائٹ کلر کے ڈریس میں جو رشیدہ عالیان کی ماں نے پسند کیا تھا وہ لائی تھی تہنیت نے وہی پہنا تھا رخصتی میں کوئی نہیں تھا بلکل سادگی سے ہوئی تھی بس غازیان ہی تھا مگر بلکل خاموش تھا تہنیت اپنی ماں کے گلے لگ کر بہت روؤئی اور پھر وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر چل دیے۔رشیدہ کی جو اوپر سے تھوڑی بہت ناراضگی تھی وہ بھی تہنیت کو دیکھ کر ختم ہو گئی تھی اسے بہت پیاری لگی تھی وہ بچی عالیان خوش تھا مگر جلد ہی اسے غازیان اور حیات کیلیے بھی کچھ کرنا تھا غازیان اسکی رخصتی سے سیدھا گھر آچکا تھا۔

تہنیت کو عالیان کے کمرے میں بیٹھایا گیا وہ سجا نہیں ہوا تھا وہ بیٹھی تھی تبھی عالیان کمرے میں آیا اور تہنیت کی طرف بڑھا۔میرے قریب مت آنا۔تہنیت نے اسے کہا۔

کیوں آج کون بیوی روکتی ہے اپنے شوہر کے قریب آنے سے۔عالیان پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔تم بھول گئے تم نے شادی تو میری ماما کیلیے کی تھی تو بس ہمدردی کے تحت کی تھی تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے مجھے تم سے محبت نہیں ہے جب ہم دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہو جائے گی تب ہم دونوں اپنے بیچ کے فاصلے ختم کریں گے اس سے پہلے میرے قریب نہ آنا تہنیت کہتے ساتھ اٹھ کر باتھروم میں چلی گئی اور عالیان وہ الفاظ

کہنے پر آج پچھتا رہا تھا۔ کوئی نہیں میں صبر کروں گا صبر کا پھل میٹھا۔ عالیان نے بتایان تہنیت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ دیکھیں گے۔ تہنیت اندر سے کہنے لگی اس نے منہ بنا کر شیروانی اتاری اور کاؤچ پر لیٹ گیا۔۔

ایک مہینے بعد۔۔۔۔۔

حیات کھانا کھا رہی تھی۔ حیات میں چاہتا ہوں تم غازیان کو بھلا اپنی زندگی میں آگے بڑھو میں چاہتا ہوں تم کسی سے ملی۔ عاطف صاحب نے بتایا۔ کس سے حیات انہیں دیکھنے لگی۔ میرے دوست ہیں انکا بیٹا شہباز اس سے ملو اور سمجھو ایک دوسرے کو۔ عاطف صاحب نے بتایا۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ نے کرنا ہے کر لیں دنیا میں ہر مرد ایک جیسا ہی ہے وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔ عاطف صاحب جاتا دیکھ رہے تھے۔۔

غازیان عالیان کے پاس بیٹھا تھا۔ غازیان پریشان نہ ہو۔ عالیان نے کہا۔ پریشان نہ ہو پتہ ہے وہ مجھے دھوکے باز سمجھتی ہے کیوں جو انسان مجھے چاہنے لگتا ہے یا جس انسان کو میں

بہت چاہتا ہوں اسے ہی کیوں مجھ سے چھینا جاتا ہے ایک مہینہ ہو چکا ہے حیات کو نہ دیکھے جس لڑکی کے بغیر ایک پل رہنا مشکل تھا اسکے بغیر مہینہ رہنا کتنا مشکل ہو گا۔ غازیان نے بتایا۔ جانتا ہوں اسکے گھر کی بیک سائیڈ پر جا کھڑکی پر کھڑی تو ہوتی تھی بھابی۔ عالیان نے بتایا۔ تین دن سے جا رہا ہوں کھڑکی بھی بند ہے۔ اس نے بتایا۔ آج جا انشاءاللہ آج ہوں گی۔ عالیان نے بتایا۔ یار میں بھی انسان ہو میرے سینے میں دل ہے پتھر کا نہیں ہوں میں مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے اور دوسری طرف میرا باپ خوش ہے کہ وہ مجھے چھوڑ گئی اور اس پر نظر رکھ رکھی بیٹھے ہیں۔ غازیان نے بتایا۔ تو انہیں چھوڑ تو ابھی بھابی کے پاس جا۔ عالیان نے سمجھایا۔ ہمم۔ غازیان بس اتنا ہی کہ سکا۔ تو میری بھابی کے پاس جا اور میں تیری بہت نخرے دیکھانے لگ گئی ہے تیری بھابی مجھے۔ عالیان نے اسکا موڈ ٹھیک کرنا چاہا مگر وہ خاموش ہو کر گاڑی میں بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

فواد زیدی اگر اب تمہارا فون مجھے آیا میں غازیان کو کہوں گی پھر دیکھنا وہ کیا کرے گا۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ کچھ بھی نہیں کرے گا۔ وہ بہت خوش ہے اپنی زندگی میں ابھی بھی باہر گھومنے گیا ہوا ہے اسے تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں۔ فواد زیدی

نے جھوٹ کا سہارا۔حیات نے فون رکھ دیااور فواد کا نمبر بلیک لسٹ میں ڈال دیااور خود کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی۔غازیان نیچے ہی کھڑا تھاحیات آنکھیں بند کیے فواد کی باتیں سوچ رہی تھی۔

غازیان اٹھونا۔حیات نے اسے ہلایا۔حیات سو جاؤ میرا سر مت کھاؤ۔غازی غصے سے کہنے لگا۔غازی اٹھو ورنہ میں سچ میں قینچی خود کو مار دوں گی حیات نے بتایا۔فضول حرکتیں نہ کرو۔غازی غصہ ہوا۔آہہ حیات کی چیخ نکلی۔کیا ہوا۔غازی پریشانی سے اسکا ہاتھ پکڑنے لگا جس میں خون کی ننھی سی بوند تھی۔حیات پاگل ہو تم فضول حرکتیں کرتی ہو ہمیشہ۔اس نے بتایا۔تمہیں اپنے لیے فکر کرتا دیکھنا اچھا لگتا ہے۔حیات مسکراتے ہوئے کہنے لگی غازی اسے دیکھنے لگا۔

حیات فوراً ہوش میں آئی ہے۔میری ہلکی سی چوٹ سے تم پریشان ہو جاتے تھے۔حیات کی آنکھوں میں آنسو آئے تبھی حیات کی نظر نیچے گئی جہاں وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا جیبوں میں ہاتھ ڈالے گاڑی کیساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اسے دیکھ کر حیات کے چہرے پر

مسکراہٹ آئی لیکن اگلے ہی لمحے وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی حیات غصے سے وہاں سے چلی گئی اور کھڑکی بند کر دی غازیان کی مسکراہٹ فوراً ختم ہوئی اور وہ کافی دیر کھڑکی کو دیکھتا رہا مگر وہ نہیں آئی

حیات اندر کمرے میں بیٹھی دوبارہ سے رونا شروع ہو چکی تھی ایک مہینہ خود کو نارمل کر دیا تھا مگر نہیں اس دفعہ اسے دیکھ کر اسے کچھ ہوا تھا۔اسے چوٹ لگی تھی۔حیات کو اسکے ماتھے پر بینڈیج نظر آیا تو خود سے کہنے لگی اور اگلے ہی لمحے وہ فوراً کھڑکی کھول کر باہر دیکھنے لگی لیکن وہ نہیں تھا۔حیات تم پاگل ہو اس انسان نے ایک مہینے میں ایک بار تمہارا نہیں پوچھا تمہارے لیے یہاں کیوں آئے گا۔حیات خود سے کہتی دوبارہ کھڑکی بند کر گئی۔۔

تہنیت بیڈ پر بیٹھی عالیان کو دیکھ رہی تھی جو شیشے کے سامنا کھڑا تیار ہو رہا تھا وہ گھور گھور کر اسے دیکھ رہی تھی عالیان نے پرفیوم لگایا تہنیت نے اور آنکھیں پھیلائی۔کہاں جایا جا رہا ہے۔وہ مجبوراً بول ہی پڑی۔عالیان نے تہنیت کو دیکھا۔جہاں مرضی جاؤ تم سے مطلب۔وہ منہ بنا کر کہنے لگا تہنیت منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔ویسے ٹھیک ہی کہا ہے کسی نے جب محبت مل جاتی ہے تو اسکی قدر نہیں رہتی ورنہ کیسے پیچھے پیچھے بھاگتے تھے

میرے۔ تہنیت نے منہ پھلا کر اسے بتایا۔ ہاہاہا شرط میری نہیں شرط آپ کی تھی کہ جب تک ہم دونوں ایک دوسرے کو انڈر سٹینڈ نہیں کر لیتے تب تک ایک دوسرے قریب نہیں آئے گی میں تو آپکی شرط مان رہا ہوں۔ عالیان بتاتا چلا گیا۔ بہت اترا کر اٹیٹیوڈ میں کہا تھا نا اب پچھتا تہنیت بیٹھی رہ وہ باہر اکیلا گھومنے وہ بھی اتنا تیار ہو کر افففف۔ تہنیت کو سوچتے ہوئے بھی کچھ ہو رہا تھا اٹھ کر اسکے پرفیوم کی خوشبو سونگنے لگی۔ کتنی اچھا پرفیوم بھی لگا کر گیا لازمی کسی چڑیل سے ملنے گیا ہے۔ تہنیت غصے سے کہتے ساتھ پرفیوم رکھتی خود نیچے آ گئی۔۔۔

حیات میں نے ان لوگوں سے بات کی ہے ان لوگوں کو تم بہت پسند آئی ہو بیٹا وہ دو تین میں منگنی کرنا چاہ رہے ہیں اور سارے ایونٹز گھر میں ہی ہوں گے کیونکہ میں چاہتا ہوں کسی کمپنی کو ہائیر کر کے ان سے گھر میں ہی ڈیکوریشن کرواتا ہوں۔ عاطف صاحب ذکیہ اور حیات کو بتا رہے تھے۔ جیسا ٹھیک لگے۔ حیات نے بتایا کیونکہ اسے تو اس شادی کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا۔۔

وہ اپنے گھر کے قریب پارک میں چکر لگا رہی تھی وہ آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ چلوں کوئی نہیں ہے رکھ دور و مال۔ فواد زیدی نے کہا۔ او کے سر۔ وہ بندہ کہتے ساتھ آگے بڑھنے ہی

لگا تبھی اسکے پیچھے بلیک ہڈی میں کوئی شخص آیا اور اسکے منہ پر رومال رکھ دیا وہ بے ہوش ہو گیا اسنے اسے پیچھے کی طرف گھسیٹا۔ شٹ یہ آخر ہے کون۔ فواد غصے سے کہنے لگا وہ دوبارہ حیات کے پاس آیا۔ حیات کی نظر اس پر گئی ہمیشہ کی طرح ہاتھ ہلاتا چلا گیا۔ کیا پھر اس شخص نے میری جان بچائی ہے۔ حیات اسے جاتا دیکھ کر سوچنے لگی دوبارہ گھر جانے کیلیے مڑی تو ایک شخص بے ہوش تھا تو حیات نے اس انسان کو دیکھا۔ افف کون ہے یہ اور یہ میری مدد۔ کہتے ساتھ گھر میں گھس گئی۔۔۔

انفارمیشن لے کر آیا تیرا بھائی۔ عالیان نے کہا۔ کیا۔ غازیان نے اسے دیکھا۔ میری بھابی کی تین دن بعد منگنی ہے۔ عالیان نے بتایا غازیان نے فوراً اسکی طرف دیکھا۔ کس سے تجھے کیسے پتہ۔ غازیان پریشانی سے کہنے لگا۔ تیرے سسر کا کوئی دوست ہے اس کے بیٹے سے۔ عالیان نے بتایا۔ غازیان اسے دیکھ رہا تھا۔ ہمممم۔۔ غازی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ انسان اسکے سامنے ہو اور اسے قتل کر دے۔ عالیان۔ غازیان نے اسے دیکھا۔ فکر نہ کر یار بہت زبردست پلان بنایا ہے۔ عالیان نے کہتے ساتھ اسے سارا پلان بتایا۔ کمال کیسے آیا تیرے ذہن میں۔ غازیان مسکرا کر کہنے لگا۔ کل سے ہر روز دن رات اسے دیکھے گا اب

میں چلتا ہوں ورنہ تیری بھابی نے میری واٹ لگا دینی ہے۔عالیان کہتا چلا گیا اور غازیان مسکرایا

شہباز کی فیملی آچکی تھی حیات کا بلکل بھی دل نہیں کر رہا تھا ان سے ملنے کا لیکن مجبوراً ان سے ملنا تھا۔حیات بلکل چپ تھی وہ لوگ کر رہے تھے تبھی مین گیٹ پر کوئی دستک دے رہا تھا۔۔۔

کون ہو گا۔ذکیہ پریشان ہوئی۔میں دیکھتا ہوں۔عاطف صاحب کہنے لگی۔ڈیڈ آپ بیٹھے میں دیکھتی ہوں۔حیات کہتی چلی گئی مین گیٹ پر آئے دروازہ کھولا کوئی پیٹھ کر کے کھڑا تھا۔جی کون۔ حیات پریشان ہوئی۔ تبھی وہ شخص مڑا آنکھوں میں لگے گلاسز کو اتارا۔تم۔ حیات بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔آجاؤ آجاؤ۔غازیان حیات کو اگنور کرتا اپنے ساتھ دو لڑکوں کو کہتا اندر آیا حیات اسے دیکھ رہی تھی۔حیات کون ہے۔عاطف صاحب پریشان ہوئے۔حیات خاموش کھڑی تھی۔عاطف صاحب اسے دیکھنے لگے

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔عاطف صاحب نے پوچھا۔اتنی جلدی کیا ہے تم لوگ کیوں

کھڑے ہو گئے رکھو۔غازیان نے انہیں کہاوہ سمان رکھنے لگے۔ بتاؤ گے کیوں آؤ ہو۔ عاطف صاحب نے پھر پوچھا۔شاید بھول گئے سسر اوہ میرا مطلب۔عاطف صاحب آپ نے شیخ انٹر پرائزز کمپنی ہائیر کی ہے ایونٹ کیلیے۔غازیان نے بتایا۔ہاں تو شیخ انٹر پرائزز کی ہے زیدی انٹر پرائزز نہیں کی۔انہوں نے بتایا۔اوہ کیا ہے نا میں نے کل وہ کمپنی خرید لی ہے اس کمپنی کا اوونر ہوں میں۔غازیان نے بتایا۔عاطف صاحب پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگے۔حیات خاموش کھڑی تھی۔تم جاؤ میں اپنا کانٹریکٹ ختم کرتا ہوں۔عاطف صاحب نے بتایا۔آہاں واہ مطلب آپ کہیں گے اور کانٹریکٹ ختم ہو جائے گا ایسے نہیں پہلے دو کروڑ میرے اکاؤنٹ میں ابھی اور اسی وقت ٹرانسفر کروائے پھر کر لیں آپ کانٹریکٹ ختم۔غازیان مسکرا کر کہنے لگا۔کس چیز کے دو کروڑ۔عاطف صاحب پریشانی سے پوچھنے لگے۔لگتا ہے کانٹریکٹ سائن کرنے سے پہلے پڑھا نہیں آپ نے۔غازیان نے انہیں بتایا۔عاطف صاحب کو تبھی یاد آیا۔آپ کا تو کچھ نہیں ہو گا مسٹر عاطف مگر میرا لاس ہو گا تو آپ ابھی کر دیں میں اپنا سمان ورکرز لے کر چلا جاتا ہوں۔غازیان نے بتایا۔نہیں اتنی جلدی تو مجھ سے نہیں ہو گی یہ رقم۔عاطف صاحب پریشان ہونے لگے۔ڈیڈ پریشان ہونے کی کیا بات یہ کمپنی ایونٹ کیلیے جب ایونٹ شروع ہوں گے تب ہی آئے گے۔

حیات نے غازی کو دیکھتے کہا۔ نہیں میں جب تک آپ کے ویڈنگ ایونٹ ختم نہیں ہوں گے تب تک یہی رہوں گا کیونکہ میری فیملی آؤٹ آف سٹی ہے مجھے مجبوراً یہی رہنا ہو گا۔

غازیان حیات کو دیکھ کر جھوٹ بولنے لگا۔ ٹھیک ہے تم سمان رکھ لو گیسٹ روم میں۔۔عاطف صاحب کہنے لگے۔جی میں۔۔غازی خود کی طرف اشارہ کرنے لگا سوری۔ کہتے ساتھ عاطف صاحب نے سرونٹ کو بلایا اسنے گیسٹ روم میں بیگ رکھ دیا

غازیان ٹی وی لاؤنج میں آگیا جہاں سب بیٹھے تھے ذکیہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی عاطف صاحب نے خاموش رہنے کو کہا۔ تو وہ خاموش ہو گئی ہیلو مسٹر غازیان زیدی میں شہباز مل کر بہت خوشی ہوئی۔ شہباز نے بتایا غازی زبردستی مسکراہٹ لبوں پر لایا۔ اوایم جی ایم بگ بین آئی کانٹ بلیو غازیان زیدی۔ شہباز کی بہن خوشی سے کہنے لگی غازی اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا حیات ماہرہ کو گھورنے لگی۔۔۔

میرے خیال سے اب ہمیں ریسٹ کرنا چاہیے۔ وحید عاطف کا دوست کہنے لگا۔جی جی کیوں نہیں۔ کہتے ساتھ انہیں روم دیکھایا وہ لوگ چلے گئے

۔شہباز غازی سے بات کر رہا تھا۔

۔مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔حیات نے شہباز کو کہا۔تو کرو۔غازیان فوراً بولا۔ شاید ٹھیک سے سنا نہیں آپ نے مجھے اکیلے میں کرنی ہے۔حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا شہباز اٹھ کھڑا ہوا۔جاناں۔غازی مسکراتے ہوئے کہنے لگا حیات اور شہباز دونوں نے مڑ کر انہیں دیکھا حیات گھور کر دیکھنے لگی۔جانا بلا رہی ہے۔غازی نے شہباز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔جا ہی رہا ہوں۔شہباز نے بتایا حیات غازی کو گھورتی چلی گئی وہ دونوں کمرے میں آ گئے۔

زیادہ فری مت ہونا اسکے ساتھ۔حیات نے اسے بتایا۔کیوں۔شہباز نے پوچھا۔بس کہ دیا نا زیادہ فری مت ہونا۔حیات نے بتایا۔ٹھیک ہے۔شہباز کہنے لگا۔ہمم گڈ اب جاؤ۔حیات نے اسے کہا دونوں باہر آ گئی۔کر لی۔غازیان باہر کھڑا تھا حیات فوراً گھبرائی حیات اسے نظر انداز کرتی اوپر کمرے میں چلی گئی اور شہباز بھی اسے گڈ نائٹ کہ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا غازیان خود بھی کمرے میں آ گیا۔۔۔۔

تہنیت کمرے میں آئی عالیان نہیں تھا۔تہنی۔عالیان نے اسے پکارا۔ہاں بولو۔شاید وہ واشروم میں تھا۔میرا تاول پکڑانا صوفے پر پڑا ہے۔عالیان نے بتایا۔اچھا تہنیت کہتے

ساتھ ڈھونڈنے لگی۔عالیان نہیں ہے تمہارا ٹاول۔۔تہنیت نے اسے بتایا۔تہنیت وہی پڑا ہو گا دھیان سے دیکھو۔عالیان نے اسے کہا عالیان کہ رہی ہوں نا نہیں پڑا میرا والا یوز کر لو۔تہنیت نے بتایا۔نہیں مجھے وہی چاہیے۔عالیان نے اسے کہا۔میں کہاں سے لاؤ مجھے نہیں مل رہا۔۔تہنیت ڈھونڈتے ہوئے کہنے لگی۔اوہ اب میں سمجھا تم پڑسورات کا بدلہ لے رہی ہو تمہیں بتا کر نہیں گیا تھا نا کہا جا رہا ہوں صحیح ہے اگر تم نے مجھے نہیں دیا تو میں جیسی حالت میں ہوں ویسے آجاؤں گا۔عالیان نے بتایا۔پاگل ہو تم اچھا اگر ہمت ہے تو آکر دیکھاؤ باہر تہنیت نے بتایا۔ہمت کو چیلنج مت کرنا میری۔عالیان نے کہا۔تو آؤ نا باہر۔تہنیت نے اسے کہا ٹھیک ہے۔کہتے ساتھ عالیان نے واشروم کا دروازہ کھول کر ٹانگ باہر نکالی۔۔۔۔

تم تو سچ میں آگئی جاؤ اندر۔تہنیت نے اسے کہا۔نہیں اب تو میں نہیں۔کہتے ساتھ عالیان باہر آگیا مگر اس نے باتھ ڈریس پہن رکھا تھا۔نہیں دیکھو میرے پاس مت آنا عالیان میں بتا رہی ہوں۔تہنیت آنکھیں بند کیے کہنے لگی۔میں دروازہ بند کر دیتا ہوں ایسے تو صرف تم ہی مجھے دیکھ سکتی ہوں نا۔کہتے ساتھ اسنے دروازہ بند کر دیا۔چھ دور رہو میرے پاس مت آنا۔تہنیت نے اسے کہا عالیان اسکے پاس آیا اسے بازوؤں سے پکڑا۔عالیان دور رہو

امی چھوڑو مجھے۔ تہنیت نے اسے دور ہونا چاہا۔ تم تو چاہتی تھی مجھے ایسے دیکھنا۔ عالیان اسے اور تنگ کر رہا تھا اور اسکا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا تہنیت نے آنکھیں کھولی۔ تم نے کپڑے پہنے ہوئے تھے تم جان کر مجھے تنگ کر رہے تھے تہنیت غصے سے کہنے لگی۔ تو تمہیں کیا لگا چھھھ کیسی گندی سوچ ہے تمہاری۔ عالیان نے کانوں کو ہاتھ لگائے بے شرم انسان بہت بے شرم ہو تم۔ تہنیت غصے سے کہنے لگی۔ ابھی میری بے شرمی دیکھی کہاں ہے تم نے جب دیکھائی نا تو رونا شروع ہو جانا تم نے۔ عالیان نے شوخ انداز میں کہتے اسے باہوں میں لیا۔ ہٹو پیچھے مجھے کوئی نہیں رہنا تمہارے پاس تم برے ہو۔ کہتے ساتھ کمرے سے چلی گئی عالیان کا قہقہ چھوٹا۔۔۔۔

وہ سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے حیات کھڑی تھی وہ سب لوگ باتوں اور ناشتہ کرنے میں مگن تھے کے تبھی کسی نے حیات کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور دیوار سے لگا اس سے پہلے حیات چیخ مارتی غازیان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا حیات اسے دیکھنے لگی شش۔ کہتے ساتھ انگلی سے چپ رہنے کو کہا حیات بلکل اسٹل کھڑی تھی اسکی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی غازیان نے اسکا ہاتھ تھاما اور دیکھنے لگا۔ کیسے لگی یہ چوٹ۔ وہ بے حد

نرم لہجے میں پوچھنے لگا۔ تم سے مطلب۔ حیات نے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ تمہارے سارے مطلب صرف غازی سے ہیں۔ کہتے ساتھ غازی نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا حیات اسے دیکھنے لگی۔ کیوں آئے ہو۔ حیات نے پوچھا۔ تمہیں اپنے ساتھ لے جانے۔ غازی نے بتایا۔ نہیں جاؤ گی۔ حیات نے بتایا۔ تم ضرور جاؤ گی اس دفعہ ایسے نہیں جاؤ گا اس رات تمہارے ڈیڈ نے دھکے دے کر نکالا تھا بہت کہا تھا مگر اس دفعہ اپنی حیات اپنا سب لے کر جاؤں گا۔ غازی نے بے حد محبت سے کہا۔ کیا مطلب تم یہاں آئے تھے۔ حیات اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ ہاں نا اس رات ہی آیا جس رات تم میرے لیے ریڈ ساڑھی پہن کر روم ڈیکور کر کے انتظار کر رہی تھی اور تمہارے ڈیڈ تمہیں لے گئے میں آیا تھا۔ غازی نے بتایا جھوٹ۔ حیات نے کہا۔ تم نے جو سمجھنا ہے سمجھوں مگر تمہاری آنکھوں میں دیکھ کر میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ حیات اسے دیکھنے لگی۔

حیات۔ تبھی شہباز کی ماں کی آواز آئی غازی اسکے قریب ہوا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ کر پیچھے ہو گیا مگر حیات اسکے لمس میں کھو سی گئی تھی۔ حیات بیٹا۔ انہوں نے پکارا حیات فوراً ہوش میں آئی اور پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی لیکن جب سامنے دیکھا تو غازیان وہاں نہیں

تھااس نے سکھ کا سانس لیا۔اور انکے پاس آئی۔تم ٹھیک ہو۔انہوں نے پوچھا۔جی میں ٹھیک ہوں۔حیات نے بتایا آؤ منگنی کا ڈریس پسند کر لو۔وہ اسکا ہاتھ تھامتی چلی گئی۔۔۔۔

وہ سارے لوگ منگنی کے ڈریسز سلیکٹ کر رہے تھے۔مسٹر غازیان آپ یہ بتائیں یہ مجھ پر کیسا لگے گا۔ماہرہ نے غازی کو دیکھتے ہوئے پوچھا غازی ماہرہ کو دیکھنے لگا حیات بھی گھور کر ماہرہ کو دیکھنے لگی۔جی اچھا لگے گا۔غازی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔دیکھانا ذرا ماہرہ مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔حیات نے فوراً اسکے ہاتھ سے لیا غازی حیات کو دیکھنے لگا حیات نے گھور کر اسے دیکھا۔حیات آپ پر یہ اچھا لگے گا۔شہباز نے اسے ڈریس دیا حیات غازی کو دیکھ رہی تھی شہباز کے بولنے پر اسے دیکھنے لگی۔حیات مسکراتے ہوئے تھام لیا غازی نے اسے منع کیا حیات اسے گھورتی رہی۔ایک منٹ حیات یہ ڈریس دیکھانا۔غازی حیات کے ہاتھ سے لیتا ماہرہ کو دیکھانے لگا۔واؤ یہ بہت اچھا ہے شکریہ۔وہ خوشی سے کہنے لگی غازی بھی مسکرایا حیات بس غصے سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔غازی نے حیات کے ہاتھ میں جو ڈریس تھا اسے دیکھ کر پرفیکٹ کہا حیات غصے سے پیر پٹک کر چلی گئی۔۔۔

یہ کون ہے ڈیڈ۔حیات ایک لڑکی کو دیکھ کر کہنے لگی۔ تمہارے مام نے رکھی یہ جب تک شادی ہے تب تک یہی رہے گی سارے کام کرے گی۔انہوں نے بتایا۔جی جی ایسے مشین کی طرح سارے کام کرو بے فکر رہو باجی آپ ویسے صاحب جی شادی کس کی ہے۔ریحانہ نے پوچھا۔انکی۔عاطف صاحب نے بتایا۔ارے مبارک ہو باجی۔ریحانہ نے مبارک دی حیات مسکرائی عاطف صاحب کمرے میں چلے گئے وہباتیں کرنے لگی۔یہ ہے کیا باجی آپ کے ہونے والے شوہر۔ریحانہ نے غازی کو آتا دیکھ کر پوچھا۔حیات نے اسے دیکھا جو فون کان کیساتھ لگائے کسی سے بات کر رہا تھا اور حیات کو دیکھ کر مسکرایا۔نہیں۔حیات اداسی کہتے ساتھ کمرے میں چلی گئی ریحانہ کام کرنے لگ گئی۔۔

کیا بنا۔۔عالیان نے پوچھا۔ابھی کچھ خاص نہیں مگر بہت جلد بن جائے گا۔غازیان نے بتایا۔یار انگیجمنٹ دیکھ لے گا تو ان دونوں کی۔عالیان نے پوچھا۔ابے پاگل ہاتھ تک نہ لگانے دوں اس شخص کو۔غازیان نے بتایا۔گڈ یہی امید تھی۔عالیان نے بتایا۔رکھو فون اب بھابی انتظار کر رہی ہوں گی تیرا۔غازیان نے کہا عالیان بائے کہتا کال کٹ کر چکا تھا ہائے صبح دیدار ہو گا۔غازی کہتے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔

تہنیت کمرے میں آئی عالیان دیکھنے لگا۔تہ۔عالیان کچھ بولتا میں بات نہیں کرنا چاہتی تم سے تم بہت چھیچھوڑے اور بے شرم انسان ہو۔تہنیت نے فوراً کہا۔لو اگر میں چھیچھوڑا اور بے شرم ہوا تو بات نہیں کرو گی کیا بات ہوئی۔عالیان نے اسے کہا۔ایسی ہی بات ہے بس۔تہنیت اسے کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔سنو۔عالیان فوراً چھلانگ مار کر بیڈ پر آیا تہنیت ڈری۔کیا ہے تہنیت پوچھنے لگی۔ہنی مون پر چلے مام کیا سوچوں گی میری بہو بیٹے کی نہیں بنتی۔عالیان نے اسے کہا۔ہٹو پیچھے۔تہنیت اسے پیچھے کرنے لگی۔مطلب تم ہاں کر رہی۔عالیان نے اسے کہا۔صرف آنٹی کیلیے تمہارے ساتھ میں کبھی بھی نہ جاتی۔تہنیت نے اسے بتایا۔چلو پھر دو تین کے بعد کرتے ہیں کچھ یاد رکھنا ہنی مون تم میں اکیلے ہو سکتا روم میں کاؤچ بھی نہ ہو صرف تم میں مزا آئے گا۔عالیان نے اسکی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر کہنے لگا۔تم پھر چھیچھوڑے ہو رہے پیچھے ہو۔۔تہنیت غصے سے کہنے لگی عالیان فوراً کاؤچ پر آ گیا توبہ استغفار۔عالیان کیتا سو گیا تہنیت ہنسی۔۔۔۔

حیات کچن میں کھڑی اپنے لیے کافی بنا رہی تھی تبھی غازی وہاں سے گزر رہا تھا نظر ادھر ادھر گھمائی کوئی بھی نہیں تھا حیات کافی بنانے میں مگن تھی غازیان اسکے پاس آیا اور سیب

اٹھایا۔ ہیلو۔ وہ اسے مسکرا کر کہنے لگا۔ اللہ۔ حیات ڈری۔ تم پاگل ہو ڈرا دیا مجھے۔۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ پاگل تو ہوں میں تمہارے لیے۔ کہتے ساتھ غازیان نے حیات کے ہاتھ چمچ نکال کر سائیڈ پر پھینکا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچا۔ تم پاگل ہو غازی کوئی آجائے گا چھوڑو۔ حیات غصے سے کہتے ساتھ ہاتھ چھڑوانے لگی غازیان اسکا ہاتھ پکڑے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ میڈیم صاحبہ ناشتہ لگائیں۔ ریحانہ دور سے کہتی آئی۔ چھوڑو غازی ریحانہ آرہی ہے۔ حیات اسے کہنے لگی۔ اسنے ہاتھ چھوڑا۔ ہیرو صاحب آپ یہاں۔ ریحانہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ پانی پینے آیا تھا۔ غازیان نے بتایا۔ جی اچھا۔ ریحانہ نے کہا غازیان آکر ناشتے کی میز پر بیٹھ گیا۔ یہ لے جاؤ۔ ریحانہ۔ حیات نے اسے کہا۔

سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے۔۔ اور عاطف اور وحید دونوں شادی پر بات کر رہے تھے۔ مسٹر عاطف صاحب میرے خیال سے آپ جلد بازی میں بہت اہم چیز کرنا بھول گئے ہیں۔ غازیان نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا یقیناً وہ اپنی اور حیات کی نہ ہونے والی طلاق یاد کروانا چاہ رہا تھا عاطف صاحب نے اسے دیکھا تم اپنے کام سے کام رکھو۔ عاطف صاحب سرد لہجے میں کہتے ساتھ دوبارہ وحید سے بات کرنے لگے حیات کھڑی تھی غازی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے تھا حیات چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی چھوڑو۔ حیات ہلکی آواز

میں کہنے لگی غازیان ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔حیات کیا ہوا ہے۔ماہرہ اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ کلکچھ نہیں۔حیات نارمل ہونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی غازیان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی جا رہی تھی حیات کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے منگنی کی ڈیکوریشن سلیکٹ کر رہے تھے۔حیات بیٹا تم دیکھو شہباز کی ماں نے اسے شہباز کیساتھ بیٹھایا غازیان غصے بھری نگاہیں دونوں میں ڈال رہا تھا۔حیات سلیکٹ کرتے ہوئے کسی بات پر ہنس رہی تھی غازیان اسکے تل کو گھور کر پھر سے دیکھنے لگا حیات اسکی نظریں اپنے پر پا کر کنفیوز ہو رہی تھی سب لوگ آپس میں باتوں میں لگے ہوئے تھے حیات نے اپنے چہرے کے کوئی کتاب رکھ دی اپنے چہرے کے آگے کر لیا غازیان اب اسے نہیں دیکھ سک رہا تھا صرف حیات کی آنکھیں دِکھ رہی تھی غازی اپنا چہرہ تھوڑا نیچے ہو کر اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی منہ بنا رہا تھا حیات شہباز اور ماہرہ سے باتیں کرنے لگی غازیان صوفے سے تھوڑا سائیڈ پر ہوا مگر حیات کا چہرہ نہیں دیکھ رہا تھا۔اوئچ۔غازیان نیچے گر گیا حیات کے ساتھ ساتھ سب نے غازیان کو دیکھا

اوہ۔۔غازیان خود کو نارمل کر رہا تھا حیات پریشانی سے غازیان کو دیکھنے لگی۔۔کیا ہوا۔۔ماہرہ نے پوچھا۔کچھ خاص نہیں۔غازیان خود کو نارمل کرنے لگے۔مسٹر غازیان ہمیں یہ والا پسند آیا۔شہباز نے بتایا۔غازیان دیکھنے لگا۔بڑی کوئی فضول چوائس ہے۔غازیان کے منہ سے نکلا میرا مطلب یہ اتنی خاص نہیں ہے میرے خیال سے یہ کروانی چاہیے۔غازیان نے اسے بتایا۔اچھا۔شہباز وہ دیکھنے لگا جی جی یہ اچھی ہے۔۔اس نے کہا۔ہمم منگنی میری ہونی ہے تو پسند بھی میری ہو۔۔کہتے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ لایا۔۔۔۔

تہنیت شیشے کے سامنے کھڑی لپسٹک لگا رہی تھی عالیان جو فون استعمال کر رہا تھا اسے دیکھنے لگا تہنیت کی نظر اس پر گئی تو اسے دیکھنے لگا تہنیت اسے نظر انداز کرتی اپنی لپسٹک لگانے میں مگن ہو گئی اور پھر بال آگے کر کے اپنے فراک کی ڈوری باندھنے لگی۔اپنی نظریں دوسری طرف کر دون تہنیت منہ بنا کر کہنے لگی عالیان نے منہ دوسری طرف کر لیا تہنیت ڈوری باندھنی کی کوشش کرنے لگی پانچ منٹ مسلسل کوشش کرنے کے بعد جب ڈوری نہ بندھی وہ تھک گئی۔سنو۔تہنیت نے اسے کہا۔جی سناؤ۔عالیان فوراً مڑا۔یہ تو

بندھ دو۔ تہنیت اسکی طرف چہرہ کر کے کہنے لگی عالیان مسکراتے ہوئے اسکے پاس آیا اور ڈوری پکڑی تہنیت کا چہرہ عالیان کی طرف تھا عالیان نے اپنا چہرہ تہنیت کے قریب کر لیا اور ڈوری باندھنے لگا تہنیت نے آنکھیں بند کر لی ڈوری باندھنے کے بعد عالیان نے تہنیت کے ماتھے پر لب رکھے اور چہرہ شیشے کی طرف کیا۔ تمہیں ہر وقت میری ضرورت ہو گی اور میں ہر وقت تمہارے پاس ہوں گا میری جان غصہ اتنا کرنا اچھی بات نہیں ہے ٹھیک ہے۔ کہتے ساتھ عالیان نے اپنا سر اس سے ٹکرایا اور اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

مجھے چاہیے اس دفعہ اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دوں گا فواد زیدی طیش میں بولے۔ کیا ہوا۔ مسز فواد اندر آتی کہنے لگی۔ کچھ نہیں۔ فواد زیدی نارمل ہوئے۔ آپکا لفنگہ بیٹا کہاں ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ کام سے آؤٹ آف سٹی گیا ہے اور اسے لفنگہ مت کہیے وہ صرف حیات کو چاہتا ہے۔ مسز فواد نے بتایا۔ ہاں دھوکہ دے کر چلی گئی ہے وہ۔ فواد نے بتایا۔ ہاں یہ بات ہے۔ مسز فواد بھی افسردگی سے کہنے لگی۔۔۔

غازیان کمرے میں بیٹھا ہوا تھا تبھی حیات اسکے کمرے میں آئی۔ارے واہ آج تو محبوب خود چل کر آیا ہے۔غازیان مسکرا کر کہنے لگا۔شیٹ ایپ۔حیات غصے سے کہنے لگی۔کیا ہوا۔غازیان اسے غصے میں دیکھ کر کہنے لگی۔تمہارا مسئلہ کیا ہے تم جو کام کرنے آئے ہو کرو اور جاؤ۔حیات غصے سے کہنے لگی۔تم نے کہا اور میں نے مان لیا اتنا بے وقوف سمجھا ہے تمہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گا۔غازیان نے اسکا ہاتھ پکڑا اپنے قریب کیا۔دیکھو میں بتا رہی ہوں میں شادی کرنے والی ہوں اور اپنی ڈیڈ کی بات نہیں ٹال سکتی۔حیات نے اسے بتایا۔بلکل بھی نہیں ٹالنی ہم دونوں کی شادی ہو رہی ہے۔غازی شوخ انداز میں کہنے لگا۔کیا میری تمہارے ساتھ نہیں شہباز کی۔حیات کے الفاظ منہ میں ہی تھے غازیان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا بھول کر بھی نام مت لینا اس شخص کا اپنے ساتھ تم صرف میری ہو تمہارا نام صرف میرے ساتھ سوٹ کرتا ہے۔غازیان نے اسے کہا حیات اسے دیکھنے لگی۔کچھ پل دونوں یوں ہی دیکھتے رہے۔چوہا۔غازیان نے کہا۔آہہ کہاہیں چوہا پلیز زز بھگا دو میں بہت ڈرتی ہوں چوہے سے۔حیات اسکے سینے سے لگ گئی غازیان اسکی کمر پر گرفت مضبوط کر گیا کہاں ہے چوہا۔حیات اسکے سینے سے لگ کر پوچھنے لگی۔غازیان ہنسا۔تم جھوٹے ہو بد تمیز۔حیات اس سے الگ ہوئی۔غازیان نے اسے اپنے قریب کر کے دوبارہ

سینے سے لگایا۔ تمہیں اپنے قریب محسوس کر کے ایک سکون سا ملتا ہے۔غازیان محبت سے کہنے لگا حیات اسے دیکھنے لگی۔غازیان مجھے جانا ہے کوئی آ جائے چھوڑو۔حیات اسے کہنے لگی غازیان نے اسے چھوڑا وہ اسے ایک نظر دیکھتی چلی گئی۔۔شکریہ نقلی چوہے مجھے میرے پیار کے قریب کروادیا تم نے غازیان مسکرا کر کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا۔

چلیں باہر۔عاطف صاحب نے غازیان سے پوچھا۔سب لوگ تیار ہیں۔غازیان نے پوچھا۔ہاں سب تیار ہے۔انہوں نے بتایا۔حیات کہاں ہے۔غازیان حیات کو نہ دیکھ کر پوچھنے لگا۔وہ دیکھیں آ گئی۔ماہرہ نے اشارہ کیا غازی کی نظر حیات پر گئی. حیات سیڑھیاں اتری نیچے آ رہی تھی گولڈن اور ریڈ کلر کا فراک پہنے ساتھ میں گولڈن رنگ کا ڈوپٹہ لیے گھنگڑالے بالوں کو کھولا ہوا تھا ماتھے پر بندھی لگائے لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی بہت زیادہ حسین غازیان بس اسے دیکھتا رہا۔چلیں اب۔عاطف صاحب نے پوچھا۔جی جی چلیں۔غازیان ہوش میں آیا حیات آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چلنے لگی تبھی غازی نے اپنا حیات کے ہاتھ سے چھو کر گزارا حیات کے بڑھتے قدم رکے اسنے غازیان کی طرف دیکھا جو خود اسے دیکھ رہا تھا حیات آگے بڑھ گئی۔کیا غازی صبح صبح ہی

اپنے محبوب کو چھیڑ دیا۔غازیان نے خود سے کہااور چل دیا۔۔۔

منگنی کاانتظام بہت اچھاہوا تھابہت خوبصورتی سے لان کو سجایا گیا تھا اسٹیج کو وائٹ اور پنک پھولوں سے سجایا گیا تھا حیات اور شہباز کھڑے تھے۔ڈانس تو ہو گا نا۔ماہرہ فوراً غازیان کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔جی جی ضرور ہو گا۔غازیان نے مسکرا کر کہااور گانا چلایا شہباز حیات کا ہاتھ تھامے نیچے آیا۔مجھے نہیں کرنا۔حیات نے منع کیا۔بھابی کریں نا۔۔ماہرہ نے ضد کی تواسے مجبوراً ہاں کرنا پڑااور وہی غازیان نے ماہرہ کے آگے ہاتھ پھیلایا ماہرہ نے فوراً تھام لیا اور فوراً گانا چلا۔۔۔

آسمان کے پڑے اک جہاں ہے کہیں

جھوٹ سچ کا وہاں قاعدہ ہی نہیں

روشنی میں وہاں کی الگ نور ہے

سارے جسموں سے آگے جہاں جاتے ہیں

شہباز نے حیات کو گھمایا حیات گھوم کر غازیان کے پاس آئی اور ماہرہ شہباز کے۔

چل وہاں جاتے ہیں ہم وہاں جاتے ہیں پیار کرنے چلوں ہم وہاں جاتے ہیں۔ غازیان نے حیات کو اپنے قریب کر لیا حیات اسکی خوشبو میں کھو سی گئی تھی جہاں ماہرہ اور شہباز رک گئے تھے وہی غازیان اور حیات ڈانس کرنے میں مصروف تھے۔

بند کرو۔ عاطف صاحب نے فوراً کہا حیات ہوش میں آئی اور فوراً پیچھے ہوئی جس پر غازیان بھی خود کو ٹھیک کرنے لگا حیات شہباز کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

دیکھو تہنیت وہاں پر زیادہ غصہ نہیں کرنا ٹھیک ہے پیار سے رہیں گے لوگوں کو بھی پتہ لگنا چاہیے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ عالیان نے سمجھایا۔ صرف دیکھاوے کیلیے۔ تہنیت برا مان گئی۔ اصل میں کبھی موقع نہیں دیا موقع دو تو دیکھو پھر بتاؤں گا کتنا پیار کرتا ہوں۔۔ عالیان نے شوخیہ انداز میں کہا تہنیت شرما گئی۔ چلیں۔ تہنیت خود کو نارمل کرتے ہوئے کہنے لگی۔ جی چلیں۔ عالیان کہتے ساتھ اسکا ہاتھ تھامتا چل دیا۔۔۔۔

میں بیڈ پر ہی سو گی۔ فضیلہ چیخی تھی۔ مسئلہ کیا ہے نکلوں کمرے سے تم ورنہ میں تمہیں یہی ابھی کھڑے کھڑے تلاخ دے دوں گا۔ معیز غصے سے کہنے لگا۔ دو تلاخ تمہیں کیا لگتا میں ڈرتی ہوں تم سے دو تلاخ۔ فضیلہ غصے سے چیخی۔ فضیلہ سچ بتا رہا ہوں میں میں نے دے بھی دینی ہے نکل جاؤ۔ معیز نے اسے کہا۔ تو دوں نا اور ویسے بھی کونسا تم نے مجھے خوش رکھا شادی کے ایک ہفتے بعد ہی مجھے مارنے پر اتر آئے تھے ارے تم تو مرد کہلانے کے لائق نہیں ہو آج اتنی چڑچڑی اتنی غصے والی ہوں صرف تم جیسے گھٹیا اور بے غیرت مرد سے شادی کرنے کے بعد ہوئی ہو۔ فضیلہ غصے سے چیخی تھی۔ پٹاخ۔ ایک زوردار تھپڑ معیز نے فضیلہ کے منہ پر مار دیا۔ میں معیز فواد زیدی اپنے پورے حوش و حواس میں تمہیں تلاخ دیتا ہوں تلاخ دیتا ہوں تلاخ دیتا ہوں۔ معیز غصے سے کہنے لگا۔ فضیلہ بس اسے دیکھتی رہ گئی مسز فواد بھی یہ الفاظ سن چکی تھی۔ تم پاگل ہو معیز کیا کیا یہ۔ مسز فواد رلنے لگ گئی۔ لے جائیں اڈے میری نظروں کے سامنے سے۔ معیز نے فضیلہ کو دھکا مار کر نکال دیا اور دروازہ بند کر دیا فضیلہ مسز فواد کے گلے لگ کر رونے لگ گئی اور اسے چپ کروانے لگی۔۔۔

منگنی کی رسم ادا کر لیں۔عاطف صاحب نے کہا۔ تبھی لائٹ چلی گئی۔اچانک لائٹ کیسے غازیان۔عاطف صاحب غازیان کو پکارنے لگے۔میں دیکھتا ہوں۔غازیان کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھا حیات فون کی ٹارچ آن کیے کھڑی تھی۔ تبھی اسکا فون بجا۔اگر تم دو منٹ میں میرے والے کمرے میں نہ آئی تو سمجھنا غازیان ختم۔حیات نے غازی کا میسیج پڑھا۔کیا کرنے لگا ہے یہ شخص میں دو منٹ میں آئی۔حیات شہباز سے کہتی کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

غازیان۔۔وہ کہتے ساتھ کمرا کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی کمرا پورا سجا ہوا لال پھولوں سے اور دیے بھی لگے ہوئے تھے دیوار پر آئی لو یو لکھا ہوا تھا حیات کچھ پل اس منظر کو دیکھنے میں مصروف رہی جب کسی نے اسکا ہاتھ تھاما اور اس میں فوراً انگوٹھی ڈال دی حیات فوراً ہوش میں آئی۔یہ سب کیا ہے۔غازیان کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔ہم دونوں کی انگیجمنٹ کہا تھا نا منگنی بھی مجھ سے شادی مجھ سے ہی ہو گی۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بتایا۔وہ کیسے۔حیات نے کہا۔ایسے۔غازیان نے اسکی انگلی میں پہنائی انگوٹھی دیکھائی۔یہ تم نے

کیسے۔حیات پریشانی سے کہنے لگی ابھی جب تم ڈیکوریشن دیکھنے میں مگن تھی۔غازیان نے بتایا۔حیات انگوٹھی نکالنے لگی۔فضول محنت کرنے کا فائدہ نہیں ایک سائز چھوٹا لیا تھا نہیں نکلے گی۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔حیات اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اپنے ہونے والے شوہر کو اس طرح دیکھنا اچھا بات نہیں آئی نو دل میں دل تم بھی خوش ہو غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔غازی یہ کیا بچپنہ ہے۔حیات غصے سے کہنے لگی۔یہ بچپنہ نہیں یہ عشق ہے۔غازیان نے کہتے ساتھ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا۔تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا ہوں۔حیات غصے سے کہنے لگی۔ تھینکیو تمہارے غصے میں بھی پیار ہے۔غازیان نے کہتے ساتھ گال پر لب رکھے اور اسکا منہ کھل گیا۔ تبھی لائٹ آگئی اور غازیان نے حیات کو خود سے الگ کیا حیات فوراً چلی گئی۔۔۔۔

آگئی لائٹ چلیں منگنی کی رسم شروع کرتے ہیں۔غازیان آتا کہنے لگا حیات اسٹیج پر پریشان نہ کھڑی تھی۔یہ ہے اسکا ہونے والا شوہر چوہا لگ رہا ہے کتنی پیاری لگ رہی ہے لڑکی اور لڑکے کو دیکھ لے توبہ۔تہنیت منہ بنا کر کہنے لگی آہستہ بولو کوئی سن لے گا۔عالیان نے اسے کہا۔سنتا ہے تو سنے میں نے کونسا جھوٹ کہا۔تہنیت نے اسے کہا۔اچھا تم یہی رکو

میں آتا ہوں۔ تہنیت کو کہتے وہ غازی کے پاس آیا۔۔۔

کیا سین ہے۔اس نے پوچھا۔اب بنے گا اصل سین غازی نے بتایا۔اچھا جی۔عالیان مسکرایا۔حیات ہاتھ آگے کرو۔عاطف صاحب نے کہا حیات نے ہاتھ آگے کیا یہ کیا یہ تو رنگ پہنی ہوئی ہے تم نے۔شہباز پریشان ہوا۔وہ دراصل جب انگیجمنٹ شروع ہوئی تھی تو کچھ رنگز وہاں پر پڑی تھی تو مجھے یہ والی اچھی لگی تو ٹرائے کرنے لگی مگر یہ اتنی ٹائیٹ ہے کہ نکل ہی نہیں رہی۔حیات نے منہ بنا کر کہا۔ابے مانا یہ ایکٹرا اچھی تھی مگر اتنی صفائی سے جھوٹ بولے گی کبھی نہیں سوچا تھا۔غازیان مسکرا کر کہنے لگا۔ایک تو وہ تجھے بچا رہی ہے اوپر سے اسکو یہ کہ رہا ہے۔عالیان نے اسے کہا۔آئی لو یو جانا۔غازیان نے اسے فلائنگ کس کی۔۔کوئی نہیں لیفٹ ہاتھ میں پہنا لیں۔عاطف صاحب نے کہا۔نہیں انکل یہ والی انگلی کا کنیکشن دل سے ہوتا ہے کوشش کوشش کرتے ہیں آؤ حیات۔شہباز کہتے ساتھ اسے لے گیا غازیان پیچھے گیا۔۔۔

میں نے بہت کوشش کی ہے۔حیات نے بتایا دیکھاؤ ذرا۔کہتے ساتھ شہباز نے نکالنی کوشش کی۔آہہہ۔حیات کی چیخ نکلی۔رہنے دو اسے میں پہنا لیتا ہوں تمہیں درد ہو گا۔

شہباز کہتے ساتھ چلا گیا حیات پھر کوشش کرنے لگی رنگ اتارنے کی وہ کمرے سے باہر آئی غازیان اسے چھپ کر دیکھ رہا تھا کہ تبھی انگوٹھی نکل آئی۔ شہباز۔ وہ اسے پکارنے لگی مگر شہباز پہلے ہی جا چکا تھا اتار دوں نہیں حیات اسنے بہت پیار سے پہنائی ہے نہیں حیات تم اس پر اب یقین نہیں کرو گی پہن لیتی ہوں۔ حیات سوچنے لگی اور دور کھڑا غازی اسے اتارنے سے منع کرنے کے اشارے کر رہا تھا حیات نے انگوٹھی پہن لی اور غازی خوشی سے ناچنے لگا اور پھر اسے تین چار فلائنگ کس کر دی لو یو میری جان۔ غازیان کہتے ساتھ اسکے پیچھے چلا حیات جیسے مڑی غازی اسکا ڈوپٹہ پکڑی کھڑا تھا۔ چھوڑو اسے۔ حیات نے غصے سے کہا جس پر غازی منہ بنا گیا حیات اسٹیج پر چلی گئی۔۔۔

منگنی کی رسم ہو چکا تھی حیات کھڑی ماہرہ سے باتیں کر رہی تھی۔ تمہیں ایک بات کہوں۔ حیات نے اس سے کہا۔ جی۔ ماہرہ نے پوچھا۔ غازیان زیدی کے زیادہ قریب مت جانا وہ اچھا لڑکا نہیں ہے ٹھیک ہے۔ حیات نے بتایا۔ نہیں مجھے تو اچھے لگتے ہیں اور آپ جیسا سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے میں انہیں بلکل شہباز بھائی کی طرح ہی مانتی ہوں۔ ماہرہ نے بتایا۔ اچھا بھائی مانتی ہو۔ حیات کو تسلی ہوئی۔ جی۔ ماہرہ نے بتایا۔ ہمم لیکن پھر بھی۔ حیات

کہتی اسٹیج پر بیٹھ گئی۔۔

غازیان۔عاطف صاحب نے اسے پکارا۔جی۔غازیان انکے پاس آیا۔مجھے تمہارا کام بلکل پسند نہیں آیا میں تمہیں شادی کے ایونٹس پر نہیں ہائیر کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے بتایا۔ہاہاہا کمال کی بات ہے سب مہمانوں کو تو ڈیکوریشن پسند آئی ہے ایک واحد آپ ہی ہے جسے پسند نہیں دیکھیں میں کچھ غلط نہیں کروں گا عاطف صاحب پریشان ہونے کی ضرورت مگر آپ دماغ پر زور لگائے جلد بازی میں آپ بہت جذباتی فیصلہ لے رہے ہیں ذرا سوچیے کوئی چیز تو ہے جو آپ بھول رہے۔غازیان نے انہیں کہا۔تم میرے پر دھیان رکھنے کے بجائے کام پر دھیان رکھو زیادہ بہتر ہو گا۔انہوں نے بتایا اور چلے گئے وہ سچ میں غازیان کی بات کو سیریس نہیں ہے رہے تھے۔۔۔غازیان مسکرا کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

حیات شہباز ماہرہ سب لوگ وہاں بیٹھے تھے غازیان کچھ کام کر رہا تھا۔عاطف صاحب ادھر ایک کل لگی گی جس پر شادی جن کی انکا نام لکھنا ہو گا۔غازیان نے بتایا۔ہمم کر لو۔عاطف

صاحب نے کہا تو غازیان نے ہتھوڑی اٹھائی اور کل کو دیوار میں گھسانے لگا حیات اسے دیکھ رہی تھی غازی کی نظر اس پر گئی تو مسکرایا اور ہتھوڑی ماری کل دیوار پر لگنے کی بجائے غازی کی انگلی پر لگ گئی۔ آہہہ۔ غازیان کی چیخ نکلی حیات نے فوراً اسکی طرف دیکھا اور وہ اس طرف بھاگتی عاطف صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا حیات پیچھے ہو گئی۔ ٹھیک ہو بیٹا۔ ذکیہ نے پوچھا۔ جی۔ غازیان نے کہتے ساتھ ہتھوڑی دوسرے والے لڑکے کو دی اور خود اپنا خون صاف کرنے لگا۔۔۔

ہنی مون کب جائیں گے۔ تہنیت نے اس سے پوچھا۔ پہلے تو تم راضی نہیں تھی اب بے تابی دیکھو اپنی۔ عالیان نے اسے کہا۔ وہ تو میں بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔ تہنیت نے منہ بنایا۔ مجھے ابھی کام سے جانا ہے رات میں بات کریں گے ٹھیک ہے۔ وہ پیار سے کہتا اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا۔ میری بات کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اسکے لیے۔ وہ منہ بنا کر کہنے لگی۔

ایول کی کال آئی۔ یس سر۔ عالیان نے پوچھا۔ عالیان تم بلکل بھی دھیان نہیں دے رہے ذرا نظر رکھو فواد پر پتہ نہیں کہاں کہاں گھوم رہا ہے اور آج کل دو تین لڑکیوں کو کیڈنیپ

کرنے کے چکر میں ہے بس مجھے کسی طرح اسکا سچ سامنے لانا ہے اور میں چاہتا ہوں وہ اپنے منہ سے سارے کیے غلط کام قبول کرے۔ایول نے بتایا۔او کے سر بہت جلد ہم اس کام کو انجام دیں گے۔عالیان نے بتایا۔انشاءاللہ۔ایول نے فون رکھا۔۔۔۔۔

وہ سب لوگ کھانا کھا رہے تھے غازیان بھی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا۔ذکیہ اسے کھانا ڈال کر دینے لگی۔اور مسٹر غازیان آپ اس کام کے علاوہ کیا کرتے ہیں۔وحید نے پوچھا۔یہ بس لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔حیات کے منہ سے نکلا سب اسکی طرف دیکھنے لگے۔غازیان بھی حیات کو دیکھنے لگا۔کیا مطلب وحید پوچھنے لگا۔ کچھ نہیں بس ویسے ہی۔حیات نے کہا تو وہ سب لوگ خاموش ہو گئے غازیان کرسی کھسکا کر غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔غازیان بیٹا کھانا۔ذکیہ نے کہا مگر وہ کسی کی سنی بغیر کمرے میں چلا گیا حیات اسے جاتا دیکھنے لگی اسے پتہ لگ گیا تھا غازیان کو حیات کی بات بری لگی ہے۔۔۔۔

رات کو غازیان کمرے میں چکر لگا رہا تھا بھوک سے برا حال تھا صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔کیا کروں۔غازیان پریشان ہوتا کہنے لگا۔فرج میں ہو گا کھانا۔غازیان کہتا کچن کی طرف

بڑھاہر جگہ اندھیرا غازیان نے فرج کھولا کھانا پڑا تھا ڈھنڈا ہے یہ تو۔غازی باؤل کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا تبھی حیات پانی پینے آئی تھی کچن میں آئی غازی فرج بند کر کے مڑا حیات سے ٹکرایا آہہ۔غازیان نے دے کر چیخ ماری حیات نے منہ پر ہاتھ رکھا۔آہستہ اٹھ جائیں گے سب تم کون ہو۔حیات اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔غازیان۔غازیان نے کہا۔ حیات نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور لائٹ آن کی۔کیا کرنے آئے ہو یہاں۔حیات نے پوچھا۔غازیان نے جواب نہیں دیا۔میں تم سے بات کر رہی ہوں۔حیات نے اسے دیکھا۔بھوک لگی ہے کھانا چاہیے لیکن ڈھنڈا ہے۔غازیان کو مجبوراً بتانا پڑا ہٹو۔حیات نے اسے فرج سے ہٹایا اور باؤل نکال کر سالن گرم کرنے لگی اسے پلیٹ میں ڈال کر دیا ساتھ روٹی بھی رکھ دی غازیان لیتا چلا گیا۔پانی بھی دے دوں وہ بھی ان جناب کو پتہ نہیں ملتا ہے یہاں نہیں حیات کہتے ساتھ گلاس میں پانی ڈالنے لگی۔۔۔۔

یات پانی دینے کیلیے کمرے کی طرف بڑھی۔کیسے کھاؤافف یار زخم پر درد ہو رہا ہے۔ غازیان سے نہیں کھایا جا رہا تھا حیات نے اسے دیکھا کمرے میں آئی گلاس سائیڈ پر رکھا اور نوالہ توڑ کر اسکی طرف کیا۔چوٹ لگی اس لیے کھلا رہی ہوں۔حیات اسے دیکھے بغیر بتانے لگی۔میں خود کھالوں گا۔غازیان نے اسے کہا۔زیادہ اوور مت ہو اور چپ چاپ کھاؤ ورنہ

منہ اچھے سے توڑنا آتا ہے۔حیات نے بتایا جس پر غازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور منہ کھولا حیات نے اسے کھلایا حیات نے اسے کھانا کھلایا اور برتن لے کر جانے لگی غازیان نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ تھینکیو۔غازیان نے اسے مسکراتے ہوئے کہا حیات کچھ کہے بغیر چلی گئی۔۔۔۔۔

غازیان کمرے میں کھڑا تھا تبھی عالیان کھڑکی سے چھلانگ کر آیا۔تو یہاں۔غازی اسے دیکھ کر حیران ہوا۔ہاں یار کل سیلیبریٹ نہیں کر سکے تھے مبارک ہو تمہیں منگنی کی۔ عالیان نے بتایا یار دل کر رہا ہے ڈانس کرو تیری بھابی نے کل اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔ غازیان نے بتایا۔کیا بات کر رہا ہے اس بات پر تو میرا بھی ناچنے کا من ہو رہا ہے۔عالیان خوشی سے کہنے لگا آجا دونوں بھائی مل کر ناچے۔غازیان نے کہتے ساتھ بیڈ پر چھلانگے مارنی شروع کر دی عالیان لیٹ کر ڈانس کر رہا تھا۔۔۔

ریحانہ جاؤ غازیان کو بلا لاؤ۔ذکیہ نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے کمرے کی طرف بڑھی مگر جیسے ہی اسکی نظر بیڈ پر گئی۔اللہ توبہ کیسی حرکتیں کر رہے ہیں توبہ توبہ۔ریحانہ

پریشانی سے کانوں کو ہاتھ لگاتی کہنے لگی۔ تبھی حیات کی نظر اس پر گئی۔ کیا ہوا ریحانہ۔ حیات نے پوچھا۔ اللہ میڈیم ادھر آئی دیکھو ہیرو صاحب کے نیچے کوئی پتہ نہیں توبہ وہ دونوں فضول حرکتیں کر رہے ہیں۔ ریحانہ نے اسے بتایا۔ کون ہے ذرا میں بھی تو دیکھو کس چڑیل کیساتھ۔ حیات غصے سے کہتے ساتھ کمرے میں آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر پریشان ہوئی اور اونچا اونچا ہنسنے لگی۔ کیا ہوا میڈیم ہنس کیوں رہی ہے۔ ریحانہ نے اس سے پوچھا غازیان اور عالیان بھی ٹھیک ہو کر کھڑے ہوئے حیات کو دیکھنے لگے۔ افف ریحانہ تم یہ تو بتاؤ کہ لڑکا مجھے لگا کوئی اور۔ کہتے ساتھ حیات اونچا اونچا ہنسنے لگی۔ جس پر ریحانہ پریشانی سے دیکھنے لگی۔ جاؤں تم۔ اس نے ریحانہ کو کہا۔ تو وہ چلی گئی۔ بندے میں نا تھوڑی شرم ہوتی ہے اگر تم کر بھی رہے تھے میرا مطلب ڈانس کر رہے تھے تو دروازہ بند کر کے کرنا ورنہ لوگ تمہیں کیا کیا سمجھنے لگ جائیں گے۔ حیات ہنستے ہوئے چلی گئی۔ کیا ہوا۔ عالیان نے اسے دیکھا۔ پتہ نہیں سمجھ مجھے بھی کچھ نہیں آیا۔ غازیان نے بتایا جس پر عالیان اور وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جاؤں مناؤا سے اسنے کچھ بھی نہیں کھایا۔ عالیان کی ماں نے کہا جس پر وہ کھانا لیتا کمرے

میں آیا۔ تہنیت آجاؤ کھانا کھائیں۔ عالیان نے اسے کہا مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔ کیا ہوا۔ عالیان اسکے پاس آیا۔ جاؤنا اپنے کام کرو میں کونسی ضروری ہو تمہارے لیے۔ تہنیت نے خفگی سے کہا۔ اچھا سوری بابا وہ کیا ہے نا کہ کام زیادہ تھا اس وجہ سے لیکن ایک سرپرائز ہے تمہارے لیے۔ عالیان نے اسے کہا۔ کیا۔ تہنیت نے پوچھا۔ کل ہم دونوں لندن جارہے ہیں۔ عالیان نے بتایا۔ کیا سچ میں۔ تہنیت خوش ہوتی کہنے لگی۔ ہاں سچ میں اب چلو کھانا کھاؤ۔ عالیان نے اسے کہا تو وہ کھانے لگ گئی سچ میں بہت بھوک لگی تھی کھانا کھانے کے بعد میں پیکنگ کرتی ہوں۔ تہنیت نے بتایا۔ اور اس کی معصومیت پر عالیان مسکرادیا۔۔۔۔

تہنیت چلیں۔ عالیان تیار کھڑا تھا پوچھنے لگا۔ جی جی چلیں۔ تہنیت نے اسے بتایا۔ ماں اپنا بہت خیال رکھنا ہے دوائی وقت پر لینی ہے اور یہ لڑکی آپ کے کام کرنے کیلیے کے عالیان نے رکھوائی ہے ٹھیک ہم روز کال کریں گے۔ تہنیت نے بتایا جس پر رشیدہ مسکرائی اور اثبات میں سر ہلایا۔ اللہ حافظ دھیان رکھیے گا اپنا عالیان نے بھی انہیں گلے لگایا تو وہ

مسکرائی وہ دونوں چل دیے۔۔۔

عالیان میں پہلی دفعہ بیٹھ رہی ہوں جہاز میں بہت ڈر لگے گا۔ تہنیت ڈری ہوئی تھی۔ ریلیکس کچھ نہیں ہو گا۔ عالیان نے اسے بتایا وہ دونوں جہاز میں موجود عالیان نے اسکی سیٹ بیلٹ باندھی اور پھر اپنی جہاز آہستہ آہستہ اڑنا شروع ہو گیا تہنیت نے عالیان کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ تہنیت نے ڈرتے ہوئے بتایا ڈونٹ وری میری جان میں ساتھ ہوں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عالیان نے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا تہنیت نے اپنا بازو اسکے بازو میں گھسا کر آنکھیں بند کر لی عالیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

چل تو انجوائے کر اپنا ہنی مون اور میری دعا ہے کہ میں چاچو بن جاؤ۔ غازیان نے بتایا۔ دعا یہ کر کے تیری بھابی کے نخرے ختم ہو جائیں۔ عالیان نے اسے کہا۔ جس پر غازیان ہنسا۔ انشاءاللہ ہو جائیں گے چل تو بھابی کو ٹائم دے۔ غازیان نے کہ کر فون رکھا۔۔۔

چلیں ماہرہ۔ حیات نے پوچھا۔ تم تیار ہو۔ شہباز حیات سے پوچھنے لگا۔ ہمم میں تو تیار ہوں مگر ماہرہ کہاں رہ گئی۔ حیات نے پوچھا۔ میں آ گئی۔ ماہرہ نے بتایا۔ چلیں اب۔ شہباز نے پوچھا۔ ہمم۔۔ حءات نے اثبات میں سر ہلایا۔ کہاں جایا جا رہا ہے۔ غازیان نے ان سب

کو دیکھ کر پوچھا۔ ہم لوگ شاپنگ پر جا رہے ہیں ہفتے بعد بھائی کی شادی ہے میں چاہ رہی ہو ٹریڈ شنل ڈیسز پہنوں۔ ماہرہ نے بتایا۔ اوہ لیکن حیات کو ساتھ لے جانا لازمی ہے۔ غازیان نے کیا تو حیات نے اسکی طرف دیکھا۔ تم سے مطلب تم کام سے کام رکھو مسٹر غازیان۔ شہباز غصے کہتے ساتھ اسکا کالر پکڑ چکا تھا۔ کس کا گریبان پکڑا ہے تو جانتا بھی ہے میں کون ہوں۔ غازیا۔ کو غصہ آیا۔ ہاں بہت اچھے سے جانتا ہوں اور تیری جس پر نظر ہے وہ بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں شہباز غصے سے کہنے لگا۔ ہاں تو کیا کرے گا تو اگر جانتا بھی ہے تو کوئی غازیان زیدی کو روک نہیں سکا۔ غازیان نے بتایا۔ میں بتاتا ہوں تجھے ابھی۔ کہتے ساتھ شہباز مکہ مانے کیلیے مٹھی بھینچی ہی تھی۔ نہیں شہباز بس۔ حیات بیچ میں آئی۔ تم نہیں مارو گے سمجھے اور فضول میں تم کیوں غصہ ہو رہے اس نے صرف ایک بات کی تھی۔ حیات نے اسے کہا۔ میری حیات تم سمجھ نہیں رہی یہ انسان تم پر نظر رکھی کھڑا ہے۔ شہباز نے اسے سمجھایا غازیان اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔ غازیان کا دل کیا اسکا منہ توڑ دے میری حیات سن کر غازیان کا میٹر اور گھوما۔ حیات نے غازیان کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے کھڑا تھا حیات نے غازیان کو اور نفی میں سر ہلایا اور غازیان حیات کو دیکھنے لگ گیا۔ اگر تم یہی کرو گے تو میں نہیں جاؤں گی۔ حیات نے اسے کہا۔ پلیز آپ

دونوں مت لڑیں نہیں بھائی غازیان سر ایسی سوچ نہیں رکھتے آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ماہرہ نے کہا غازیان کمرے میں چلا گیا اور حیات ان دونوں کیساتھ۔۔۔

معیز جس دن سے فضیلہ کو تلاخ دے کر آیا تھا تب سے گھر نہیں گیا تھا ابھی بھی وہ کوٹھے پر بیٹھا تھا اور مسز فواد پریشان ہو رہی تھی فواد صاحب تو کاموں میں ہی مصروف تھے انہیں گھر کی کوئی ہی نہیں تھی۔۔۔

حیات شاپنگ کر رہی تھی اور ماہرہ اور شہباز دوسری دکان پر تھے ایک شخص نے اسکے منہ پر رومال رکھنا چاہا حیات پریشان ہوئی تبھی کسی نے اس شخص کا ہاتھ روکا اور اسے گھما کر ایک مکہ مار کر زمین پر پھینکا وہ پھر سے پکڑا جا چکا تھا وہ فوراً بھاگ گیا اور حیات اس شخص کو دیکھنے لگی۔ تھینکیو سو مچ ویل وشر۔حیات اس شخص کو پہچان چکی تھی۔یہ میرا فرض ہے لیکن تمہیں بھی اپنا دھیان رکھنا ہو گا۔وہ کہتا چلا گیا اور حیات پریشانی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی آخر اسے کیسے پتہ لگ جاتا ہے کہ میں مصیبت میں ہوں۔حیات الجھے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ لوگ لندن پہنچ گئے تھے اور روم میں آ چکی تھی وہ دونوں بہت تھکے ہوئے تھے تہنیت نے آتے ساتھ رشیدہ کس کال کی اور بتایا کہ ہم پہنچ گئے اور پھر فریش ہو کر دونوں کھانا

کھا کر سو گئے۔۔۔۔

وہ تینوں شاپنگ کر کے گھر آ چکے تھے حیات کمرے میں تھی۔ شہباز مجھے بات کرنی ہے ذرا کمرے میں آؤ گے میرے۔اس نے بتایا۔ شہباز اسکے پیچھے کمرے میں آیا۔۔

صبح کیا کہ رہے تھے۔غازیان نے پوچھا کیا۔ شہباز کو یاد نہیں تھا تمہاری حیات۔غازیان نے اسے کہا۔ بلکل میری حی۔ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ غازیان نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھ کر زور دیا۔آج تو کہ لیا آج کے بعد غازیان زیدی کے سامنے اسکی حیات کو اپنا نہ کہنا ورنہ وہ حال کروں گا کہ کبھی کچھ بول نہیں سکو گے یاد رکھنا حیات صرف میری یعنی کہ غازیان زیدی کی ہے سمجھے۔غازیان نے اسکی گردن کو چھوڑا وہ کھانسا۔اور خبردار جو کسی اور کو بتایا ورنہ یاد رکھنا غازیان سے پنگہ لے رہے ہو تم۔غازیان نے اسے بتایا۔ مگر میری شادی حیات سے۔شہباز نے اسے بتایا جسدن تیری شادی ہو گی اس دن دیکھیں گے ابھی نکل اور یاد سے یہ بات ہم دونوں کے بیچ رہے۔غازیان نے اسے غصے بھری نگاہوں ڈے دیکھا۔پاگل یہ شخص۔وہ ڈر گیا تھا۔حیات تو نہیں کرتی نا اس سے محبت وہ تو مجھ سے کرتی ہے۔شہباز مسکرا کر کہتا کمرے میں چلا گیا۔۔

حیات وہ تم سے پیار کرتا ہے میں نے دیکھا ہے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے پیار میں کیسے

اسکے سامنے کسی اور کی ہو جاؤ وہ پہلا شخص ہے جس نے حیات کے دل میں جگہ بنائی میں چاہ کر بھول سک رہی غازیان کو۔حیات کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا۔ تبھی اذانوں کی آوازیں گونجی۔کہتے ہیں اللہ سے تم مانگو وہ تمہیں ضرور ملتا ہے نہ میں اپنے ڈیڈ کو ناراض کرتی ہوں اور نا ہی غازیان کے بغیر رہ سکتی ہوں میں اپنے رب سے مانگو گی غازیان کو وہ ضرور ملے گا مجھے حیات کہتے ساتھ باتھروم گئی اور وضو کر کے آئی۔

اللہ تو میرے دل سے واقف ہے تو جانتا ہے اس دل میں صرف غازی ہی رہتا ہے میں اسکے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اور وہ بھی مجھے بہت چاہتا ہے اللہ میری دعا قبول فرما کے مجھے اور غازی جو الگ نے کرنا میں آپ سے دعا کر رہی ہوں آپ ہی تو ہو جس سے آج میں اپنا سب کچھ شئیر کر چکی ہوں۔حیات روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ہ نماز ادا کر کے نیچے کچن میں آئی اور پانی پینے لگی تبھی کسی نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا وہ گھبرائی۔ تمہارا غازی ہوں پریشان نہ ہو۔غازیان نے اسکے کان کے قریب ہو کر کہا۔ حیات کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی۔غازی یہ کیا فضول حرکت دور ہو۔حیات نے سرد لہجے میں اسے کہا۔اور غازی اسکی کوئی بات سننے کے لیے اس وقت تیار نہیں تھا۔غازی میری

شادی ہونی والی ہے یہ حرکت اچھی نہیں ہے ہٹو پیچھے ہو۔حیات نے اسے پھر ہٹانا چاہا۔ کس سے ہونے والی ہے غازی نے پوچھا شہباز سے میری اور شہباز کی۔حیات نے بتایا۔ میں تم سے عشق کرتا ہوں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا وعدہ ہے میرا مسز غازیان زیدی۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا اور حیات نے اسے دیکھا۔آج کے بعد اسکا نام نہ لینا حیات تم صرف میری ہو صرف میری۔غازیان نے اسے بتایا۔غازی کیوں نہیں سمجھ رہے پانچ دن بعد میری شادی ہے۔حیات بھی اب بے بسی سے کہنے لگی۔ شادی ہو ہی نہیں سکتی تمہاری حیات تم میرے نکاح میں ہوں میں نے تمہیں تلاخ نہیں دی حیات اور ایک نکاح کے اوپر دوسرا نکاح کرنا گناہ ہے لیکن تم بے فکر رہو میں تمہیں یہ گناہ نہیں کرنے دوں گا لیکن ابھی تمہیں خاموش رہنا میں چاہس تمہیں ابھی اسی وقت کے جا سکتا ہوں لیکن تمہارے ڈیڈ ہرٹ ہوں گے تم سے اسلیے سب کے سامنے لے کر جاؤں گا اور تم اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہوں تو پلیز یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی۔غازی نے اسے کہا حیات کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا غازی نے فوراً صاف کیا۔میری حیات روؤئے گی نہیں میری حیات بیت اسٹرونگ ہے کچھ دن صبر کر لو پھر تم اور میں ہوں گے اور کوئی بھی نہیں۔غازی نے اسے کہتے ساتھ اسکی آنکھیں پر لب رکھے حیات

کے چہرے پر مسکراہٹ آئی حیات اسکے سینے سے لگ گئی۔غازی کو ایک سکون سا ملا تھا کا گی دنوں بعد۔اب جاؤں یہ نہ ہو کوئی آجایئے اور ہاں شہباز سے دور رہنا۔غازیان نے اسے وارن کرنے والے انداز میں کہا اور وہ کچھ کہے بغیر کمرے میں چلی گئی۔۔

وہ دونوں سو کر اٹھے تھے تہنیت نہا کر باہر آئی تھی عالیان گہری نیند سو رہا تھا تہنیت نے ڈرائیر کی آواز سے اسکی نیند خراب ہوئی وہ غصے سے اٹھا مگر سامنے تہنیت کو دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا اس کے سارے بال آگے تھے اور وہ ڈرائیر سے انہیں خشک کر رہی تھی عالیان اسکی طرف خود بخود بڑھانے لگا تہنیت بال سکھانے میں مصروف تھی عالیان نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا تہنیت اس چیز کے لیے بلکل بھی تیار نہ تھی اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔عالیان۔تہنیت بامشکل اسکا نام لے سکی مگر عالیان اس میں مگن تھا عالیان نے اسکے کمر پر لب رکھے تہنیت کی ریڑھ سنسناہٹ سی دوڑی اسنے آنکھیں بند کر لی۔اور کچھ دیر وہ دونوں اسی طرح کھڑے رہیں جب کسی نے روم ناک کیا عالیان ہوش میں آیا تہنیت نے سانس بحال کی اور اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کرنے لگی

روم سروس والے ناشتے کا پوچھنے آئے تھے عالیان انہیں بتا کر واپس آیا تو وہ جوڑا بنا رہی

تھی۔جوڑے میں اور بھی زیادہ حسین لگ رہی ہو۔وہ کہتے ساتھ آنکھ مارتا باتھروم چلا گیا اور تہنیت اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔کتنا چھیچھوڑا شوہر دیا ہے اللہ تعالیٰ میں شریف سمجھتے تھے اسے۔تہنیت منہ بنا کر شکوہ کرنے لگی۔۔

وہ دونوں ناشتہ کر رہے تھے تہنیت اس سے نظریں بھی نہیں ملا سک رہی تھی اور وہ اسے گھورتے ہوئے ناشتہ کر رہا تھا تہنیت سے کھانا مشکل ہو رہا تھا۔ی۔۔یوں نے گھورا۔وہ تھوڑا ہچکچا کر کہنے لگی جس پر وہ مسکرایا میں تو دیکھوں گا شوق تمہیں ہی تھا اور میں نے پہلی ہی کہ دیا تھا میں اور تم اکیلے ہوں گے تو مجھے تو موقع چاہیے تمہیں قریب کرنے کا عالیان نے بتایا۔تہنیت نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

گھومنے چلیں باہر۔عالیان نے تہنیت کے پاس آکر کہا جو کھڑکی پر کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔نہیں کام کر لو تم میں نہیں جا رہی وہ ناراضگی سے کہنے لگی۔ارے میری جان کام ہو جائے گا تمہیں گھمانے لایا ہوں نا تو آجاؤ چلیں۔عالیان نے اسکا ہاتھ تھاما اور بل دیا وہ دونوں باہر آئے پھر رہے تھے تہنیت اسکے ساتھ چلنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔آئسکریم کھانی

ہے۔ تہنیت نے اسے کہا۔ عالیان مسکرا کر آئسکریم شاپ پر رکا اور آئسکریم دونوں آئسکریم کھانے لگے ارے عالیان تمہارے ادھر کچھ لگا کہتے ساتھ تہنیت نے اسکے چہرے پر آئسکریم لگا دی اور اونچا اونچا ہنسنے لگی عالیان اسے گھورنے لگا۔۔ سوری مجھے تنگ کرنے کا دل کر رہا تھا کر دیا۔ تہنیت ہنستے ہوئے کہنے لگی۔ یہ کیسا تنگ کرنا ہے۔ عالیان نے کہا۔ یہ آپکی بیگم کا اسٹائل یہے تنگ کرنے کا۔ تہنیت نے بتایا۔ اسکے آپکی بیگم کہنے پر وہ مسکرا گیا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر وہ دونوں گھومتے رہے اور پھر جب دونوں گھوم کر تھک گئے تو واپس ہاٹل میں۔ آ گئے۔ ماں کو کال کرو مجھے بات کرنی ہے۔ تہنیت نے اسے کہا عالیان نے فون اسکی گود میں رکھ دیا تہنیت نے رشیدہ کے نمبر پر کال کی باتیں کرنے لگی تب تک وہ اسے دیکھنے میں مصروف رہا جیسے ہی فون بند ہوا عالیان اسکی طرف بڑھا اسے باہوں میں لے لیا۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہی ہو نیچے اتارو۔ تہنیت نے اسے کہا عالیان اسے کوئی جواب دیے بغیر بیڈ پر لایا اور لٹایا تہنیت نظریں جھکا گئی عالیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اسنے اسکے چہرے

پر آئے بالوں کو پیچھے کیے۔مجھے نیند آرہی ہے۔تہنیت نے اسے بتایا۔کل سو لیا تھا نا آج نہیں سونا آج کی رات میری ہے۔عالیان نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر پیار کی مہر لگائی تہنیت آنکھیں بند کر گئی۔عالیان اسکی رضامندی دیکھ کر مسکرایا اور کمرے کی لائٹ آف کر دی اسکی آنکھوں میں جھکا اور اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔

صبح عالیان کی آنکھ تو تہنیت کو اپنی باہوں میں پایا چہرے پر مسکراہٹ آئی اور تہنیت کے چہرے پر بھی شرمیلی مسکراہٹ تھی لیکن وہ سو رہی تھی۔گڈ مارننگ میری جان کل کی رات میری حسین رات تھی۔اس نے اسکے کان میں سرگوشی کی وہ منہ اسکے سینے میں چھپا گئی عالیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اسکے ساتھ گزارا ہر لمحہ اسے حسین لگتا تھا اس نے اسکی کمر میں گرفت مضبوط کر دی اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

چھ دیر بعد وہ اٹھ گئی اور تیار ہو کر کمرے میں آئی تو عالیان نہیں تھا اس نے سکھ کا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھی اس شخص سے نظریں ملانا اور اسکے سامنے رہنا مشکل ہو چکا تھا تبھی کسے کی قدموں کی آواز آئی وہ دیکھنے لگی تو عالیان تھا۔وائٹ کلر کا لانگ فراک میں بالوں کو کھولے میک ایپ کے نام میں صرف براؤن لپسٹک لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ

سے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

اس طرح مت گھورو۔ تہنیت کنفیوز ہوتی کہنے لگی حق رکھتا ہوں اس طرح دیکھنا میں تو دیکھوں گا مسز عالیان گیلانی۔ عالیان کہتے ساتھ اسکے قریب ہوا اور اسکی کمر میں ہاتھ رکھ کر قریب ہوا۔ عالیان مجھے باہر جانا ہے تہنیت نے اسے فوراً کہا۔ چلے جائیں گے اتنی جلدی کیا ہے ابھی ہم ہیں یہی۔ عالیان نے اسے بتایا جس پر تہنیت لب بھینچ گئی وہ اسکی شہ رگ پر جھکا۔۔۔

وحید عاطف ذکیہ یہ سب شاپنگ پر گئے تھے شہباز بھی کام سے گیا ہوا تھا گھر میں شہباز کی ماں ماہرہ حیات اور غازیان تھا حیات اور شہباز کی ماں باتیں کر رہے تھے تبھی ماہرہ سیڑھیاں اترتی نیچے آ رہی تھی کہ اچانک اسے چکر آیا اور وہ فوراً گرنے لگی تھی غازیان نے اسے سنبھالا آریوا کے غازیان پریشانی سے اسے دیکھنے لگا حیات اور جویریہ انہیں دیکھنے

لگے۔پتہ نہیں چکر آرہے ہیں۔اس نے بتایا۔اوہ تم نیچے کیوں آئی میری جان اوپر جاؤ۔

جویریہ نے کہا حیات غصے سے ہاتھ مسل رہی تھی۔مام مجھ سے کھڑا تک نہیں ہوا جارہا۔

اس نے بتایا۔غازیان بیٹا اسے اٹھا کر روم میں لے جاؤ۔انہوں نے کہا غازیان انہیں دیکھنے لگا۔غازیان حیات کو دیکھنے لگا اسکے دیکھتی ہی حیات نے منہ دوسری طرف کر لیا غازیان کو مجبوراً اسے اٹھانا پڑا۔شکریہ بیٹا۔جویریہ کہتی کمرے میں چلی گئی غازیان اسے باہوں میں لیے اسکے روم میں آیا۔۔

پانچ منٹ گزر گئے مگر غازیان ابھی تک نیچے نہیں آیا تھا ریحانہ۔حیات نے اسے بلایا۔یس میڈیم۔اس نے پوچھا۔دیکھ کر آؤ کیا چل رہا ہے اتنی دیر کیوں کر دی ہے۔اس نے کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اوپر گئی

تو ماہرہ اور غازیان کسی بات پر مسکرا رہے تھے اور ماہرہ نے اسکے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا اللہ۔کہتے ساتھ وہ فوراً نیچے آئی۔

میڈیم افف کیا ہو گیا ہے میں کیا بتاؤں۔اس نے پریشانی سے کہا۔کیا۔حیات پریشان ہوئی۔آپ خود جا کر دیکھ لیں کندھے پر سر رکھا ہوا ہے ہاتھ میں ہاتھ توبہ روبہ۔وہ کہتی چلی گئی حیات فوراً اوپر کمرے کی طرف بھاگی دروازہ بند تھا اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ

گئی۔ نہیں میں کیوں ناک کرو کیوں میں ناک کروں گی میرا شوہر ہے اندر۔ حیات نے کہتے ساتھ دروازے پر دستک دی۔ غازیان واشروم سے باہر آیا ماہرہ سو چکی تھی غازیان نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور دروازہ کھولا۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ حیات نے اسے کہا۔ بس آرہا ہوں تم چلو۔ غازیان نے اسے کہا۔ تم ابھی میرے ساتھ چل رہے ہو۔ حیات اسکا ہاتھ تھامتی اسے کھینچ کر اپنے کمرے میں لے آئی۔۔۔۔

یہ کیا چل رہا تھا تم دونوں کے بیچ دیکھو یہ میرا گھر ہے ایسے فضول حرکتیں تم میرے گھر نہیں کروگے سمجھے۔ حیات غصے سے کہتی جارہی تھی۔ اور تم تو ایک نمبر کے جھوٹے ہو کل کچھ کہہ رہے تھے آج اس ماہرہ کو اپنے قریب کیا ہوا تھا۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ تم جل گئی۔ غازیان نے خوشی سے کہا۔ نہیں میں نہیں جلی۔ حیات نے اسے کہا۔ اگر نہیں جلی تو پھر یوں غصہ کیوں۔ غازیان نے اسے کہا۔ مجھے کوئی جلن ولن نہیں ہوئی میں کہہ رہی ہوں ایسی حرکتیں اپنے گھر میں کرو میرے گھر نہیں اور ہاں بھولو مت میں تمہاری بیوی ہوں نکاح میں ہوں میرا پورا حق بنتا ہے تم سے پوچھنا۔ حیات نے اسے یاد دلایا۔ بلکل اور مجھے بہت اچھا لگا تمہارا حق جتانا۔ غازیان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اے مجھے مت

چھوئے۔حیات نے اسکا ہاتھ پیچھے ہٹایا۔رات کو میرے کمرے میں آنا سب بتاؤں گا۔غازیان کیتا چلا گیا غازی واپس آؤ میری بات ختم نہیں ہوئی۔حیات نے اسے دوبارہ بلایا مگر وہ جا چکا تھا۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ میں کچھ کام کر رہا تھا تہنیت منہ بنا کر اسے دیکھ رہی تھی ہر وقت مجھے پریشان کرتے ہو آج تمہیں پریشان کروں گی۔تہنیت کہتے ساتھ اٹھ کر اسکے پاس گئی اور اپنا سر اسکے کندھے پر رکھا وہ کام کرتا رہا تہنیت غصے سے اسے دیکھنے لگی لیکن پھر تہنیت نے اسکی ناک دبائی۔مت کرو۔عالیان نے اسے کہا تہنیت نے اسکی گال کھینچی۔تہنیت کیا کر رہی ہو۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔تہنیت نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھا بور ہو رہی ہوں۔اس نے بتایا۔میں کام کر رہا ہوں تو کیوں تنگ کر رہی ہو۔عالیان نے بتایا۔ہم ہنی مون پر آئے ہوئے ہیں کام تم پاکستان جا کر کرنا مجھے گھمانے لے کر چلو۔تہنیت نے اسکا پکڑا بیڈ سے اٹھایا۔یہ کیا بچپنہ ہے تہنی۔عالیان نے اسے کہا۔ہنی مون میں تم جیسے پاگل ہی کام کر سکتے ہیں ایک تو اللہ نے اتنی خوبصورت بیوی دی ہے اور اسے دیکھنے کے بجائے آفس کے کاموں میں لگے ہوئے ہو۔تہنیت بولتی جا رہی تھی جب اسے اپنی

گردن پر لمس محسوس ہوا عالیان۔ تہنیت پیچھے ہونے لگی خود تو کہا ابھی کہ تمہیں گھورنا چاہیے وہ بلکل معصوم بن گیا ویسے تم بہت معصوم بن جاتے ہو لیکن جیسے میرے قریب آتے ہو چھیچھوڑے بن جاتے ہو تہنیت نے اسے بتایا جس پر وہ مسکرایا۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا جس مرضی کو دیکھے۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ ٹھیک کہہ رہی ہیں اسلیے مجھے کہا تھا جاؤ دیکھو۔ ریحانہ نے اسے کہا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ تبھی ماہرہ آئی۔ آپ جائیں۔ ریحانہ کو کہنے لگی۔ وہ چلی گئی۔ کل صبح میں نے آپ کو غازیان کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔ ماہرہ نے بتایا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ میں انکے پاس گئی۔۔

کیوں آپ میرے بھائی کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں وہ پیار کرتے ہیں حیات سے اور جہاں تک بات حیات کی ہے اسے میں جانتی ہوں وہ بہت اچھی ہے۔ ماہرہ نے غازیان کو کہا تمہیں جب کچھ نہیں پتہ بیچ میں مت بولو غازیان سرد لہجے میں کہنے لگا۔ نہیں کیوں نہ بولوں تم غلط کر رہے ہو تم حیات کو باکردار دیکھانا چاہتے ہو بولو یہی بات ہے نا۔ ماہرہ غصہ ہوئی اوہ جست شیٹ ایپ میں حیات کو ذرا سی بھی تکلیف نہیں دے سکتا میرا سب کچھ

ہے میرے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ ضروری جو ہے وہ حیات۔غازیان نے بتایا۔ کیا مطلب۔ماہرہ کو سمجھ نہ آئی۔تم نہیں جانتی میں کیسے ایک مہینے اسکے بغیر رہا ہوں میرا دل کر رہا تھا ختم ہو جاؤ جب وہ تھی اس پر غصہ کرتا تھا ناراض ہوتا تھا بعد میں خود کو تکلیف دیتا تھا یہ نشان دیکھ رہی ہو جب میں نے حیات جو زور سے پکڑا تھا اسے چوٹ آئی تھی اس رات میں اسٹڈی میں گیا اور خود کو بھی تکلیف دی کیونکہ میں نے اپنی حیات جو تکلیف دی تھی مجھے سے زیادہ حیات کو کوئی نہیں چاہ سکتا نکاح میں ہے میرے وہ۔غازیان زیدی نے بتایا ماہرہ اسے دیکھ رہی تھی۔

اور اس وقت مجھے پتہ لگا کہ وہ تمہیں پاگلوں کی طرح پیار کرتا ہے اور چکر آنا بھی ایک بہانا تھا تاکہ میں دیکھ سکوں تم اس سے پیار کرتی ہو یا نہیں پھر تم نے جب ریحانہ کو بھیجا تو میں سمجھ گئی تم جیلس ہو اور غازیان کو بتایا اور اب تمہیں یہاں غصے میں دیکھ کر پتہ لگ گیا تم بھی اسے بہت پیار کرتی ہو۔ماہرہ نے بتایا۔ہاں میں کرتی ہوں پیار بہت پیار کرتی ہوں لیکن میرے ڈیڈ میرے لیے بہت ضروری ہے انکی بات میں نہیں ٹال سکتی۔حیات نے بتایا۔تم کیسے تم اسکے نکاح میں ہو۔ماہرہ نے اسے بتانا۔جانتی ہوں نکاح میں ہوں لیکن کیا کر سکتی ہو میں اس وقت دونوں میں سے کسی ایک کو نہیں چن سکتی کیونکہ دونوں میرے

لیے برابر ہے جو میرے اللہ کی خوشی ہو گی میں بھی اسے میں خوش ہوں گی میں چاہ کر بھی اس کیساتھ دوبارہ نہیں جاسکتی وہ روتے ہوئے کہتی چلی گئی۔ کتنی دکھی ہے یہ اور ادھر غازیان کتنا اداس ہے کتنا چاہتے ہیں ایک دوسرے کو۔ماہرہ حیات کو جاتا دیکھ کر کہنے لگی۔۔

اس وقت رات کے دو بجے رہے تھے وہ اس وقت کا گیا کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا اسنے شرٹ اتاری گرمی لگ رہی تھی اسے حیات اسکی گاڑی دیکھ چکی تھی حیات ادھر ادھر دیکھ کر وہ نیچے آئی اور اسکے کمرے میں گئی وہ شیشے کے سامنے کھڑا کچھ سوچ رہا تھا۔ تبھی دروازے بند ہونے کی آواز سے۔وہ دیکھنے لگا۔ تم یہاں۔غازیان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم نے ہی بلایا تھا۔ حیات نے اسے کہا۔ہاں میں نے ہی بلایا تھا۔غازیان کو یاد آیا۔ کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔حیات کو وہ ٹھیک نہ لگا ہم میں بلکل ٹھیک ہوں غازیان نے اسے کہا۔ غازیان کو یاد آیا وہ بغیر شرٹ کے کھڑا ہے اس نے ادھر ادھر نظر گھمائی۔ میں دیکھ چکی ہوں تمہارے نشان حیات نے اسے بتایا۔غازیان اسے دیکھنے لگا۔ تم نے کیوں سب کچھ ماہرہ کو بتایا۔حیات اسکے پاس آکر پوچھنے لگی۔ فضول بکواس کر رہی تھی مجھے غصہ آگیا۔

غازیان نے اسے بتایا۔ غصہ آئے گا تو کچھ بھی کر جاؤ گے تم۔ حیات نے اس سے پوچھا۔ تم جانتی ہو غصے کا تیز ہو۔ غازیان نے اسے بتایا۔ اسی غصے سے تمہیں پتہ تم کتنا نقصان کر چکے ہو۔ حیات نے اسے بتایا غازیان خاموش ہو گیا۔ مجھے لگتا تھا غازیان تم مجھ سے نفرت کرتے تھے جب ہم دونوں کی شادی ہوئی تھی لیکن یہ چوٹ دیکھ کر مجھے پتہ لگ گیا کہ تم مجھ سے کبھی نفرت نہیں کر سکے تم مجھے اگر تکلیف دیتے تھے تو خود کو بھی تکلیف دیتے تھے میں بہت لکی ہوں حیات نے کہا۔ وہ کیسے۔ غازیان نے اسکی طرف دیکھا۔ پہلے مجھے میرے ڈیڈ نے اتنا پیار کیا اور اب تم۔ حیات ہلکا سا مسکرائی وہ بھی ہلکا سا مسکرایا۔ جو پریشانی ہے مجھے بتاؤ۔ حیات نے کہتے ساتھ اسے بیڈ پر بٹھایا اور فرسٹ ایڈ باکس سے ائٹمنٹ کریم نکالی۔ حیات مجھے پریشانی اس بات کی ہے تم اس شہباز کے لیے تیار ہو گی دلہن کے روپ میں اور اگر تمہارے ڈیڈ نے تمہیں میرے ساتھ نہ جانے دیا تو۔ غازیان نے اسے بتایا حیات نے اسے دیکھا۔ تمہیں کس نے کہا حیات شہباز کے لیے تیار ہو گی خود تو کہا تھا تمہاری شادی ہو رہی ہے مجھ سے تو میں وہی لہنگہ پہنوں گی جب ہم دونوں کی شادی ہوئی تھی۔ حیات نے بتایا غازیان مسکرایا حیات فرسٹ ایڈ باکس بند کر کے اسکے پاس آئے۔ غازی میں ڈیڈ سے بات کروں گی ہو سکتا ہے وہ میری بات سمجھے۔ حیات نے اسے کہا۔

حیات وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ کبھی نہیں مانے گے۔غازی نے بتایا۔تم ہی کہتے ہو حیات غازی کی ہے تو میں تمہاری ہوں تمہاری تھی اور رہوں گی۔حیات نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر بتایا۔اگر تمہارے ڈیڈ نے تمہیں میرے ساتھ نہ جانے دیا۔غازی جیسے ڈر سا گیا تھا۔میں نے کہا میں تمہاری ہوں تم ڈر کیوں رہے ہو۔حیات نے کہتے ساتھ اپنا سر اسکے سینے میں رکھا۔میں تمہیں کھونے سے ڈر رہا ہوں حیات۔غازی نے کہتے اسے اپنے حصار میں لیا۔تم مجھے نہیں کھو گے غازی ہمیشہ ساتھ رہیں گے ہم دونوں کے لیے مشکل وقت ہے اور ہم دونوں ہی اسے مل کر ختم کریں گے۔حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا آج حیات نے اسے ہمت دی تھی غازی نے حیات کے ماتھے پر لب رکھے باہر کھڑی ذکیہ کھڑکی سے یہ دیکھ چکی تھی اور وہ مسکرائی وہ تو چاہتی ہی یہی تھی کہ حیات غازیان کیساتھ رہے۔۔۔

میری بات کان کھول کر سن لو اس ماہرہ سے دور رہو۔حیات نے اسے بتایا۔وہ مسکرایا۔تم جیلس ہو رہی ہو سب جاننے کے بعد۔غازی مسکرایا تھا۔مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے صاف دیکھ رہا ہے وہ تم پر ڈورے ڈال رہی ہے۔حیات نے اسے بتایا۔ڈورے۔غازی کو سمجھ نہ آئی۔ڈورے مطلب نظر رکھی ہوئی اس نے تم پر۔حیات نے بتایا۔اوہ

میری جان جیلس ہو گئی اس سے۔غازی نے پیار سے کہا۔زیادہ کیوٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے میں بس تم سے آرام سے بات اسلیے کر رہی تھی کیونکہ تم پریشان تھے میں بھولی نہیں ہو صبح والی بات۔حیات نے اسے کہا۔اچھا دور رہوں گا ایسا کروں گا وہ سامنے آئی گی میں چھپ جاؤ گا۔غازیان نے اسے بتایا۔ہاں یہی تمہارے لیے بہتر ہو گا ورنہ اتنا غصہ ہوں گی نا کہ منا بھی نہیں سکو گے۔اس نے بتایا جس پر وہ ہنسا اور اسے پیچھے سے گلے سے لگایا۔اچھا آج میرے پاس سو جاؤ۔غازی نے پیار سے کہا۔فضول حرکتیں مت کرو اور زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں جا رہی ہوں حیات کہتے ساتھ اسکے حصار سے نکل کر جانے لگی۔اوور تم نے کیا ہے اب تو تم یہاں سے نہیں جاؤ گی دیکھو تین بج گئے ہیں چار بجے تک چلی جانا پکا۔غازیان نے بتایا۔غازی کوئی آ جائے گا۔حیات نے کہا۔کوئی نہیں آتا غازی نے کہتے ساتھ اسے گود میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا اور خود دوسری طرف اپنی جگہ پر لیٹ کر اسے حصار میں لیا اور اسکے بالوں سے کھیلنے لگا۔۔۔

آئی لو یو۔غازی نے اسے کہا۔میں نہیں کرتی۔حیات منہ بنا کر کہنے لگی غازی اسے دیکھنے لگا۔ہمیشہ اپنی چلاتے ہو میری کبھی بھی نہیں سنتے۔حیات نے اسے بتایا۔وہ اسلیے کیونکہ تم صرف میری ہو تو میں اپنی ہی چلاؤں گا۔غازی نے اسے کہا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔۔۔

وہ دونوں پاکستان آ چکے تھے تہنیت رشیدہ کے پاس بیٹھی تھی وہ اسکا انتظار کر کے سو چکا تھا۔ چلیں ماں آپ سو جائیں میں بھی سو رہی ہوں۔ وہ انہیں کہتی چلی گئی کمرے میں آئی تو وہ گہری نیند سو رہا تھا چہرے پر غصہ آ رہا تھا۔ لو میرے چھیچھوڑے ہسبینڈ غصے میں سوئے ہیں۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ اور اسکے ساتھ آ کر لیٹ گئی اور اسے دیکھنے لگی۔ ہینڈسم تو ہو تم۔ وہ اسے دیکھ کر اسکے چہرے پر تبصرے کر رہی تھی پیار بھی کرتے ہو اور میری فکر بھی کرتے ہو میں خوش قسمت ہوں کیونکہ ہر لڑکی کو بس یہی تو چاہیے ہوتا ہے اپنے شوہر سے اور میں تو ہمیشہ پیار کے لیے ترسی ہوں ماں کا پیار تو ملا مگر باپ کا نہ مل سکا۔ تہنیت اپنے باپ کو یاد کر کے رونے لگی عالیان کے کان میں رونے کی آوازیں گئی تو وہ پریشانی سے اٹھا اور تہنیت کو دیکھا جو اپنا چہرہ گھٹنے میں دیے رو رہی تھی وہ پریشان ہوا۔ تہنی کیا ہوا ہے۔ وہ پیار سے پوچھنے لگا تہنیت نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کیا ہوا وہ پھر پوچھنے لگا۔ مجھے پاپا یاد آ رہے ہیں۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔ عالیان اسکے اس طرح کہنے پر فوراً اپنے سینے سے لگا گیا۔ چپ رونا نہیں اگر تم رو گی تو انکل بھی پریشان ہوں گے وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں میری جان انہیں تکلیف ہو گی انکی بیٹی رو رہی ہے۔ عالیان نے اسے سمجھایا

وہ اسے دیکھنے لگی۔ ہمم اب نہیں رونا۔ عالیان نے اسکے آنسو صاف کیے تہنیت اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

ڈیڈ مجھے بات کرنی ہے۔ حیات آتی کہنے لگی۔ کیا بات کرنی ہے۔ انہوں نے پوچھا آرام سے میری بات سنیے گا مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ حیات نے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔ ہمم بولو میری جان۔ انہوں نے کہا۔ ڈیڈ وہ مجھے یہ۔ حیات بول رہی تھی عاطف صاحب کا فون بجا انہوں نے دیکھا حیات یہ امپورٹنٹ کال ہے مجھے لینی ہے میں بعد میں کرتا ہوں بات عاطف صاحب کہتے چلے گئے۔ یار رر حیات غصے سے بیٹھ گئی اور وہ کال اٹینڈ کر کے گھر سے چلے گئے۔۔۔

کل مہندی تھی غازی ساری تیاریاں کر رہا تھا حیات آج ہی ڈیڈ سے بات کرنی ہو گی ۔حیات نے پریشانی سے کہا۔ انکل نہیں سنیں گے تمہاری مجھے پتہ ہے وہ جان کر یہ کہ کر گئے ہیں۔ غازی نے اسے ہلکی آواز میں بتایا۔ حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ انہیں کیسا پتہ میں نے تمہاری اور اپنی بات کرنی ہے۔ حیات اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ بس میں کہ رہا ہوں نا۔ غازی نے اسے کہا۔ حیات بیٹا ادھر آؤ یہ دیکھو یہ تم مہندی پر پہننا۔ جویریہ نے اسے کہا

جی۔وہ ہلکا سا مسکرائی اور وہاں بیٹھ گئی غازی ڈیکوریشن کروانے پر مصروف ہو گیا۔۔

وہ اسے اپنے سینے پر سلائی اسے دیکھنے میں مصروف تھا تبھی اسکی آنکھ کھلی اور نظر ادھر ادھر گھمائی اور پھر نظر عالیان پر گئی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ گڈ مارننگ میری جان۔ اس نے پیار سے کہا۔ گڈ مارننگ۔ تہنیت ہلکا سا مسکرائی۔ تم ساری رات میری وجہ سے سوئے نہیں ایم سوری۔ تہنیت اسکی آنکھیں دیکھ کر اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ نہیں سویا۔ کوئی بات نہیں تم فریش ہو جاؤ پھر نیچے ماں کے پاس جا کر دونوں مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔ اس نے پیار سے کہا۔ تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی اور آٹھ باتھ روم چلی گئی۔۔۔۔

ڈیڈ کو گئے دو ہفتے ہو گئے ہیں آپ کے بیٹے کو گئے دس دن ہو گئے ہیں کب واپس آنا ہے انہوں نے۔ معیز مسز فواد سے پوچھنے لگا وہ تو جلسہ کرنے کے لیے کراچی گئے ہوئے ہیں اور غازیان کام کے سلسلے میں گیا ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ ایسے کون سے کام۔ وہ منہ بنا کر کہتا کمرے میں چلا گیا مسز فواد کام میں لگ گئی تھی۔۔۔۔

آج حیات کی مہندی تھی حیات کو عاطف صاحب سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ پھول کی ٹولری اوپر ہے میں لے کر آتا ہوں۔ غازیان کہتا اوپر گیا اور پھولوں کی ٹوکری اٹھا کر نیچے آنے لگا لیکن تبھی نظر حیات پر گئی جو بیلو کلر کے ڈریس میں لائٹ سے میک اپ جیولری پہنے شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی غازی نے ایک نظر نیچے دیکھا سب باتوں اور کچھ دوسرے کام دیکھنے میں مصروف تھے غازی حیات کے کمرے میں آیا حیات کانٹا کان میں ڈالنے لگی اس سے پہلے ہی غازی نے اسکے ہاتھ سے کانٹا کھینچا اور اسکے کان میں پہنانے لگا حیات اسے دیکھنے لگی۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔ غازی نے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھ کر کہا حیات شیشے سے اپنا عکس دیکھنے لگی۔ اور میرے ساتھ بلکل پرفیکٹ کپل لگتی ہو۔ غازی نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر حیات بھی ہلکا سا مسکرا دی۔ ڈیڈ سے بات نہیں ہو سکی اس نے اداسی سے کہا۔ کوئی بات نہیں تم کل صرف میرے ساتھ جاؤ گے ڈونٹ وری غازیان زیدی تمہیں کسی کا بھی نہیں ہونے دے گا۔ غازی اسے کہتا چلا گ حیات اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ کیا کرو گے تم غازی اگر کچھ نہ کر سکے تو۔ حیات اداسی سے کہنے لگی۔۔۔۔

غازی پیچھے کھڑا تھا تبھی عالیان آیا۔غازی تو یہاں کیا کر رہا ہے۔عالیان نے اسے کہا۔بس ویسے ہی پیچھے کھڑا ہوں۔اس نے سامنے دیکھتے ہوئے بتایا۔پلان بتائیں گا مجھے کل کے لیے کیا سوچا عالیان نے پوچھا۔کل دیکھ کر زیادہ مزا آئے گا غازی کہتے ساتھ مسکرایا۔ضرور تو کوئی فلم چلانے والا ہے۔عالیان اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا جس پر وہ مسکرایا۔سنیں۔ تبھی کسی نے غازی کی قمیض کھینچی غازی نیچے دیکھنے لگا وہ چھ سال کی بچی اسکی قمیض کھینچ رہی تھی۔یس۔غازی گھٹنے کے بل بیٹھ کر پوچھنے لگا۔بچی نے اپنا پیر اسکی طرف بڑھایا۔سینڈلز کے اسٹیپس تو بند کر دیں۔اس بچی نے کہا غازی مسکرایا اور بند کرنے لگا۔عنایہ۔ تبھی کسی عورت نے پکارا۔مام۔وہ اسکے گلے لگ گئی۔ایم سوری اگر اس نے تنگ کیا ہو تو۔اس عورت سوری کی۔ارے نہیں نہیں یہ تو بہت پیاری ہے کچھ بھی نہیں کہا۔غازیان پیار سے کہنے لگا وہ عورت مسکرائی اور اپنی بیٹی کو لیتی چلی گئی۔تو پاگل ہے۔عالیان نے اسے بتایا۔بتانے کا شکریہ۔غازیان ڈھٹائی سے کہنے لگا

حیات بلکل چپ بیٹھی تھی بلکل اداس کہیں سے بھی وہ خوش نہیں تھی حیات کو غازی کہیں نہیں دیکھ رہا تھا وہ پورے حال میں نظریں گھما چکی تھی غازی کہیں نظر نہیں آیا۔

میں آتی ہوں۔ وہ کہتے ساتھ اسٹیج سے اتر کر نیچے گئی۔ تبھی اسے عالیان دیکھا۔ عالیان بھائی غازی کہاں ہے۔ حیات نے پوچھا۔ پتہ نہیں ابھی تو یہی تھا کہاں چلا گیا ہے۔ عالیان نے کہا حیات اندر آئی تبھی وہ کمرے سے باہر نکلا۔ تم یہاں۔ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔ ہاں تم کہاں تھے۔ حیات پوچھنے لگی۔ کہیں نہیں ہاتھ دھونے گیا تھا کیوں۔ غازیان نے پوچھا۔ مجھے لگا تم چلے گئے ہو۔ حیات نے بتایا جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔ کلک چلیں گے میں اور تم۔ وہ مسکرا کر کہنے لگا جس پر حیات نے اسے دیکھا۔ چلو باہر سب مہمان انتظار کر رہے ہیں۔ غازی اسکی نظریں خود پر محسوس کرتا کہنے لگا۔ تم پیچھے کیوں کھڑے ہو منگنی میں تو بڑے آگے آگے تھے۔ حیات نے اس سے کہا۔ بس پیچھے عالیان سے باتیں کر رہا تھا۔ غازی نے بتایا۔ غازی تم مجھے لے کر جاؤ گے نہ ساتھ اپنے کل۔ حیات اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ غازی نے اسکی طرف دیکھا۔۔ہاں میری جان تم بے فکر رہو۔ غازی نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا حیات مسکرائی اور واپس باہر چل دی۔

تمہیں کیا تھا دور رہو حیات سے۔ عاطف صاحب غصے سے کہنے لگے۔ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی حیات رہ سکتی ہے غازی نے بتایا۔ اسکی کل شادی ہے۔ عاطف صاحب بتانا چاہا۔ آپ کو

لگتا ہے میں اسے کسی اور کا ہونے دوں گا۔غازی نے مسکرا کر کہا۔غازی تم کوئی فضول حرکت نہیں کرو گے۔وہ غصے سے کہنے لگے۔میں کچھ نہیں کروں گا بس اپنی بیوی کو لے کر جاؤ گا۔غازی نے بتایا۔وہ کبھی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی جب تک میں نہیں کہوں گا۔انہوں نے بتایا۔یہ تو کل ہی پتہ لگے گا۔غازی کہتا چلا گیا اور عاطف صاحب جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ سب مہندی کی رسم ادا کر رہے تھے غازی عالیان دونوں خاموشی سے کھڑے دیکھ رہے تھے حیات بھی غازی کو دیکھ رہی تھی۔حیات ہاتھ آگے کرو تبھی شہباز نے اسے کہا تو حیات ہوش میں آتے ساتھ ہاتھ آگے کرنے لگی حیات بلکل سنجیدہ بیٹھی غازی کو ہی دیکھ رہی تھی غازی کی نظر اس پر گئی تو اشارے سے مسکرانے کے لیے کہا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی غازی بھی مسکرایا۔چل غازی میں چلتا ہوں تہنی ویٹ کر رہی ہو گی اللہ حافظ۔وہ کہتا چلا گیا۔۔

وہ کمرے میں ٹہل رہا تھا آج پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کا دل گھبرا رہا تھا وہ فوراً کمرے سے نکلا نظر ادھر ادھر گھمائی کوئی نہیں تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا حیات کے کمرے میں آیا جو ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی غازی نے اسے دیکھا اور فوراً سینے سے لگا گیا۔ غازی تم ٹھیک ہو۔ حیات کو اسکا اس طرح سے آنا اور یوں گپے لگانا کچھ ٹھیک نہیں لگا۔ اب بہتر فیل کر رہا ہوں۔ غازی نے اسے کہا۔ ہوا کیا ہے۔ حیات نے پھر پوچھا۔ ڈر۔ غازی نے بتایا۔ ڈر لگ رہا ہے نماز پڑھو غازی۔ حیات نے اسے کہا غازی نے حیات کو دیکھا حیات نے باتھروم کی طرف اشارہ کیا وہ باتھروم گیا اور وضو کر کے آیا نماز پڑھنے لگا اس کے دل کو ایک سکون سا ملا تھا اور حیات اسے دیکھ رہی تھی اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ اور جائے نماز لپیٹ کر اسکے پاس آیا۔ ڈر کم ہوا۔ حیات نے پوچھا۔ ہاں۔ غازی نے بتایا۔ اب سو جاؤں کل کے دن ہم ایک ہوں گے حیات نے اسے تسلی دی وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔

مجھے وہاں پہنچنا ہے تہنیت جلدی کر لو۔ عالیان نے اسے کہا۔ کیوں پہنچنا ہے تمہیں ادھر جلدی۔ تہنیت نے پوچھا۔ بس بہت مزا آنے والا تمہیں بھی آئے گا جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ عالیان خوشی سے کہنے لگا اور تہنیت کو اسکا دماغ ٹھیک نہ لگا۔ اچھا ہو رہی ہوں۔

تہنیت کہتے ساتھ لپسٹک لگانے لگی عالیان صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

ساری تیاریاں مکمل تھی غازی نے واقع بہت اچھے ڈیکوریشن کروائی تھی سب لوگ آچکے تھے حیات ریڈ کلر کے لہنگے میں ہم رنگ ڈوپٹہ لیے لائٹ سے میک ایپ میں ہونٹوں پر ریڈ لپسٹک لگائے ماتھے پر بندھیا لگائے کانوں میں جھمکے پہنے بالوں کا جوڑا بنائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ بیٹھی تھی دلہن بن کر مولوی صاحب آگئے حیات کو غازیان نہیں دیکھا وہ پریشان ہونے لگی عالیان اور تہنیت بھی آگئی تھی۔غازیان کہاں ہے۔عالیان خود سے کہنے لگا۔کیا مزا آنے والا بورنگ شادی ہے۔تہنیت منہ بنا کر کہنے لگی عالیان نے اسے دیکھا۔۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔وحید نے بتایا عاطف صاحب بھی دیکھنے لگے۔میں کیسے ہاں کروں گی یہ تو گناہ ہے کہاں رہ گئے ہو غازی حیات دل میں کہنے لگی۔مولوی صاحب اتنی جلدی کیا ہے۔ تبھی غازیان کی آواز سے سب اس طرف دیکھنے لگ گئے۔ عاطف صاحب بھی اسے دیکھنے لگے۔میں نے کہا تھا بہت جلدی کر رہے ہیں سسر صاحب

کل بھی میں نے بتایا میں اپنی بیوی کو لے کر جاؤں گا مگر شاید آپ کچھ زیادہ ہی بڑھے ہو گئے ہیں جو یہ بھی نہیں یاد رکھ سکے میں نے حیات جو طلاق دی ہی نہیں ہے وہ ابھی بھی میرے نکاح میں ہے اور ایک نکاح میں ہونے سے دوسرا نکاح کرنا گناہ مسٹر عاطف علی۔ غازی بتانے لگا۔ عاطف صاحب کو اسکی بات سے دھچکا لگا۔۔۔انسپیکٹر۔غازی نے پکارا تو تبھی پولیس اندر آئی۔ بلکل ٹھیک کہ رہے ہیں یہ جرم ہے۔انسپیکٹر نے بتایا۔اریسٹ کرو ان دونوں کو۔انسپیکٹر دلہن دلہا کی طرف اشارہ کیا شہباز اور حیات دیکھنے لگ گئے۔ارے انسپیکٹر میری بیوی کا کوئی قصور نہیں ہے میں بتاتا ہوں یہ جو سامنا کھڑا ہے اس نے میری بیوی کو دھمکایا کہ تمہارے شوہر کو مار دوں گا اگر مجھ سے شادی نہیں کی اور میری بیوی مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے وہ میری وجہ سے گناہ تک کرنے کیلیے تیار تھی میری بیوی بہت معصوم وہ تو مجبور تھی اس وجہ سے ہاں کر دیا آپ اسے لے جائیں۔غازی نے شہباز کی طرف اشارہ کیا حیات اسے دیکھنے لگ گئی عالیان اسکی باتوں پر مسکرا رہا تھا تہنیت کو بھی یہ سب دیکھ کر مزا آرہا تھا۔غازیان تم شہباز کو کیوں اریسٹ کروا رہے ہو۔عاطف صاحب پوچھنے لگے کیونکہ یہ میری بیوی سے گناہ کروا رہا تھا لے جایئے۔غازی نے کہا تو انسپیکٹر نے شہباز کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالی اسے لے گئے سب دیکھ رہے تھے شہباز کے ماں

باپ بہت روکنے کی کوشش کر رہے تھے مگر انسپیکٹر نہیں سن رہا تھا۔۔۔

غازی مسکراتے ہوئے۔اسٹیج پر گیا نیز پر بیٹھ کر حیات کی طرف ہاتھ بڑھایا۔کیا میرے ساتھ چلو گی۔وہ محبت سے پوچھنے لگا جس پر حیات مسکرائی اور اثبات میں سر ہلاتے ہاتھ تھام لیا۔

ہائے عالیان کتنے اچھے لگ رہے ہیں ساتھ مجھے لگ رہا ہے میں کسی مووی کا سین دیکھ رہی ہوں۔تہنیت انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی اسکی بات عالیان ہنسا۔اس میں ہنسنے کی بات نہیں ہے۔تہنیت برا مناگئی۔۔۔

ڈیڈ۔حیات غازی کا ہاتھ تھامے عاطف صاحب کے سامنے آئی۔عاطف صاحب اسے دیکھنے لگے۔میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اسی لیے آپکی بات بھی مانی شادی کرنے کے لیے لیکن اچانک مجھے کسی نے بتایا ایک نکاح پر دوسرا نکاح کرنا گناہ ہے تو میں گناہ نہیں کر سکتی ڈیڈ اور ویسے میں غازی سے سچی محبت کرتی ہوں میں اسے بہت چاہتی ہوں مانا کہ اس نے مجھ سے بدلے کیلیے نکاح کیا تھا لیکن ڈیڈ اس نے میرا خیال بلکل آپ کی طرح رکھا تھا

جس طرح آپ میرا خیال رکھتے تھے اسی طرح غازی بھی میرا خیال رکھتا تھا اس نے مجھے تکلیف میں کبھی نہیں رکھا ڈیڈا گر میں زندگی بھر کسی کیساتھ خوش رہ سکتی ہوں تو وہ میرا شوہر غازیان زیدی ہے اسکے علاوہ کسی کے ساتھ پلیز میرے سر پر ہاتھ رکھے تاکہ مجھے لگے کہ آپ میرے س فیصلے سے خوش ہیں۔ حیات عاطف صاحب کو دیکھ کر بتانے لگی عاطف صاحب نے ایک نظر غازیان پر ڈالی۔ اس دفعہ اگر میری بیٹی کو تکلیف دی تو تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا غازیان۔ عاطف صاحب نے کہا۔ نہیں ہو گا ایسا۔ غازیان نے فوراً کہا عاطف صاحب نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا حیات مسکراتے ہوئے عاطف صاحب کے گلے مل گئی پھر ذکیہ سے ملی۔۔

۔غازیان نے عالیان کو گلے لگایا۔ مبارک ہو۔ عالیان نے اسے کہا جس پر وہ مسکرایا ہائے آپ دونوں ساتھ بہت اچھے لگتے ہو بہت پیارے لگ رہے تھے اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔ تہنیت خوشی سے کہنے لگی۔ حیات اور غازی مسکرائے۔ ویسے آپ دونوں بھی ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہو۔ حیات نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر تہنیت مسکرائی۔ شکریہ بھابی۔ عالیان مسکرا کر کہنے لگا حیات بھی مسکرائی۔۔۔۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے غازی گاڑی چلا رہے تھے۔غازیان جلدی چلاؤ میں بہت تھک گئی ہوں نیند آ رہی ہے۔حیات نے اسے بتایا۔آج رات سوئے گے تھوڑی۔غازی شوخ انداز میں کہنے لگا۔تو پھر کیا کریں گے۔حیات پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔آج تو ہماری ویڈنگ نائٹ ہے۔غازی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بتایا۔نہیں غازی ہماری ویڈنگ نائٹ ہو چکی ہے۔حیات نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مار کے پیچھے ہٹایا۔ارے وہ تو بس ویسے ہی تھی اصل تو آج ہو گی۔غازی نے اسکا ہاتھ پھر مضبوطی سے پکڑ لیا حیات اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ دونوں گھر پہنچے گھر میں شاید سب لوگ سو چکے تھے تم کمرے میں جاؤ میں آتا ہوں ۔غازی کیتا جانے لگا۔کہاں۔حیات نے اس سے پوچھا۔فکر نہ کرو یہی ہوں بس دو منٹ میں آیا۔غازی نے اسے کہا حیات خاموشی سے کمرے میں جانے لگی۔میرے لیے دلہن کی طرح بن کر بیٹھنا۔غازی نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا۔میں سونے لگی ہوں مجھے نیند آ رہی ہے۔حیات نے اسے بتایا۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تین مہینے تم سے بات بھی نہیں کروں گا شکل بھی نہیں دیکھاؤ گا۔غازی نے دھمکی دی حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔کیا

ہے۔وہ غصے سے کہتی چلی گئی اور غازی فون سننے سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔

وہ فون سن کر اوپر جانے لگا۔غازیان۔ تبھی مسز فواد کی آواز آئی وہ مڑا۔اسلام و علیکم آپ جاگ رہی تھی مجھے لگا سو گئی ہیں۔غازی نے کہا۔کہاں تھے تم اور حیات تھی نا تمہارے ساتھ۔انہوں نے پوچھا۔جی بلکل حیات تھی میرے ساتھ میں آپکی بہو کو ہی لینے گیا تھا۔ غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور وہ چپ چاپ چلی گئی غازی جانتا تھا وہ حیات سے خفا ہیں لیکن ابھی وہ کوئی بات کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں آیا حیات دلہن کی طرح لہنگے پھیلائے بیٹھے تھی غازی مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا حیات نے اسے دیکھا۔غازی اسکے پاس آکر بیٹھا۔سچ میں بہت حسین لگ رہی ہو آج دل کر رہا ہے تمہیں صرف دیکھتا ہی رہوں حیات تم نہیں جانتی تمہارے بغیر میں نے ایک مہینہ کس طرح گزارا ہے آئی لو یو سو سو مچ۔غازی نے حیات کے ہاتھ پر لب رکھے حیات مسکرائی غازی نے اسکے دوسرے ہاتھ پر لب رکھے۔میں اب تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔غازی نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔اور میں

دور ہونے بھی نہیں والی۔ حیات اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔ شرماؤ یار۔ غازی اسکے اس طرح سے کہنے پر بولا۔ نہیں آرہی مجھے شرم۔ حیات اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ کیسی دلہن ہو یار تم۔ غازی منہ بناتے ہوئے کہنے لگا۔ میں ایسی ہی ہوں اب ساری زندگی مجھ جیسی کیساتھ ہی گزارا کرنا ہے۔ حیات نے بتایا غازی اسکی بات پر مسکرایا۔ تم جیسی ہو مرضی ہو میں گزارا کرلوں اس ایک مہینے یہ تو سیکھا دیا ہے غازی حیات کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ غازی نے کہتے ساتھ حیات ماتھے پر لب رکھے حیات مسکرائی غازی اسکی آنکھوں پر جھکا اور پھر اسے بیڈ پر لٹایا اسکے اوپر آیا اور سائیڈ لیمپ آف کر دیا کمرے میں اندھیرا ہو گیا تھا غازی اس کے اوپر جھکا۔۔۔۔

صبح غازی کی آنکھ کھلی تو نظر غازی کے سینے میں منہ دیے حیات پر گئی وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور رات یاد کر کے ایک دلفریب مسکراہٹ لبوں پر آئی۔ آئی لو یو غازی نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھے اور اس پر کمفرٹر ٹھیک کرتا اٹھ کر جانے لگا حیات نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا غازی نے اسے دیکھا۔ کدھر۔ وہ آنکھیں بند کیے اس سے پوچھنے لگی۔ فریش ہونے جارہا ہوں۔ غازی نے بتایا۔ ہمم اچھا۔ کہتے ساتھ حیات نے ہاتھ چھوڑا۔ آنکھیں

کیوں بند کی ہوئی ہے۔غازی اسکی آنکھیں نہ کھولنے کی وجہ جاننے لگا۔ سمجھا کرو۔حیات اسے کہنے لگی۔ کیا۔غازی نے اسے دیکھا۔ سمجھو کرو غازی جب لڑکی نظر نہیں ملا سکتی تو یہ ٹرک بیسٹ ہے۔حیات نے بتایا۔اوہ میرا اللہ۔غازی نے اپنا ماتھا پیٹنا حیات مسکرائی۔ اس سے بکواس ٹرک نہیں ملی تمہیں چلو آنکھیں کھولو۔غازی نے اس سے کہا۔ نہیں کھولوں گی۔حیات نے نفی میں سر ہلایا۔حیات تم کہیں سے مجھے میریڈ نہیں لگتی ایسا لگ رہا ہے میں پانچ سال کی بچی کو کہ رہا ہوں۔غازی منہ بنا کر کہنے لگا۔ہاں تو نکھرے بھی تو تمہارے سامنے جان کر کرتی ہوں کیونکہ تم اٹھاتے جو ہو۔وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔ آنکھیں کھول رہی ہو یا نہیں۔غازی نے پوچھا۔ نہیں میں نہیں کھول رہی۔حیات نے بتایا ٹھیک ہے پھر جواب میں کروں گا پھر مجھے نہ کہنا کچھ۔غازی کہتا قریب ہوا اور اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا اس سے پہلے کے وہ رات والے موڈ میں دوبارہ آتا حیات فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔ نہیں میں نے کھول لی ہے۔حیات نے غازی کو دیکھتے ہوئے کہا حیات کی اس حرکت پر اسکا قہقہ چھوٹا۔اور حیات فوراً بیڈ سے اتر کر باتھروم گھس گئی۔میں دو گھنٹے سے پہلے باہر نہیں آنے والی۔حیات اونچی آواز میں کہنے لگی۔یہ کیا بات ہوئی حیات پہلے میری باری تھی۔غازی نے اسے کہا۔تم پہلے میری آنکھیں تو کھلوا لو آنکھیں تو کھلوالی اب بیٹھے رہو

کیونکہ میں تو شاور لے کر ہی باہر آئی حیات نے بتایا اور غازی منہ بناتے ہوئے گھڑی دیکھنے لگا۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے دیر ہوئی ہے۔غازی نے بتایا۔ بلکل ٹھیک کیا مجھے بلیک میل کر رہے تھے۔حیات ہنستے ہوئے کہنے لگی۔ تم جو بچوں والی حرکتیں کروں گی تو پھر میں بلیک میل ہی کروں گا۔غازی نے بتایا۔ میں کروں گی بچوں والی حرکتیں میں کروں گی تم کیا کرو گے۔حیات نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ میں پھر اپنا کام کروں گا۔غازی نے اسے حصار میں لیتے ہوئے کیا۔غازی پیچھے ہو کل رات سے تم بہت چھیچھوڑے ہو گئے ہو ہٹو پیچھے۔ حیات نے اسے پیچھے کرنا چاہا میں گو نہیں ہوں گا۔غازی کہتے ساتھ گرفت اور مضبوط کر لیا۔غازی دیر ہو رہی ہے۔حیات نے اسے یاد دلایا۔ ہونے دو۔غازی اسکے بالوں میں منہ گھسائے کہنے لگا حیات لب بھینچ گئی اس انسان کب اسکی چلتی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے آئی۔معیز حیات جو دیکھ کر شاک کی سی کیفیت میں چلا گیا۔اسے یقین نہیں

آرہا تھا۔ڈیڈ نے تو کہا حیات کبھی نہیں آئے گی۔ معیز سوچنے لگ گیا۔ گڈ مارننگ مام۔ غازی نے مسز فواد سے کہا جو ناشتہ۔ جز پر لگا رہی تھی۔ گڈ مارننگ۔ مسز فواد نے جواب دیا۔ گڈ مارننگ مام۔ حیات نے بھی کہا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا۔ مام ناراض ہیں۔ حیات انکے پاس آتی کہنے لگی۔ تمہیں کیا تم اپنی زندگی میں خوش رہو ہماری کہا فکر تمہیں۔ وہ سرد لہجے میں کہنے لگی۔ ایسی بات نہیں ہے مجھے آپ کی بہت فکر ہے آپ میری ماں ہیں۔ حیات نے انہیں کہا۔ اگر میں تمہاری ماں ہوں تو یہ گھر چھوڑ کر کیوں گئی تم جانتی تھی غازیان تمہارے بغیر نہیں رہتا اسکا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا اور اسوقت وہ صرف تمہیں پکار رہا تھا۔ حیات مسز فواد کی بات سن کر پریشانی سے غازی کو دیکھنے لگی جو ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایم ریلی سوری لیکن میں اپنی مرضی سے نہیں گئی میرے ڈیڈز بردستی لے گئے تھے اور یہ سب شبانہ نے دیکھا تھا۔ حیات نے بتایا۔ تم منع بھی کر سکتی تھی۔ انہوں نے کہا۔ بہت کیا منع مگر انہیں مام نے بتا دیا کہ غازیان اس سے برے طریقے سے پیش آتا ہے اسلیے وہ میری بات ہی نہیں سن رہے تھے۔ حیات نے انہیں کہا۔ مجھے معاف کر دیں اگلی دفعہ کبھی ایسا نہیں ہو گا میں کبھی غازیان کو نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔ اس نے کہا۔ وعدہ کرو یاد رکھنا حیات غازیان کے لیے تم بیت ضروری ہو میرے اس بیٹے نے بچپن سے بہت کچھ

فیس کیا ہے میں نے اسے مسکراتے ہوئے تب دیکھا جب تم اسکی زندگی میں آئی اسے کبھی نہیں چھوڑ کر جانا۔ مسز فواد نے کہا۔ بے فکر ہو جائیں آپ وعدہ کرتی ہوں میں نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔ حیات نے کہا تو انہوں نے حیات کو گلے لگایا اور پھر ان سب نے مل کر ناشتہ کیا معیز کچھ بھی نہیں بولا۔۔۔۔۔

ڈیڈ آپ نے تو کہا تھا حیات نہیں آئی گی وہ دونوں تو ساتھ اتنے خوش لگ رہے تھے۔ معیز پریشانی سے بتانے لگا۔ واٹ کیا مطلب حیات واپس آ گئی۔ فواد زیدی کو یقین نہیں آیا۔ جی بلکل اور غازیان کیساتھ بہت خوش لگ رہی تھی۔ معیز نے کہا۔ پاگل ہیں سب جب بھی میرا کام ہونے والا ہوتا ہے کچھ الٹا ہو جاتا ہے رکھو فون۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ فون رکھ گئی۔ کیسے حیات جیسے مان گئی اتنی انا پرست گھمنڈی لڑکی کیسے مان گئی۔ فواد زیدی پریشانی سے ماتھا مسلنے لگے۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں میں کوشش لگا رہی تھی تبھی عالیان آیا اور اسکی کمر کے گرد حصار بنایا۔ عالیان ہٹو مجھے نیند آ رہی۔ تہنیت اسے کہنے لگی۔ سو جانا اتنی بھی کیا جلدی عالیان نے اسے اور قریب کیا۔ عالیان میرا سر درد ہو رہا ہے مجھے نیند آ رہی تم بھی سو جاؤ۔ تہنیت نے اس

سے کہا عالیان اسکی گردن پر جھکنے لگا تہنیت نے زور سے اسے پیچھے کیا عالیان اس سے دور ہوا وہ غصے سے اسے دیکھنے لگ گیا تہنیت گھبرائی عالیان غصے سے بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔ ناراض ہو گیا ہے کیا۔ تہنیت خود سے کہتے ساتھ بیڈ پر آئی وہ اسکی طرف پیٹ کر کے سویا ہوا تھا۔ عالیان۔ تہنیت نے پکارا۔ عالیان نے کوئی جواب نہیں دیا۔ عالیان ناراض ہو گئے ہو۔ تہنیت نے پھر پکارا مگر اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ عالیان سوری میں نے جان کر نہیں کیا تھا مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا تمہیں برا لگے گا۔ تہنیت رونے والی ہو رہی تھی عالیان کا اب بھی جواب نہیں آیا۔ تہنیت رونا شروع ہو گئی سوں سوں کی آواز سن کر عالیان نے مڑ کر دیکھا وہ رو رہی تھی۔ عالیان اسکی طرف بڑھا اور اسے سینے سے لگایا۔ اچھا نہیں ہوں ناراض پلیز زز رونا بند جرو۔ عالیان نے اسے کہا۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔ اس۔ نے بتایا۔ اچھا۔ عالیان نے کہا تہنیت اسکے سینے میں چھپائے رو رہی تھی۔ اچھا رونا بند کرو آئی لو یو۔ عالیان نے اسے کہا۔ بٹ آئی ہیٹ یو۔ تہنیت لاڈ سے کہنے لگی اسکے اس انداز پر وہ مسکرا دیا اور اسکے گرد حصار مضبوط کر لیا اور آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔

تم جاگ رہی ہو ابھی تک۔ غازی کمرے میں آتا پوچھنے لگا۔ کہاں تھے تم۔ وہ اسے دیکھ کر

سرد لہجے میں پوچھنے لگی۔کام تھا۔غازی نے بتایا۔ایسا کیا کم تھا کہ جو چار گھنٹے سے ہو رہا تھا تم نے مجھے کہا تھا تم نو بجے تک آ جاؤ گے وقت دیکھا ہے بارہ بج رہے ہیں۔حیات غصے سے کہنے لگی۔۔سوری یار کام زیادہ تھا۔غازی نے بتایا۔میں ہی پاگل ہوں جو تمہارا انتظار کرتی رہی اور کچھ کھایا بھی نہیں اور خود تو تم کھا آئے ہو گے پتہ ہے اپنے ہاتھوں سے بریانی بنائے تھی تمہارے لیے مگر تمہیں کیا۔حیات غصے سے بتانے لگی۔میں نے بھی کچھ نہیں کھایا۔وہ معصوم بنا۔کیا کچھ نہیں کھایا۔حیات اسے دیکھنے لگی۔ہاں وقت ہی نہیں ملا۔غازی نے بتایا۔چلو پھر۔حیات نے اسے باہر کی طرف اشارہ کیا۔کہاں۔اس نے پوچھا۔بریانی کھانے جو بنائی ہے تمہارے لیے۔حیات اسے بتانے لگی۔ہاں چلو۔اس نے بھی کہا تو وہ اپنا دوپٹہ اٹھاتی چل دی دونوں باہر آئے حیات ٹرے میں بریانی ڈال کر آئی اسے سرو کی اور پھر اپنے پلیٹ میں ڈالی غازی مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا کھاؤں اب۔حیات نے کہا تو وہ کھانے لگا۔کیسی بنی ہے۔حیات نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔مزے کی ہے۔غازی مسکراتے ہوئے کہنے لگا حیات بھی مسکرائی اور کھانے لگی دونوں نے کھانا کھایا اور پھر سونے کے لیے کمرے کی طرف بڑھ گئے حیدر نے اسے باہوں میں اٹھا لیا اور حیات اسکی داڑھی سے کھیلنے لگی۔حیات غازی اسے گھورنے لگا۔مجھے مزا آ رہا ہے۔حیات ہنستے ہوئے

کہنے لگی اس کی بات پر غازی بھی ہنس دیا۔۔۔۔

حیات کا ابھی فون آیا تھا وہ بہت خوش تھی۔ذکیہ نے عاطف صاحب کو بتایا۔اللہ کرے ہمیشہ خوش رہے میری بیٹی اللہ اسکی حفاظت کرے اور بری نظر سے بچائے۔عاطف صاحب مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔آمین آپ چائے پیے گے۔ذکیہ نے پوچھا۔ہاں پیوں گا۔عاطف صاحب نے کہا تو وہ کچن میں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

قسط نمبر 39

تم بہت چالاک ہو۔عالیان اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔تہنیت اسے دیکھنے لگی۔وہ کیوں۔تہنیت نے پوچھا۔میں ناراض ہوتا ہوں تو رو کر منا لیتی ہو خود جب ناراض ہوئی تھی یاد ہے ڈھائی مہینے ناراض رہی تھی۔عالیان نے اسے یاد کروایا۔ہاں تو میں جانتی ہوں میرا

ہسبینڈ رحم دل مالک ہے اس لیے اور مجھ سے پیار بھی بہت کرتا ہے۔ تہنیت مسکراہٹ دبا کر بتانے لگی۔ بلکل ٹھیک جا رہی ہو تم لیکن میں نے بھی اب یہی کرنا ہے دور کیا تو ناراض ہو جاؤ گا بے شک روتی ہو پاس تو آتی ہوں۔ عالیان شوخ انداز میں کہنے لگا تہنیت اسے گھورنے لگی۔ تمہارا شوہر بہت چالاک ہے۔ عالیان نے اترا کر کہا بہت زیادہ۔ تہنیت منہ بنا کر کہنے لگی اس کے منہ بنانے پر وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

غازی۔ حیات جو ٹیرس پر کھڑی تھی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ہاں۔ غازی نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا۔ پتہ ہے بہت مہینے پہلے میرا ایکسیڈینٹ ہونے والا تھا مگر ایک شخص نے بچا لیا مجھے پھر جب بھی میں کبھی مصیبت میں ہوتی ہوں وہ مجھے ہمیشہ بچا لیتا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے وہ کون ہے لیکن جو بھی کافی ڈیشنگ ہینڈسم اور کول بندہ لگتا ہے۔ حیات اسکی تعریف کرنے لگی۔ حیات۔ غازی نے اسے خفگی سے پکارا۔ ارے سچ بول رہی بہت کیرنگ بندہ ہے اگر میرے ڈیڈ میری تم سے شادی نہ کرواتی کیا پتہ میں اس سے کر لیتی۔ حیات نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ حیات تمہیں پتہ ہے تم کیا کہہ رہی یو۔ غازی پریشانی سے کہنے لگا۔ ہاں مجھے سب پتہ ہے میں کیا کہہ رہی ہوں بہت اچھا بندہ ہے جو دوسروں کی مدد

کرتا ہے شاید کوئی میرے پیچھے لگا ہوا ہے اسے پتہ لگ گیا ہے شاید اس وجہ سے لیکن۔ جو بھی ہر لڑکی کو ایسے لائف پارٹنر چاہیے ہوتا ہے۔ حیات مسکرا کر کہہ رہی تھی۔ حیات بارہ کوئی اور نہیں میں ہی تھا۔ غصے سے غازی اپنے منہ سے سچ نکال ہی بیٹھا۔ حیات نے اسے دیکھا۔ مجھے پہلے ہی پتہ تھا اور پتہ کب پتہ لگا اس دن مال میں تمہاری براؤن آنکھوں سے۔ حیات نے بتایا۔ غازی اسے دیکھنے لگا۔

آج کے بعد میرے سامنے کسی غیر کی تعریف ماناوہ میں تھا لیکن تم تو نہیں جانتی تھی تمہاری لیے وہ نامحرم تھا مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔ غازی نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔ لیکن کیوں تم نے کیوں ایسا کیا کون لگا ہے میرے پیچھے کون مجھے کیڈنیپ کرنا چاہتا ہے۔ حیات اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ کوئی نہیں ہے۔ غازی کہتے ساتھ سامنے دیکھنے لگا۔ کوئی تو ہے غازی بتاؤ مجھے۔ حیات نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔ ڈیڈ۔ غازی نے بتایا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ آج سے نہیں آفس کے ٹائم سے اور کیڈنیپ کرنے کا تب سوچا جب میری تم سے شادی ہو رہی تھی میری خوشی برداشت نہیں ہوتی ان سے غازی نے بتایا وہ کیوں تم بھی تو انکے بیٹے ہو۔ ءیات اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔ میں انکا بیٹا نہیں میں سڑک پر پڑا ہوا

ہے پتہ نہیں کس کا بیٹا ہوں ماں مجھے لے کر اس گھر میں۔ غازی نے بتایا۔ ئیات اسے دیکھنے لگی۔ بچپن سے ہی انہیں میرے ہر کام سے مسئلہ ہے میں جو بھی کرتا تھا مجھ پر غصہ اتنا ضدی اتنا ڈھیٹ اتنا کم ظرف صرف اسی وجہ سے ہوا ہوں آج مجھے کبھی زندگی میں پیار نہیں ملا میں پیار کے لیے ترسا ہوں مجھے جینے کا کوئی شوق نہیں تھا پھر جب تم میری زندگی میں آئی تو پھر مجھے جینے کا شوق ہو گیا اور اب صرف تمہارے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔ غازی نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھے حیات مسکرائی۔ چلیں اندر ڈھنڈ ہو رہی ہے۔ غازی نے اس سے کہا حیات اسکے ساتھ اندر چلا دی۔۔۔۔۔

حیات کو پتہ لگ گیا ہے کہ وہ ویل وشر میں تھا۔ غازیان نے عالیان کو بتایا۔ کیا لیکن کیسے۔ عالیان اسے دیکھنے لگ گیا۔ اسکی تعریف کر رہی تھی غصے سے میرا برا حال ہوا میں نے بول دیا اس پر اسنے کہا اسے پتہ تھا۔ غازیان نے اسے بتایا۔ یار غازیان دھیان کر اور کچھ الٹا سیدھا نہیں کر دیں یار ورنہ پھر بھابی چلی گئی۔ عالیان پریشانی سے کہنے لگا۔ اس دفعہ ایسا کچھ۔ نہیں ہو گا اب میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ غازیان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ گڈ۔ عالیان بھی مسکرایا۔۔۔۔

حیات تم کل سے آفس جوائن کرو گی۔غازی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔لیکن کیوں۔ حیات نے اسے دیکھا۔میں نہیں چاہتا تم گھر پر زیادہ تر رہو اس لیے ڈیڈ کل آجائیں گے منڈے سے ہم دونوں اکٹھے آفس جائیں گے۔غازی نے اسے بتایا۔ٹھیک ہے۔حیات کہتے ساتھ جوس پینے لگی۔لیکن اچانک ہی کیوں تمہیں یہ خیال آیا۔حیات اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔کیونکہ تمہیں گھر میں ہی خطرہ ہے میرا بس چلتا تو تمہیں یہاں سے لے جاتا لیکن مام کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا۔غازیان نے بتایا جس پر حیات خاموش ہو گئی۔۔۔۔

وہ سب لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے تبھی فواد زیدی گھر میں داخل ہوئے اور حیات اور غازیان کو دیکھ کر زیادہ غصہ آیا۔غازیان۔انہوں نے اسے پکارا سب اس طرف متوجہ ہوئے۔تمہیں کوئی کام نہیں ہے آفس میں کیا ہو رہا ہے کچھ جانتے بھی ہو تمہارا تو کچھ نہیں جانا لیکن میرا بہت لاس ہو جانا ہے کل سے میں نہ دیکھوں تم آفس نہ جاؤ۔وہ غصے سے کہنے لگے۔آپ ہر دفعہ مجھے یہ کیوں کہتے ہیں یہ آپکا بیٹا معیز اسے کچھ کیوں نہیں کہتے۔غازیان نے معیز کی طرف اشارہ کیا۔اسے جو کام دیتا ہوں بہت اچھے سے کرتا ہے سمجھے اب چپ رہو زیادہ بولو مت وہ سرد لہجے میں کہنے لگے۔میں نے تو کبھی معیز بھائی کو

کوئی کام کرتے نہیں دیکھا یا تو سب پر غصہ کرتے رہتے ہیں یا دوسروں کی بیویوں اور بہنوں پر بری نظر رکھتے ہیں۔ حیات غصے سے کہنے لگی حیات کے منہ سے بھائی سن کر معیز کو بہت غصہ آیا۔ دیکھو لڑکی تم ہمارے معاملوں سے دور رہو۔ وہ حیات کو کہنے لگی۔ میں آپ کے ہر معاملے سے دور ہی ہوں صرف اپنے شوہر کے لیے بول رہی ہوں میں نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے معیز پر غصہ کیا ہو ہمیشہ غازی پر چیختے دیکھا۔ حیات بتانے لگی غازی اسے چپ ہونے کا کہہ رہا تھا مگر وہ حیات تھی کسی کی کب سنتی تھی۔ ہاں تو غازیان میرا بیٹا نہیں ہے۔ وہ اسے بتانے لگے۔ یہ کہاں پر لکھا ہے جو آپکی سگی اولاد نہ ہو اس پر غصہ کیا جائے۔ حیات نے پوچھا۔ اس نے غلطی کی ہے آفس نہیں جا کر۔ انہوں نے بتایا۔ ایک دن نہیں گیا آپ تو نا جانے کتنے کتنے دن آفس نہیں آتے تھے جب میں آفس میں جاب کرتی تھی۔ حیات بھی بتانے لگی غازی نے اپنی ہنسی نہیں رکے رہی تھی۔ حیات اچھا ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوتا اور ان سے بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے چلوں۔ غازی اسے کہتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

عالیان بیٹھا کام کر رہا تھا۔ کیا ہے بس کام کرتے رہتے ہو۔ تہنیت نے اسے دیکھتے ہوئے

کہا۔ پھر کیا کروں عالیان شوخ انداز میں پوچھنے لگا۔ بیگم سے کوئی باتیں کرلو بیگم بھی بور بیٹھی ہے لیکن نہیں تمہیں تو اپنے کام میں لگے رہنا جس پر وہ مسکرایا۔ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے ناراض ہو کر ماں کے پاس جارہی ہوں۔ تہنیت کہتے ساتھ نیچے عالیان کی ماں کے پاس آگئی اور عالیان نفی میں سر ہلاتے ہوئے کام کرنے لگا۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا اتنا بولو۔ غازی اس سے پوچھنے ایویں بلاوجہ غصہ ہو رہے تھے کیوں بلاوجہ غصہ ہونے کا حق صرف میرا بنتا ہے۔ حیات نے جل کر کہا غازی اسکی بات پر ہنسا۔ جب تم نے معیز کو بھائی کہا مجھ سے اپنی ہنسی بہت مشکل سے رک رہی تھی۔ غازی اسے بتانے لگا۔ حیات بھی ہنسنے لگ گئی۔ تمہیں ڈانٹتے رہتے ہیں گندے ہیں۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا صرف میری زندگی میں دو لوگ اہمیت ایک تم دوسری ماں بس اور صرف تمہارا ساتھ چاہیے مجھے۔ غازی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا حیات اسکے سینے سے لگ گئی۔ ایک کام کرتے ہیں ہتھکڑی لے کر ڈال لیتے ہیں تاکہ الگ ہی نہ ہو۔ حیات بتانے لگی غازی کا پھر قہقہ چھوٹا حیات بھی ہنسنے لگ گئی۔۔۔۔

عالیان کام۔ایول نے سرد لہجے میں پوچھا۔ سر بہت جلد کام ہو جائے گا جیسا آپ چاہتے ہیں کام شروع کر دیا ہے میں نے۔ عالیان نے بتایا۔ مجھے کچھ ہی دنوں میں وہ ریکارڈنگ چاہیے جس پر فواد زیدی اپنے منہ سے اعتراف کرے۔ایول نے کہا جی ضرور۔ عالیان بھی بتانے لگا۔ایول نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔۔۔

ناراض ہو۔ تہنیت کمرے میں بیٹھی تھی اس سے پوچھنے لگی۔ تہنیت نے اسکی طرف دیکھا اور منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگ گیا۔ یار کام بھی تو ضروری ہے پہلے لندن میں کوئی کام نہیں کیا اب کرنا ہو گا مجھے۔ عالیان اسکے پاس آتا گود میں سر رکھ گیا۔ جھوٹے لندن میں بھی کام کر رہے تھے۔ تہنیت نے بتایا۔اسکے انداز پر وہ مسکرایا اور اسکو دیکھنے لگا۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔ تہنیت اسکے اس طرح دیکھنے میں پوچھنے لگی۔ بس میری مرضی۔ عالیان کہتے ساتھ دوبارہ اسے دیکھنے میں مگن ہو گیا۔۔۔۔۔

یہ کپڑے ٹھیک ہیں۔ حیات نے کہتے ساتھ نکالے۔ حیات ہم دونوں نے آفس جانا ہے کسی ولیمے یا دعوت پر نہیں۔ غازی اسکی تیاری دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔چپ کرو میرے شوہر

کا آفس ہے اچھا امپریشن بننا چاہیے۔ حیات اسے کہتے ساتھ خود کیسا تھ ڈریس لگا کر دیکھنے لگی۔ کپڑوں سے کونسا امپریشن بنے گا یار کام سے بنے گا۔ غازی اسے کہنے لگا۔ سب ورکرز کی سب سے پہلے میری ڈریسنگ اور میری شکل پر نظر جائے گی بے شک ان سب نے مجھے بھی دیکھا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ لوگ یہ تو دیکھیں گے غازیان زیدی کی بیوی کیسی دکھتی ہے اگر کسی نے بھی یہ کہ دیا پیاری نہیں ہے پھر میں کیا کروں گی۔ حیات کہنے لگی۔ بے شک جو مرضی کہ لے مجھے کسی کے کہنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ غازی نے بتایا۔ حیات مسکرانے لگ گئی۔۔۔۔۔

حیات اور غازیان آفس جانے کے لیے تیار تھے وہ دونوں نیچے آئے مسز فواد ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔ مام ہم آفس کیلیے نکلتے ہیں۔ غازیان نے اسے کہا۔ بریک فاسٹ۔ مسز فواد نے اسے کہا۔ نہیں لیٹ ہو گئے۔ اس نے بتایا۔ وہ خاموش ہو گئی۔ اللہ حافظ مام۔ حیات اسے کہتی چلی گئی۔ مسز فواد بھی ٹی وی لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں آفس پہنچے حیات نے اپنا بازو غازی کے بازو میں گھسایا ہوا تھا اور مسکراتے ہوئے

دونوں چل کر آرہے تھے تبھی غازی کی نظر ایک انجان شخص پر گئی۔آپ کون۔۔غازی نے اس سے پوچھا وہ شخص اٹھ کر دیکھنے لگا۔کیا ہوا گھبرا کیوں گئے۔غازی اسکی شکل دیکھ کر کہنے لگا۔نو سر میں کیوں گھبرانے لگا میرا نام حمدان ہے مجھے دو دن پہلے ہی فواد زیدی نے مجھے جاب دی ہے۔اس نے بتایا۔اچھا۔غازی بس اتنا ہی کہ سکا۔آپ کی وائف تو بہت ہی زیادہ حسین ہے۔وہ مسکراتے ہوئے حیات کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔آج کہ دیا آئندہ مت کہنا میرے بارے میں سنا تو ہو گا۔غازی اسے بے حد غصہ کہنے لگا۔حیات ہلکا سا مسکرائی اور لڑکا سنبھل گیا اور غازی حیات کا ہاتھ تھامتا وہاں سے چل دیا۔۔۔

ڈیڈ پلیز زز غازیان کی زندگی سے حیات کو نکالے مجھے اب حیات چاہیے۔اس نے فواد زیدی سے کہا۔ریلیکس بہت جلد حیات ہمارے ہاتھ میں ہو گی۔فواد زیدی مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔مطلب اب کیا کیا آپ نے۔معیز پوچھنے لگا۔بس تمہیں حیات چاہیے مل جائے گی زیادہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اب جاؤ مجھے کام کونا ہے۔فواد زیدی نے اسے کہا وہ چلا گیا۔۔۔۔۔

تہنیت اپنی ماں کے گھر آئی ہوئی تھی رخشندہ اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی وہ باتیں کر رہی تھی عالیان خاموشی سے بیٹھا تھا۔ عالیان بیٹا کام کیسا جا رہا ہے۔ رخشندہ نے پوچھا۔ اللہ کا شکر ہے بلکل ٹھیک جا رہا۔ جس پر وہ مسکرانے لگی۔ اور آپ کی ماں کی طبیعت کیسی ہے۔ رخشندہ محترمہ نے پھر پوچھا۔ جی بلکل ٹھیک ہے انکی بہو ہے نا انکا دھیان رکھنے کے لیے۔ عالیان نے تہنیت کو دیکھتے ہوئے بتایا جس پر تہنیت بھی مسکرائی آپ دونوں بیٹھو میں چائے بنا کر آتی ہوں۔ وہ کہتی جانے لگی۔ میں بنا کر آتی ہوں آپ بیٹھیں۔ تہنیت انہیں بٹھاتی خود کچن کی طرف بڑھ گئی عالیان اور رخشندہ باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔۔

حیات کام کرنے میں مگن تھی تبھی حمدان اسکے پاس آیا۔ مجھے بات کرنی ہے۔ حمدان نے اسے کہا حیات اسے دیکھنے لگی۔ اگر کام کی بات ہے تو کرو اور کوئی فضول بات ہے تو جاؤ۔ حیات اسے سرد لہجے میں کہنے لگی۔ کام کی بات ہے۔ اس نے بتایا۔ ہمم بولو۔ حیات اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ وہ آپ اتنی حسین ہے آپ کو یہ غازیان زیدی سر ہی ملے تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔ بلکل میرا شوہر ہے مجھے پسند ہے آپ کو کوئی تکلیف ہے ہے تو میرا کچھ نہیں جانا اور غازی تو صرف غصہ مگر حیات غازیان زیدی سیدھا منہ

توڑتی اگلی دفعہ خیال رکھنا مجھ سے کوئی بھی فضول بات کرتے ہوئے۔حیات کہتی آگے بڑھ گئی۔اٹیٹیوڈ۔حمدان مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔

غازی چلو بس بہت کام کر لیا اٹھو لنچ کرنے چلیں مجھے بھوک لگی ہے حیات اسے کہنے لگی غازی اسے دیکھنے لگا۔حیات پانچ منٹ صرف۔غازی نے اسے کہا۔پانچ منٹ بھی صبر نہیں ہو رہا چلو پلیز زز۔حیات نے پھر وہی بات کی۔غازی نے لیپ ٹاپ بند کیا۔جی فرمائیں۔غازی نے اسے کہا۔لنچ کرنے باہر چلتے ہیں حیات نے اسے کہا۔چلو پھر واپس آ کر کام بھی کرنا ہے۔غازی نے اسے کہا۔افففف بس کام کام کام کی پڑی ہے بیوی بھوکی ہے اسکی کوئی فکر نہیں ہے۔حیات منہ بناتے ہوئے کہنے لگی جس پر غازی مسکرا دیا حیات بھی ہنس دی چلیں مسز غازیان۔وہ محبت سے پوچھنے لگا۔حیات نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

دیکھا مام کتنی خوش ہو گئی۔تہنیت اسے کہنے لگی ہمم۔۔عالیان اثبات میں سر ہلا گیا۔مجھے بہت اچھا لگتا ہے مام کے پاس رہنا عالیان ہم مام کو اپنے گھر نہیں شفٹ کر سکتے وہ وہاں پر اکیلی رہتی ہے مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔تہنیت نے اسے کہنے لگا۔کیوں نہیں تم بات

کروا گر تمہارے کہنے سے نہیں مانتی پھر میں کرتا ہوں بات۔ عالیان نے اسٹیر نگ ٹرن کیا۔ ٹھیک ہے اینڈ تھینکیو۔ تہنیت نے اسے کہا۔ کس لیے۔ عالیان نے پوچھا۔ میری بات ماننے کے لیے۔ تہنیت نے بتایا۔ میں نے تمہاری تو بات نہیں مانی میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ عالیان ہنسی چھپاتا کہنے لگا۔ تہنیت غصے سے گھورتی باہر دیکھنے لگ گئی عالیان گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔۔۔

کیسا گزرا تم دونوں کا دن ہے۔ مسز فواد ان دونوں سے رات کے کھانے کے وقت پوچھنے لگی۔ بہت اچھا مجھے تو بہت مزا آیا جب ساری لڑکیاں آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھ رہی تھی۔ حیات خوشی سے بتانے لگی۔ وہ کیوں۔ مسز فواد نے پوچھا۔ اس لیے کیونکہ ساری لڑکیوں کا کرش تھا نا آپ کا بیٹا اس وجہ سے۔ حیات ہنستے ہوئے بتانے لگی جس پر مسز فواد بھی ہنسی اور غازیان بھی ہنسا۔۔۔۔

غازی ہم ہنی مون نہیں جائیں گے۔ حیات اسکے سینے پر سر رکھے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ لیکن غازی کسی اور ہی سوچوں میں گم تھا۔ غازی میں تم سے بات کر رہی ہو۔ حیات

نے اسے ہلایا مگر اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں آیا۔غازی۔حیات منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔حیات پلیز زدومنٹ لہجے سرد تھا حیات اسکے سینے سے اٹھ کر دوسری طرف منہ کر گئی۔افففف یار غازیان تو بھی اپنے غصے پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔غازیان اپنی چہرے پر ہاتھ پھیرتا کہنے لگا اور اسکے قریب ہوا۔مجھے ٹچ کرنے کی یا بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔وہ بے حد غصے سے کہتی اپنی سائیڈ کا لیمپ آف کر گیا غازی نے اسے تین دفعہ پکارا مگر اس نے نہیں سنی۔۔اور غازیان کو نیند آگئی جب آفھگے گھنٹے سے کوئی آواز نہیں آئی حیات مڑ کر غازی کو دیکھنے لگی۔تم گندے ہس۔وہ منہ بنا کر کہتی دوبارہ سو گئی۔۔۔۔۔

عالیان مام نہیں مان رہی۔تہنیت اسے کوٹ پہناتے کہنے لگی۔بے فکر ہو جاؤ میں مناؤ گا آفس سے آکر آنٹی کو۔عالیان چہرہ اسکی طرف کر کے بہت محبت سے کہنے لگا۔پلیز زز مجھے فکر لگی رہتی ہے۔تہنیت کہنے لگی۔تم پریشان نہ ہو۔عالیان اسے کہنے لگا۔یہ لو نو بج گئے اور ماں کو دوائی دینی ہے تم نیچے آجاؤ میں ناشتہ لگوا رہی۔تہنیت کہتی نیچے بڑھ گئی۔اینڈ ٹائم پر میری بیگم کو بھی کام یاد آتے ہیں ایک ہگ بھی نہیں کرتی۔عالیان کہتے ساتھ پرفیوم لگانے لگا اور نیچے چلا گیا۔۔۔۔۔

حیات شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی غازیان پینٹ شرٹ پہن کر اسکے پیچھے آ کر کھڑا حیات اسے دیکھے بغیر اپنا ڈوپٹہ لیتی کمرے سے باہر نکل گئی اٹیٹیوڈ۔غازیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا حیات باہر آئی سامنے معیز کھڑا تھا۔کیا بات ہے اتنے خوبصورت چہرے پر غصہ کیوں ہے۔معیز اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تم سے مطلب۔حیات ناگواری سے اسے دیکھتی کہنے لگی۔میرے سارے مطلب ہی تو تم سے۔وہ شوخ انداز میں کہنے لگا حیات مے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ مار دیا۔بکواس مت کرنا بھولو مت میں حیات ہوں۔حیات بے حد غصے سے کہتی آگے بڑھ گئی۔یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا تمہیں حیات۔معیز چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔کیا کرے گا۔پیچھے سے غازیان آتا اس سے بہت آرام سے پوچھنے لگی اور اسے دیکھ کر اسکے ماتھے پر پسینے آئے اور نکل گیا ڈرپوک۔غازیان ہنستے ہوئے کہتا آگے کو پڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

او کے تہنی میں نکل رہا ہوں۔عالیان اسے کہنے لگا اللہ حافظ۔تہنیت نے اسے مسکراتے ہوئے کہا۔اللہ حافظ عالیان کہتا اسے مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا۔اسے ہگ کرنے کا دل تھا لیکن جانتا تھا تہنیت کو کہا تو غصہ ہو جانا یا منع کر دینا۔تہنیت اسے دیکھنے لگی۔اور دو قدم

آگے بڑھ کر اسکے سینے سے لگ گئی عالیان سوک سا ہو گیا اور تہنیت ادھر ادھر دیکھ کر اسکی گال پر لب رکھ گئی وہ کھو سا گیا۔ آپ کی بیگم کے پاس صرف ہگ کرنے کا نہیں کس کرنے کا بھی وقت ہے۔ وہ شرماتے ہوئے کہتی اندر چلی گئی اور اسکی بات پر وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔

حیات اور غازیان آفس آ چکے تھے۔ گڈ مارننگ غازیان سر گڈ مارننگ مس حیات وہ مسکراتے ہوئے حیات کو دیکھنے لگا۔ گڈ مارننگ حمدان حیات مسکرا کر کہتی کیبن میں بڑھ گئی اور غازیان اسے گھورتا ہوا حیات کے پیچھے آیا۔۔

حیات فائلز دیکھتے ہوئے بالوں کو آگے کر گئی تبھی غازیان نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا۔۔ مجھ سے دور رہو۔ حیات اسے دیکھے بغیر پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ وہی تو نہیں رہا جاتا۔ غازی اسکی گردن پر لب رکھتا کہنے لگا۔ تمہارے پاس کل میرے لیے وقت نہیں تھا اور اب میرے پاس تمہارے۔ حیات نے اسے کہا غازی کچھ کہے بغیر اسکے بال پر چہرہ چھپا گیا۔ صاف کہو جیلسی ہوئی ہے میرا مسکرا کر حمدان کو گڈ مارننگ کہنے

سے۔۔حیات کہنے لگی۔ بلکل ایسا ہی مجھ سے برداشت نہیں ہوتا حیات کوئی تمہیں مسکرا کر دیکھے میرا دل کرتا جان لے لوں یا اس شخص جو ختم کر دوں میرا دل کرتا ہے کے سارے دنیا سے چرا کر میں تمہیں اپنے میں چھپالوں۔غازیانا سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔تو چھپالو۔حیات اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔میں بھی صرف تمہاری ہی رہنا چاہتی ہوں غازی مرتے دم تک۔حیات کہنے لگی غازی مسکرایا مجھ سے ہمیشہ ہی اتنا پیار کروں گے نا۔ حیات اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ہمیشہ۔غازی نے اسے کہا۔مجھے چھوڑو گے تو نہیں کبھی کبھی شک تو نہیں کرو گے وعدہ کرو گے مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے سوائے تمہارے ساتھ کے۔حیات مسکرا کر کہنے لگی۔وعدہ۔غازی مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگا گیا۔۔۔۔۔۔

عالیان آفس میں بیٹھا مسکرا رہا تھا اور گال پر ہاتھ رکھنے لگا۔نہیں۔عالیان نے ہاتھ ہٹایا۔ نٹ جائے گی۔۔عالیان مسکرا کر کہنے لگا تبھی سر ونٹ چائے لایا۔سر چائے۔اس نے کہا رکھو۔عالیان اسے بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔خیریت تو ہے سر اتنا جو مسکرایا جا رہا ہے۔اس لڑکے نے پوچھا۔تم اپنے کام سے کام رکھو اور مجھے میرا کام کرنے دو۔عالیان

کہتے ساتھ لیپ ٹاپ آن کر گیا۔۔

میں کتنی بے شرم ہو گئی خود ہی خود ہگ بھی کر لی کس بھی وہ کیا سوچ رہا ہو گا میری بیوی کیسی بے شرم ہے عالیان کو تو بے شرم لڑکیاں نہیں پسند تم پاگل ہو تہنیت جو دل میں آتا وہ کر دیتی ہو کچھ تو عقلسے کام لو۔ تہنیت خود سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ تو جناب جو چاہیے تھی میں نے تو وش پوری کی۔ تہنیت بولی۔ ہاں تہنیت تم نے اپنے ہسبینڈ کی خواہش پوری کی ہے اور ہسبینڈ کی خواہش پوری کرنی چاہیے۔ وہ خود میں الجھ کر عجیب عجیب باتیں کر رہی تھی۔۔۔

حیات کا کچھ بنا۔ وہ پوچھنے لگا۔ آج کچھ ٹھیک تھا مسکرا کر گڈ مارننگ کیا تھا مجھے۔ وجدان نے بتایا۔ گڈ اسے اپنی طرف کرو وجدان مجھے وہ اب لازمی چاہیے تھک گیا ہوں اسکا پیچھا کرتے کرتے۔ فواد زیدی غصے سے کہنے لگے۔ جی سر بے فکر ہو جائیں بہت جلد سب ہو جائے گا۔ اس نے کہا۔ گڈ۔ فواد زیدی نے کہتے ساتھ فون رکھا۔۔۔

کافی۔ حیات کافی کا مگ اسکی طرف کرنے لگی۔اس نے مسکراتے ہوئے لے لیا۔غازی حیات سے آفس کے بارے میں کچھ ڈسکس کر رہا تھا حیات اور وہ دونوں باتیں کر رہے تھے۔غازی ہنی مون۔ حیات نے پوچھا۔ حیات ابھی نہیں ابھی بہت کام ہے پھر کبھی چلیں گے۔غازی نے اسے کہا۔ حیات منہ بنا گئی۔ جانا سمجھونا مجھے کام پر دھیان دینا ہے مجبوری نہیں ہوتی پکا لے کر ھاتا۔غازی محبت سے کہنے لگا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ چلو اب نیچے چلتے ہیں مام کے پاس۔وہ اسے کہنے لگے جس پر حیات مسکرائی اور چل دی۔۔۔

عالیان آفس سے آچکا تھا لیکن تہنیت تھی سامنے آنے کا نام نہیں لے رہی تھی عالیان اسکا انتظار کر رہا تھا وہ نہیں آئی۔اوہ تو بیگم شرما رہی ہیں تہنی۔ کہتے ساتھ عالیان نے آواز لگائی افف اللہ کیوں بلا رہا ہے مجھے سو جاؤ عالیان۔ تہنیت ہاتھ مسلتے ہوئے کہنے لگی۔ نتہنی۔ ایک اور آواز آئی۔ تہنیت کو مجبوراً جانا پڑا اس نے خود کو نارمل کیا۔ بولو۔ تہنیت بہت نارمل بے ہیو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جس پر وہ مسکرایا۔ سونا نہیں ہے۔اس نے پوچھا۔ تھوڑا کام ہے وہ کر کے پھر آتی ہوں۔ تہنیت نے بتایا۔ ہو جائیں گے کام شوہر پورا

دن تھک یار کر گھر آتا ہے ایک تو۔عالیان کہنے لگا اور کہتے ساتھ اسکا ہاتھ تھام کر بیڈ پر اپنے پاس بٹھایا اور اسکا سر اپنے کندھے پر رکھا تہنیت کی ہارٹ بیٹ فل تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔غازی نے حیات سے پوچھا جو اسے دیکھ رہی تھی۔میری مرضی جب تم دیکھتے ہو تو تمہارا حق ہے اور میں دیکھو تو کیوں دیکھ رہی ہوں واہ جی واہ۔حیات کہنے لگی۔ غازی اسکے انداز پر مسکرایا۔تمہیں پتہ ہے غازی میں نے اپنی زندگی مین کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے کسے لڑکے سے پیار بھی ہو گا اور پیار ایسا کہ عشق ہو گیا اس سے۔حیات نے اسے کہا۔تمہیں کیسا کیوں لگتا تھا۔غازی نے پوچھا۔مجھے مردوں سے نفرت تھی غازی لیکن دیکھا جائے کچھ مرد برے نہیں ہو رے ہیں۔حیات نے بتایا۔بلکل کچھ مرد سچا پیار کرتے ہیں اور ایک سے ہی کرتے ہیں۔غازی نے اسے کہا حیات نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔۔

آج سے مجھے اپنی پورانی نوکری دوبارہ سے کرنی ہو گی سے جی بن کر جانا ہو گا فواد کے سامنے اور پھر سارے ثبوت نکالنے ہوں گے۔عالیان خود سے کہتا اپنے چہرے پر داڑھی لگانے لگا اپنا حلیہ بدلنے لگا اور مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

سر کام شروع بس کچھ ہی دن میں سارے ثبوت میرے پاس ہوں گے اور فواد زیدی ختم۔عالیان نے بتایا جس پر ایول مسکرایا۔ گڈ۔اور یہ کہ کر فون رکھ دیا۔۔۔۔

خیریت اے جی تم۔ فواد اسے دیکھ کر کہنے لگا۔ سر نوکری کی ضرورت بھی ہے بہت پلیز زز اگر میں آپ کے کسی کام آسکوں۔اس نے کہا جس پر وہ مسکرایا۔ہاں ہے ایک کام کمرے میں آجاؤں۔ فواد زیدی کہ کر کمرے میں چلے گئے عالیان غازیان کو دیکھ کر مسکرایا اور چل دیا۔۔۔

یہ حمدان قریشی نامی بندہ ہے آفس میں نظر رکھنی ہے دیکھو یہ کچھ غلط تو نہ کرے حیات ہو پھنسانا ہے اس نے اور تم نظر رکھو گے۔ فواد نے بتایا۔بے فکر ہو جائیں سر۔اے جی کہتا چلا گیا اور فواد مسکرایا۔اب تو کام اور بھی آسان۔ فواد زیدی کہنے لگا۔الٹ نہ کیا نہ تیرا بڈھے میرا نام بدل دی۔عالیان غصے سے گھورتا کہتا دل میں چلا گیا۔۔۔۔

حیات میم سر غازیان نے کہا یہ دیکھ کر بتائیں کیسا ہے۔وجدان نے بتایا حیات رک کر دیکھنے لگی۔ نہیں ٹھیک اور کچھ نیو بنواؤ اسے کہو۔حیا تکہتی آگے بڑھ گئی اور حمدان مسکرایا۔

پھنس رہی ہے لڑکی۔وہ مسکرا کر کہنے لگا۔حمدان۔ تبھی غازیان کی آواز آئی۔یس سر۔وہ مڑا تمہیں ایک کام کیا تھا وہ بھی نہیں کر سکے ابھی تک تم۔غازیان پوچھنے لگا۔سر مس حیات کو نہیں پسند یہ سارے کنڑاس وہ کہ۔رہی ہیں کوئی نیو کریں۔اس نے فوراً بتایا۔ ڈیسنٹ ہے تو ڈیسنٹ چیزیں ہی پسند آئی گی پھر سے بناؤ۔غازیان کہتا چلا گیا اور وہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مام پلیز چلیں میرے ساتھ گھر آپکی طبیعت ٹھیکہ نہیں ہے اب تو عالیان بھی یہی چاہتا ہے پلیز ضد مت کریں۔تہنیت کہنے لگی جس پر وہ خاموش ہو گئی۔ٹھیک ہے تہنیت تو بہت ضدی ہو کبھی نہیں سنتی۔وہ منہ بنا کر کہنے لگی جس پر تہنیت خوش ہو گئی۔۔میں پیکنگ کر لوں آپکی۔تہنیت کہتی کمرے میں چلی گئی۔اس گھر کو چھوڑ کر کیسے رہوں گی دو تین دن رہ کر واپس آجاؤں گی۔رخشندہ خود سے کہنے لگ گئی۔۔۔۔

حیات آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔حمدان کر دو آج اپنا کام۔فواد زیدی نے اسے کہا۔

او کے سر۔ حمدان نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔ وہ حیات کے کیبن میں آیا حیات وہاں نہیں تھی۔ میم حیات کہاں ہے۔ حمدان نے اسکی اسسٹنٹ سے پوچھا۔ وہ اسٹور روم گئی ہیں۔ اس نے بتایا وہ مسکراتے ہوئے اسٹور روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

حیات اسٹور روم میں کھڑی کچھ ڈھونڈ رہی تھی کوئی سرونٹ بھی ساتھ تھا تم باہر سے جا کر ٹارچ لاؤ۔ حیات نے اسے جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتا باہر گیا تبھی حمدان ادھر آیا حیات مڑی نظر کسی شخص پر گئی تو موبائل کی ٹارچ آن کر کے دیکھا۔ تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ حیات پوچھنے لگی۔ میم سر نے مجھے کہا ہے کہ مجھے آپ کیساتھ دوسرے آفس جانا ہے۔ اس نے بتایا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ نہیں مجھے تو غازی نے ایسے کچھ نہیں کہا۔ حیات اسے کہنے لگی۔ میم سر نے کہا ہے اگر یقین نہیں تو پوچھ لیں جا کر۔ حمدان نے اسے کہا۔ اچھا میں پوچھتی ہوں۔ حیات کہتی آگے بڑھنے لگی اسکا پیر کسی چیز سے ٹکرایا وہ ان بیلنس ہوئی اس سے پہلے کے گرتی حمدان نے اسے بچایا اور پھر کھڑا کر کے ہاتھ تھاما۔ بن گئی تین تصویریں۔ اسکی بلیوٹوتھ میں آواز آئی حیات نے فوراً چھڑوایا ہاتھ اور چلی گئی حمدان نے اپنا چہرہ ٹشو سے صاف کیے اسے پسینے آرہے تھے مگر وہ کام کر گیا تھا۔۔۔

غازی کیا تم نے حمدان کو کہا کہ حیات کے ساتھ دوسرے آفس جاؤ۔ حیات پوچھنے لگ گئی۔ نہیں۔ غازی اسے دیکھنے لگ گیا۔ مجھے پہلے ہی پتہ تھا وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ حیات دور رہو س سے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ غازی نے بتایا۔ ہمم میں دور ہی رہتی ہوں۔ حیات کہتے ساتھ کافی پینے لگ گئی۔۔۔

غازیان اس نے ایک لڑکے کو رکھا ہوا ہے آفس میں جو حیات کیساتھ کچھ کرے گا۔ عالیان نے اسے بتایا غازیان اسے دیکھنے لگ گیا۔ کون کہیں حمدان نام تو نہیں پے۔ غازیان نے پریشانی سے پوچھا۔ بلکل وہی نام ہے اس نے مجھے نظر رکھنے کو کہا ہے اس پر۔ عالیان نے بتایا۔ مجھے پہلے ہی شک تھا اس پر وہ حیات کو جس طرح دیکھتا تھا اسکی ہر چیز کو نوٹ کرنا دل تو کر رہا ہے ایک ڈیڈ کو ختم کر دوں دوسرا اس حمدان کا منہ توڑ دوں۔ غازیان غصے سے کہنے لگا۔ غازیان یہ غصہ کرنے کا نہیں بلک ٹھنڈے دماغ کوئی پلین سوچ حیات کو اسکے جھانسے سے نکالنے کے لیے۔ عالیان نے بتایا۔ وہ تو فکر نہ کر میں نے پہلے ہی اسے کہ دیا ہے دور رہے اس سے۔ غازیان نے اسے بتایا۔ گڈ عالیان مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

آنٹی آپ کو کوئی پریشانی ہوئی ہو کوئی تنگی تو مجھے بلا جھجک بتایئے گا۔عالیان رات کے کھانے کے وقت رخشندہ سے کہنے لگا۔ارے نہیں بیٹا مجھے کوئی پریشانی یا تنگی نہیں ہوں۔رخشندہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی جس پر عالیان نے سر کو خم دی اور کھانا کھانے لگا تہنیت کھڑی تھی۔تہنیت بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔عالیان کی ماں نے کہا۔جی۔وہ کہتے ساتھ بیٹھ گئی اور کھانے لگی اچانک اسے الٹی آنے لگی وہ فوراً اٹھ کر باتھروم کی طرف بھاگی عالیان رخشندہ عالیان کی ماں تینوں پریشان ہو گئے۔صبح سے طبیعت خراب ہو رہی ہے اسکی چکر الٹیاں آرہی ہے۔رخشندہ بتانے لگی۔تو مجھے بتایا کیوں نہیں۔عالیان کہتا تہنیت کے پاس آیا۔تم ٹھیک ہو۔اس نے پوچھا۔میں بلکل ٹھیک ہوں بس ایسی دل گھبرا رہا ہے اس وجہ سے۔تہنیت کہتے ساتھ واپس کرسی پر آکر بیٹھی۔مجھے نہیں لگ رہی طبیعت ٹھیک ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔عالیان نے اسے کہا جس پر اس نے منع کر دیا ہاں لے جاؤ عالیان اسے۔رخشندہ نے کہا تو تہنیت کو منانے لگا اور وہ مان گئی وہ اسے احتیاط سے باہر کی طرف لے گیا۔۔۔۔

معیز نیوز چینل لگاؤ۔فواد مسکراتے ہوئے کہنے لگے تبھی غازیان اور حیات بھی گھر میں

داخل ہوئے۔ناظرین آج کا توشہ ترین خبر سناتے جائے زیدی انٹر پرائزز میں کام کرنے والے حمدان قریشی نے لائیو آکر کہا ہے کہ حیات غازیان زیدی ان سے غلط غلط کام کروارہی تھی انہیں کمرے میں لے جاکر غلط کام کرنے کا کہتا کہتی تھی اس بات کا ثبوت انہوں نے پوری دنیا کو دیکھایا اور وہ یہ ہے جس میں حیات نے حمدان قریشی نے ہاتھ تھام رکھا دوسری تصویر میں حمدان کا ہاتھ انکی کمر پر ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔حیات کے چلتے قدم رکے غازیان بھی یہ خبر سن کر پریشان ہوا اور تصویریں دیکھ کر اسے اور پریشانی ہونے لگی۔انہوں نے ثابت کیا کہ حیات غازیان زیدی ایک کریکٹر لیس لڑکی ہے اتنے بڑے اور شریف خاندان ہونے کے باوجود انہوں نے یہ سب کیا حمدان قریشی کا کہنا ہے کہ وہ کمپنی ریزائین کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

لو اور چیزیں کم کی تم نے کہ یہ تمہاری بیوی نے بدنامی کا داغ بھی لگایا ہم پر اب تو پکا ڈیٹ میرے ہاتھ سے گئی اور کیسی بے شرم ہو چہرے پر ذرا سی شرم نہیں ہے بے حیا لڑکی آفس کے ورکرز کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے شرم نہیں آئی ویسے تو بڑی شریف اور حیا والی بنتی اس وقت کہاں چلی گئی تھی تمہاری شرم۔فواد زیدی بے حد غصے سے بول رہے تھے۔مسٹر فواد زیدی کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکے۔وہ سرد لہجے میں کہتا چلا گیا

حیات یہ سب نظر انداز کرتی غازی کے پیچھے گئی اور فواد زیدی ان دونوں کے جانے کے بعد معیز کو دیکھ کر مسکرائے۔ں رویہ آپکی کی ہوئی کارستانی ہے۔وہ ہنستے ہوئے کہنے لگ گیا جس پر فواد زیدی ہنسے۔۔۔

حیات کمرے میں آئی غازی پریشان صوفے پر بیٹھا تھا۔غازی میں نے۔اس سے پہلے حیات کچھ کہتی غازی نے اسے ہاتھ کے۔اشارے سے روک دیا اور حیات اسے بے یقینی سے دیکھنے لگ گئی۔ تمہیں اپنی صفائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے تم پر اندھا یقین ہے حیات میں جانتا ہوں یہ ساری سازش اس حمدان قریشی کی وہ بچے گا تو نہیں میرے ہاتھوں لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے پوری دنیا بھی تمہارے خلاف ہو جائے گی تب بھی میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔غازی نے کہتے ساتھ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا حیات مسکرائی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔ تم نے مجھے بولنے سے روکا تو میں ڈر گئی مجھے لگا تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے۔حیات واقع میں ڈر گئی تھی۔ایسا کبھی نہیں ہو گا حیات۔غازی نے کہا حیات مسکرائی۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے اسکی۔ عالیان نے پوچھا۔ سب ٹھیک ہے گڈ نیوز ہے یہ ماں بننے والی ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا عالیان کو یقین نہ آیا۔ کیا پھر کہنا۔ عالیان نے اسے۔ جی یہ ماں بننے والی ہے۔ ڈاکٹر ہنستے ہوئے کہنے لگی عالیان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی اس نے تہنیت کو دیکھا جو شرما رہی تھی۔ آپ نے انکا بہت خیال رکھنا ہے بس خوراک کا خیال رکھیے گا سونے کا سب کا بہت خیال رکھنا ہے۔ ڈاکٹر نے اسے کہا جس پر عالیان نے اثبات میں سر ہلایا اور آرام سے اسے لے گیا۔۔۔۔۔

فواد زیدی نے حیات اور غازیان کو نیچے بلایا وہ پریشان ہو چکے تھے کہ غازیان کی چیخنے کی آواز نہیں آئی تھیا نہیں لگا تھا وہ یقین کرے گا مگر یہاں تو سب ہی الٹ تھا۔ حیات اور غازیان نیچے آئے۔ جی غازیان نے پوچھا۔ دیکھو غازیان حیات کو یہ گھر چھوڑ کر جانا ہو گا اگر حیات اس گھر میں رہی تو میری سیٹ جا سکتی ہے ساری میڈیا میرے گھر آ کر یہ کہ سکتی ہے اس کریکٹر لیس لڑکی کو کیوں اپنے گھر رکھا ہے اور تم بھی جان گئی ہو کہ تمہاری بیوی کریکٹر لی۔ فواد زیدی بول رہے تھے غازیان نے بیچ میں ٹوکا۔ شیٹ اپ حیات کے بارے میں آپ کچھ نہیں کہیں گے بہت اچھے سے جانتا ہوں میں اپنی حیات کو وہ کبھی ایسا نہیں کر

سکتی۔غازیان نے غصے سے کہا۔فواد زیدی پریشان ہوئے یا تو یہ اس گھر میں رہے گی یا میں اسلیے اب تم فیصلہ کرو۔فواد زیدی نے کہا۔آپ میری بیوی کی وجہ سے کیوں تکلیف کر رہے ہیں میں اور حیات یہ گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں لیکن میں یہ ایک ہی دن میں ثابت کروں گا میری بیوی بے وقصور ہے یہ لگائے گئے الزامات جھوٹ ہیں جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔وہ غصے سے کہتے ساتھ حیات کا ہاتھ تھامتا دوبارہ کمرے کی طرف گیا مسز فواد خاموش بیٹھی تھی انہیں بھی یہ سب جھوٹ ہی لگ رہا تھا وہ کچھ بول کر گھر کا ماحول اور خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسلیے خاموش بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اللہ حافظ مام۔غازی مسز فواد سے ملتا حیات کا ہاتھ تھامتا چلا گیا۔غازی ہم کہاں جائیں گے۔ حیات نے پوچھا۔فلیٹ میں۔غازی نے بتایا حیات خاموش ہو گئی غازی نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سڑک پر بھگا دی۔حیات خود کو اس وقت بہت لکی سمجھ رہی تھی غازی اس پر اندھا یقین کرتا تھا اور جس وجہ سے حیات کو کافی حوصلہ ملا تھا اس نے گاڑی ایک فلیٹ کے باہر روکی اور دونوں اندر گئی وہ بہت خوبصورت فلیٹ تھا تم آرام کرو میں آتا ہوں۔غازی نے کہا۔کہاں جا رہے ہو۔حیات نے پوچھا۔بس

دو منٹ میں آرہا ہوں۔غازی نے اسے کہا تو حیات سر کو خم دے کر فلیٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

فواد زیدی نے غصے سے ٹیبل پر ساری چیزیں پھینک دی۔ پاگل ہو جاؤ جو بھی کرنے کا سوچ رہا ہوں الٹا ہوتا جا رہا ہے جو بھی کرنے کا سوچ رہا ہوں افففف کیسے ملے گی مجھے حیات۔وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ڈیڈ آپ بھول گئے تھے غازیان پاگل ہے حیات کے پیچھے وہ کبھی یقین نہیں کرتا اسے اپنی آنکھوں سے کچھ ایسا دیکھاتے جس پر وہ یقین کرتا۔معیز انہیں کہنے لگا۔گڈ آئیڈیا فواد زیدی معیز کو دیکھنے لگے۔میں اس آئیڈیا پر سوچتا ہوں۔فواد زیدی نے کہا۔جی بلکل سوچیں۔معیز کہتا چلا گیا اور فواد زیدی کے دماغ میں کوئی نئی سازش چلنے لگی۔۔۔۔۔

عالیان مجھے صبح کسی بھی حالت حمدان چاہیے۔غازی نے اسے کہا۔تم بے فکر ہو جاؤ میں نے اسکی لوکیشن ٹریس کر لی تھی مجھے پتہ ہے وہ کہاں ہے اور صبح تمہارے پاس ہو گا۔عالیان نے اسے کہا۔گڈ۔غازیان نے اسے کہا۔گڈ نیوز تو سن عالیان نے اسے کہا۔ہمم

سناؤ۔غازیان نے پوچھی۔توچاچو بننے والا ہے۔عالیان نے اسے بتایا۔سچ میں۔غازیان خوشی سے کہنے لگا۔مذاق میں۔عالیان برا منا گیا واہ بھائی تم تو بڑے تیز نکلے۔غازیان ہنستے ہوئے کہنے لگا۔شرم کر اب رکھ فون مجھے دوسرے کام بھی دیکھنے ہے۔عالیان نے اسے کہا جس میں اس نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

غازی سگریٹ پی رہا تھا غازی کہاں ہو تم۔حیات کہتی اسکے پاس آئی اور اسے سگریٹ پیتا دیکھ منہ بنا گئی۔ نہیں پیو غازی نقصان دہ ہوتی ہے۔حیات نے اسکے منہ سے نکالی غازی نے اسے دیکھا۔ ٹینشن میں تھا اس لیے پیا۔غازی نے اسے کہا۔تو تم مجھ سے شئیر کر لو اپنی ٹینشن سمجھو میں تمہارا سگریٹ۔غازی ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔اب بتاؤ ٹینشن۔ حیات نے پوچھا۔مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کل حمدان میرے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔ غازی نے اسے کہا۔غازی تم ایسا کچھ نہیں کرو گے تم قانون اپنے ہاتھوں میں نہیں لو گے۔ حیات نے اسے کہا۔مجھے اختیار ہے اس چیز کا۔غازی نے اسے کہا۔اگر تم اسے مار دو گے تو وہ سچ کیسے میڈیا پر بولے گا۔حیات نے اسے کہا تو غازی خاموش ہو گیا۔اب سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے حیات نے اسے کہا تو وہ بیڈ پر آ گیا۔۔۔۔

حمدان جو چھپ چھپ کے گھر سے نکل رہی تھا کہیں غازیان نہ مل جائے اسے وہ گھر سے نکلا تبھی عالیان نے اسے پکڑا۔ کہاں۔ عالیان نے پوچھا۔ تم جون ہے۔ حمدان عالیان کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔ مجھے تو نہیں لیکن اسے ضرور پہنچانے گا۔ عالیان نے سامنے اشارہ کیا تبھی غازیان وہاں آیا حمدان اسے دیکھ کر ڈر گیا اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر وہ اور زیادہ ڈرنے لگ گیا غازیان نے اسے گردن سے پکڑا۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا مجھ سے دور رہی کچھ بھی کیا تو چھوڑوں گا نہیں لگتا ہے ایزی لے لیا تھا تو غازیان زیدی کو۔ غازیان بہت سرد لہجے میں کہنے لگا۔ اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں۔ غازیان نے گردن پر گرفت اور مضبوط کی۔ مجھے۔۔۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔ کر دو میں نے۔۔۔۔۔ کچھ نہیں کیا وہ بامشکل بول سکا۔ جلدی بتا کس کے کہنے پر کیا تو نے۔ غازیان نے پوچھا۔ تمہارے باپ فواد زیدی کے۔ اس نے فوراً بتا دیا۔ تو تو بڑا ہی ڈرپوک نکلا خیر وہ تو مجھے پتہ تھا یہ سب چھوڑ آج کچھ دیر میں تو دوبارہ ویڈیو بنا کر پوسٹ کرے گا کہ میں نے سب جھوٹ کہا تھا مجھے کسی نے پیسے دیے تھے وہ باتیں آگے تو نے بنانی ہے۔ غازیان نے اسے کہا حمدان اسے دیکھنے لگ گیا۔ فواد زیدی کا نام لینا ہے۔ حمدان نے پوچھا۔ نہیں۔ غازیان نے کہا۔ ایول تم پاگل۔ عالیان کے بولتے الفاظ رکے غازیان نے اسے گھورا۔ میرا مطلب غازیان تم پاگل ہو بولنے دو اسے۔

عالیان نے کہا نہیں۔غازیان نے منع کیا۔ ٹھیک ہے میں ابھی تمہارے سامنے کرتا ہوں۔ حمدان نے بتایا۔ گڈ۔غازیان نے اسے چھوڑا اس نے ویڈیو بنائی اور پوسٹ کر دی۔ بڑا کوئی ڈرپوک آدمی تھا اتنی ہمت والا کام کیا کیسے عالیان کہنے لگا اللہ جانے غازیان عالیان کو لیتا چلا گیا اور اسے یہ یاد کروانا نہ بھولے کہ انکے نظریں اس پر ہے۔۔۔۔۔

وہ دونوں کیفے ٹیریا بیٹھے تھے۔تم پاگل ہو تم اسکے سامنے مجھے ایول بول رہے تھے۔ غازیان غصے سے کہنے لگا۔سوری میرے منہ سے نکل گیا لیکن اس نے سنا نہیں۔عالیان نے اسے کہا۔ بلکل۔غازیان نے جواب دیا۔مجھے غصہ اس بات پر ہے تم نے فواد زیدی کا نام کیوں نہیں لینے دیا۔عالیان نے اس سے پوچھا۔میں دھماکہ کرنا چاہتا ہوں اس کام کے لیے میں نے اتنی محنت کی فقیر بنا تمہیں انسپیکٹر بنایا ایول بن کر اسکے ساتھی کو ختم کیا تمہیں اے جی بنا کر اس پر نظر رکھنے کو کہا اتنی آسانی سے تو اسکا سچ نہیں سامنے لاؤ گا جب لاؤں گا تو دھماکہ کروں گا فواد زیدی کی بربادی شروع سمجھو۔غازیان نے بتایا جس پر عالیان اسے دیکھنے لگا۔کیا کرنے لگے ہو تم ایسا۔عالیان اس سے پوچھنے لگا۔ سمپل تم اے

جی بن کر جاؤ بس کیمرہ لگانا ہے انکے کمرے میں باقی میرا کام ہے۔غازیان نے بتایا جس پر عالیان مسکرایا۔انتظار رہے گا مجھے اس دھماکے کا۔عالیان نے کہا تو غازیان مسکرایا۔۔۔

عالیان صبح سے گیا اب واپس گھر آیا تھا تہنیت کمرے میں بیٹھی تھی عالیان کو دیکھ کر منہ بنانے لگی۔کہاں تھے۔تہنیت نے پوچھا۔کام تھا تم نے کھانا کھایا۔عالیان نے پوچھا۔ نہیں اور نہ ہی کھاؤں گی۔تہنیت اسے کہنے لگی۔بچوں والی ضد مت کرو تہنیت چپ چاپ کھانا کھاؤ تم بھول گئی ڈاکٹر نے کیا کہا تھا۔عالیان کا لہجہ کافی سرد تھا۔کیا ہوا عالیان تم اتنا روڈ کیوں ہو رہے ہو۔اس نے پوچھا۔نہیں ہو رہا۔اس نے بتایا۔تم پریشان لگ رہے ہو بتاؤ مجھے۔تہنیت اسے کہنے لگی۔تہنیت تمہیں کچھ بتانا ہے ہمیشہ اپنی جاب چھپائی ہے تم سے میں ایک ایجنٹ ہوں یاد ہے تمہیں پولیس انسپیکٹر ملا تھا جس نے کہا تھا کہ وہ پولیس انسپیکٹر نہیں ہے تمہاری جان بچائی تھی یاد ہے۔عالیان نے اسے کہا۔ہاں یاد ہے۔ تہنیت نے بتایا۔وہ میں تھا۔عالیان نے اسے کہا جس پر تہنیت اسے دیکھنے لگ گئی۔لیکن تم آج کیوں بتا رہے ہو۔تہنیت پوچھنے لگی۔اس لیے کہ کل میں کشمیر جا رہا ہوں تین چار دن کے لیے۔عالیان نے اسے بتایا۔تو تین چار دن بعد واپس آ جاؤ گے اس میں کونسی بڑی

بات ہے۔ تہنیت اسے کہنے لگی۔ نہیں تہنیت جو کام میں اب کرنے جارہا ہوں ہو سکتا ہے میری جان بھی چلی جائے یہ میری کام ہے اور مجھے کرنا ہے تمہیں اپنا خیال رکھنا اور ہمارے بے بی کا بھی۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ تم کیوں بول رہے ہو میں کھانا کھا لیتی ہوں اور مجھے پورا یقین ہے تم واپس آؤ۔ تہنیت یہ بات سن کر خود بھی اداس ہو گئی تھی مگر عالیان کے سامنے ظاہر نہیں کروایا تھا اسنے۔ گڈ کھانا کھاؤ اور سو جاؤ۔ عالیان اسکی دوسری بات کا جواب دیے بغیر باتھروم چلا گیا تہنیت کمرے میں خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔

غازیان تمہیں پتہ ہے وہ جو کل حمدان کی ویڈیو آئی تھی اس پر بہت سی گرلز کے کمنٹس تھے کہ حیات تو وہ لڑکی جب اسے کوئی پبلک پلیس میں چھیڑتا تھا تو اسے سب کے سامنے مار دیتی تھی وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتی تم سوچ نہیں سکتے مجھے یہ سن کر کتنی خوشی ہوئی کچھ لوگ اس دنیا میں ابھی بھی ہے جو لوگوں کیلیے پوزیٹو سوچتے ہیں۔ حیات بتانے لگی غازیان مسکرایا۔ تم نے فینز ہی اتنے بنائے ہوئے ہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ نہیں یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تھینکیو سو مچ غازی۔ حیات نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔ غازی

مسکرایا۔حیات ڈیڈ نے مجھے آفس سے نکال دیا ہے مجھے کل نیو جاب کے لیے جانا ہو گا صبح صبح۔غازی اسے بتانے لگا۔وہ آفس تمہارا نہیں تھا۔حیات نے پوچھا۔نہیں۔غازی نے بتایا۔غازی ہم گھر واپس چلتے ہیں اب تو میرے اوپر لگا داغ مٹ گیا ہے۔حیات اسے کہنے لگی۔نہیں ہم وہاں نہیں جائے گے جہاں میری بیوی کی عزت ہی نہ ہو بس تمہیں صبح دو تین گھنٹے اکیلے رہنا ہو گا حیات۔غازیان نے بتایا حیات خاموش ہو گئی۔رہ لو گی۔غازی نے پوچھا۔ہمم رہ لوں گی مام کے۔حیات نے اسے کہا۔نہیں حیات تم آج گئی ہو اور ویسے بھی صبح صبح جانا ٹھیک نہیں ہے۔غازی نے اسے کہا۔ٹھیک ہے۔حیات خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

معیز صبح حیات گھر پر اکیلی ہے تم جانتے ہو کیا کرنا ہے۔فواد زیدی کہنے لگے۔آپ بے فکر ہو جائیں کل تو غازیان پکا یقین کرے گا مجھ پر۔معیز مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔مجھے پوری امید ہے تم یہ سب کر جاؤں گے۔فواد زیدی مسکراتے ہوئے کہنے لگا معیز مسکرایا۔اب تو حیات تم سے سارے بدلے لوں گا ہر ایک تھپڑ کا ہر ایک بے عزتی وہ دل میں سوچنے لگا۔میں کیا سوچ رہا ہوں ڈیڈ جس دن حیات کو میں اپنے روم میں لے کر جاؤں گا اس دن

غازیان زیدی کو گھر بلا لیجیے گا وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا تو فواد زیدی اونچا اونچا ہنسنے لگ گئے معیز بھی ہنس دیا۔۔

عالیان جا رہا تھا تہنیت مسکراتے ہوئے اسے خدا حافظ کر رہی تھی۔اپنا خیال رکھنا تہنیت اور اگر میں مر گیا تو پلیز میرے علاوہ کسی نہ ہونا میرے بچے کا بہت خیال رکھنا۔عالیان اسے پیار سے کہنے لگا۔یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے تم سے زیادہ پیار مجھے اور کوئی نہیں کر سکتا اور مجھے پوری امید ہے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے کیونکہ تم میرے بغیر رہ نہیں سکتا۔تہنیت مسکراتے ہوئے کہنے لگی عالیان اسکے ماتھے پر لب رکھتا چلا گیا جیسے ہی وہ مین گیٹ سے باہر نکلا تو تہنیت کے ضبط کیے آنسوؤں فوراً نکلنے لگے اور وہ اسی طرح کمرے میں چلی گئی رخشندہ اور عالیان کی ماں دونوں پریشان ہوئی مگر خاموش بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

کیمرہ لگا دیا ہے میں نے غازیان۔عالیان نے اسے بتایا۔گڈ۔غازیان نے کہا۔ٹھیک ہے پھر ہوتی ہے ملاقات اگر زندگی رہی تو آئی لو یار۔عالیان نے سڈے کہان آئی لو ٹو کام اچھے سے کریں اللہ حافظ۔غازیان نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔وہ گاڑی میں بیٹھ کر تہنیت کو یاد

کرنے لگا آپ کی بیگم کے پاس صرف ہگ کرنے کا نہیں کس کرنے کا بھی وقت ہے۔وہ یہ سین یاد کر کے مسکرایا ہنی مون میں گزارا ہر لمحہ یاد کر کے چہرے پر مسکراہٹ آرہی تھی اور مجھے پوری امید ہے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے تم میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔عالیان کی آنکھوں میں نمی سی آئی تھی۔۔۔

حیات میں جارہا ہوں اللہ حافظ۔وہ کہتا چلا گیا حیات واپس کمرے میں آگئی اور ٹی وی لگا کر دیکھنے لگی تبھی معیز گیٹ سے چڑھ کر گھر کے اندر چھلانگ مار کر داخل ہوا۔کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے مجھے حیات تمہارے لیے معیز کہتا اندر داخل ہوا حیات جو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی تھی معیز کو دیکھ کر حیران ہوئی۔تم۔حیات اسے دیکھ کر غصے سے کہنے لگی۔بلکل میں۔معیز کہتے ساتھ ٹی وی لاؤنج کراس کرتا فوراً کمرے میں بڑھ گیا۔کیا بدتمیزی ہے یہ بغیر پرمیشن کے کمرے میں نہیں آسکتے۔حیات اسکے پیچھے کمرے میں آتی کہنے لگی۔اوہ سوری۔کہتے وہ کمرے سے جانے لگا حیات اسے جاتا دیکھنے لگی وہ کمرے سے جانے کے بجائے دروازے بند کر گیا۔یہ کیا کر رہے ہو تم اب کی بار حیات گھبرائی تھی اسے معیز کی نظروں میں حوس دیکھنے لگی تھی۔بہت ترسایا ہے تو نے اب تو موقع ملا ہے کہتے ساتھ حیات کی طرف۔میں

کہ رہی ہوں خبردار جو تم میری طرف بڑھے میں تمہارا منہ توڑ دوں گی تم جانتے نہیں ہو مجھے۔حیات اسے کہنے لگی معیز اسکی سنی ان سنی کرتا قدم اسکی طرف بڑھانے لگا۔۔۔

تم باہر پھر رہے ہو تمہاری بیوی گھر میں معیز کیساتھ کیا کر رہی ہے تمہیں کوئی اندازہ ہے۔ فواد زیدی غازیان سے کہنے لگے۔اوہ جسٹ شیٹ ایپ فون رکھو۔غازیان غصے سے کہنے لگا۔اگر یقین نہیں آتا تو جا کر فلیٹ میں دیکھ لو۔فواد زیدی نے اسے کہا اور فون بند کر دیا غازیان پریشانی سے دوبارہ فلیٹ کی طرف گاڑی موڑ گیا۔۔۔۔

دیکھو معیز میں تمہیں کہ رہی ہوں میری طرف مت آؤ حیات کہتے ساتھ نظر ادھر ادھر گھمانے لگی کوئی واس یا کچھ مل جائے جو وہ اس شخص کو مارے۔وہ اسکی طرف بڑھا حیات پیچھے ہو رہی تھی تبھی معیز نے ہاتھ پکڑا اور ڈوپٹہ کو ہٹایا حیات پریشان ہوئی معیز شاطرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکی طرف بڑھنے لگا۔معیز نہیں چھوڑو مجھے۔حیات اسے اپنے آپ کو چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

۔ تبھی غازیان گھر میں داخل ہوااور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کی طرف بڑھ گیااور فوراً دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ کر غازیان کے پیروں تلے زمین نکل گئی حیات نے معیز کو خود سے دور کرنا چاہا معیز پیچھے مڑا تو غازیان کھڑا تھا غازیان اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنچ کیے غصے سے گھور رہا تھا معیز پریشانی سے اسے دیکھنے لگا غازیان نے ایک زوردار مکہ اسکے منہ پر دے مارا۔ معیز منہ پر ہاتھ رکھ کر غازی کو دیکھنے لگ گیا۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے تمہاری بیوی نے بلایا تھا مجھے۔ معیز نے بہت صفائی سے جھوٹ کہا حیات بے یقینی سے معیز کو دیکھنے لگا۔ حیات مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔ غازیان اسے اداسی سے دیکھ کر کہتا معیز کو مارنے لگا اسکے منہ پر تین چار مکہ مارے۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے یہ نہ ہو کہ ختم ہو جائے تم میرے ہاتھ سے غازیان چیخا تھا۔ اور تم تمہیں شرم نہیں آئی ہمیشہ کہتی رہی مجھ سے محبت کرتی ہو یہ سب کیا ہے حیات۔ غازی غصے سے کہنے لگا۔ غازی میں نے کچھ نہیں کیا یقین کرو میرا۔ حیات رونے لگ گئی تھی۔ معیز مسکراتے ہوئے چلا گیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

غازی نہیں تم میرا یقین کیسے نہیں کر سکتے میں تمہاری حیات ہوں تم مجھ سے بہت پیار کرتے ہو مجھ پر اندھا یقین کرتے پھر تم یقین۔ کیوں نہیں کر رہے۔ حیات اسکا بازو پکڑ کر اسے کہنے لگی۔ خبردار جو تم نے مجھے چھوا۔ غازی نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

فواد زیدی یہ لیپ ٹاپ پر دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔حیات میرے پاس آئے گی۔

فواد زیدی نے کہتے ساتھ لیپ ٹاپ بند کر دیا۔۔۔۔

غازی حیات نے اسے پکارا غازی نے کچھ بھی نہیں کہا۔لیپ ٹاپ بند ہو گیا۔عالیان کی آواز آئی غازی کے کانوں میں گونجی۔مجھے تم پر پورا یقین ہے میری جان۔غازی نے حیات کو یار سے کہا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔پاگل ہو غازی ایکٹنگ کرو۔حیات اسے کہنے لگی۔

میری جان بس لیپ ٹاپ آف ہو گیا۔غازی کہتے ساتھ ہنسنے لگا حیات بھی ہنس دی۔

ایکٹنگ اچھی کر لیتی ہو تم۔غازی اسے سینے سے لگائے کہنے لگا۔آخر بیوی کس کی ہوں۔

حیات اسے دیکھ کر کہنے لگی۔غازیان ہنس دیا۔غازی ایک پل کے لیے ڈر گئی اگر تم نہ آتے تو۔حیات اسے کہنے لگی۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔غازیان نے اسے کہا۔حیات مسکرا دی غازی نے ڈوپٹہ اٹھایا اور حیات پر لپیٹا۔۔۔۔

کیسا لگا پھر پلان نمبر ون۔غازیان نے پوچھا۔زبردست یار معیز اور فواد سوچ رہا ہے کہ تم

دونوں کے بیچ لڑائی ہو گئی ہے وہ سمجھ رہے ہیں وہ تمہارے ساتھ کھیل کھیل گئے لیکن اصل میں تم کھیل کھیل رہے تھے۔عالیان نے اسے کہا جس پر غازیان مسکرایا۔ بلکل۔غازیان نے بتایا۔یار رکھ فون مجھے ڈیوٹی پر جانا ہے۔عالیان نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔اللہ تیری حفاظت کرے گا۔غازیان نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے عالیان کیلیے دعا کی۔۔۔

تہنیت کمرے میں بیٹھی تھی عالیان جب سے گیا تھا تب سے اس نے صرف ایک دفعہ فون کیا تھا وہ پریشان ہو رہی تھی ابھی بھی وہ جائے نماز بچھا کر دعا مانگ رہی تھی تبھی اسکا فون بجا وہ فوراً فون کی طرف بھاگی۔ہیلو تہنیت نے اٹھاتے ساتھ کیا۔کیسی ہو۔عالیان نے پوچھا۔عالیان میں ٹھیک ہوں۔تہنیت نے اسے بتایا۔تم کیسے ہو۔تہنیت نے پوچھا۔ میں بھی ٹھیک ہوں کب واپس آ رہے ہو۔تہنیت نے پوچھا۔پتہ نہیں اپنا خیال رکھنا۔ کہتے ساتھ عالیان نے فون رکھ دیا تہنیت بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

عالیان اپنا حلیہ بدلے اس شخص کے سامنے کھڑا تھا۔کہاں ہو سامنے آئے۔زید یہ ایک

سمگلر تھا امیر باپ کا بگڑا بیٹا اس نے بہت سے لوگوں کو ختم کیا ہے اسکا گینگ بہت ہی زیادہ تیز ہے آج تک کوئی سن لوگوں کو ختم نہیں کر سکا لیکن غازیان زیدی کو جب یہ پتہ لگا تو اس نے عالیان کو بھیجا جانا وہ خود جاتا تھا لیکن فواد کو انجام تک پہنچانا پہلے تھا اس لیے عالیان کو بھیج دیا وہ جانتا تھا اس سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکے گا۔ تمہارے سامنے ہی پیچھے سے چھپ کر وار کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عالیان نے اسے بتایا یہ ایک جنگل تھا جہاں اس وقت بلکل اندھیرا تھا کہتے ساتھ عالیان نے اس کے سر پر پستول رکھی۔ تمہیں کیا لگا میں ڈر گیا ایسی بہت سی چیزوں سے کھیلا ہوا اور تم جیسے سے بھی ملا ہوں۔ کہتے ساتھ اسنے پستول ہٹانا چاہی۔ ملے گے ہو گے لیکن مجھ جیسے سے نہیں میں تمہیں ختم کر کے ہی دم لوں گا۔ اس نے بتایا۔ مجھ سے دشمنی لگا رہے ہو۔ زید نے پوچھا۔ بہت پہلے سے دشمن یاد کرو۔ عالیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ تمہارا میں واحد دشمن جسے تم آج تک ختم نہیں کر سکے۔ عالیان نے بتایا۔ غازیان زیدی۔ اس نے مام لیا عالیان مسکرایا۔ بلکل۔ کہتے ساتھ عالیان نے پستول کو لوڈ کر کے ٹریگر پر ہاتھ رکھا۔ ایسی بات ہے پھر۔ کہتے ساتھ اس نے بھی پستول نکالی اور لوڈ کی اور ٹریگر کے بٹن میں انگلی رکھ دی کچھ دیر وہ دونوں یوں ہی دیکھتے رہے کہ اچانک تین گولیوں کی آواز آئی۔۔۔

اچانک تین گولیوں کی آواز آئی کچھ دیر دونوں میں سے کسی نے حرکت نہیں کی پانچ منٹ کے بعد زید زمین پر گر گیا عالیان تھا مطلب تھا کہ اس کا گینگ نہیں تھا ادھر لیکن تبھی تین چار لوگ بھاگتے ہوئے عالیان کی طرف آنے لگے اوہ یار۔ عالیان کہنے لگا۔ عالیان ہمت نہیں ہاری سامنا کرنا ہے۔ غازیان کی آواز کانوں میں آئی وہ وہی سے دو پستول نکال کر ان کو مارنے لگا ایک بندہ آتے ختم ہو گیا باقی تینوں نے بھی گنز نکال لی لیکن پیچھے سے آفان نے آکر ان دونوں لوگوں کو مار دیا عالیان مڑا اور آفان کو دیکھا اور مسکرایا تبھی آخری جو گرنے والا تھا اس نے عالیان پر گولی چلا دی۔ عالیان۔ آفس نے اسے پکارا اور اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

جان تمہیں اب گھر جانا ہو گا۔ غازی نے اسے کہا۔ کون سے۔ حیات نے پوچھا۔ مام کے گھر جاؤ اور خبر دار جو تم گھر سے باہر نکلی وہ تمہیں کیڈنیپ کر لے گا یاد رکھنا۔ غازیان نے اسے سمجھایا۔ اوکے۔ حیات کہتی جانے لگی غازی اسکی طرف بڑھا اور سینے سے لگا لیا۔ کیسے رہوں گا۔ اس نے پوچھا۔ رہنا پڑے گا اور خبر دار کسی چڑیل کو لے کر آئے تمہارا منہ توڑ

دوں گی۔حیات نے اسے کہا غازی ہنسا اور حیات ٹیکسی میں بیٹھ کر چلی گئی۔۔۔

حیات تم۔ذکیہ نے اسے دیکھا بلکل میں۔حیات کہنے لگی اور انکے گلے لگی۔کچھ دن یہی رہوں گی غازی کام سے دبائی گیا ہے۔حیات نے بتایا۔اوہ اچھا۔ذکیہ بیگم کہنے لگی۔ڈیڈ کہاں ہے۔حیات نے پوچھا۔آفس۔انہوں نے بتایا۔ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر ریسٹ کر رہی تھک گئی ہوں۔حیات کہنے لگی جس پر وہ مسکرا دی حیات کمرے میں چلی گئی۔۔۔

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے مام پتہ نہیں عالیان کیسا ہو گا مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے وہ خطرے میں ہے۔تہنیت روتے ہوئے کہنے لگی۔تہنیت اپنا خیال رکھو بیٹا عالیان ٹھیک ہو گا اللہ کرے گا اور اگر تم اس حالت میں اسکے پاس جاؤ گی وہ اور پریشان ہو جائے گا۔اسکی ماں نے سمجھایا۔دھیان رکھو اپنا بیٹا۔عالیان کی ماں نے بھی کہا۔دھیان رکھوں گی تو عالیان آجائے گا۔اس نے پوچھا۔ہاں آجائے۔اسکی ماں نے کہا۔ٹھیک ہے میں پھر اب نہیں رو رہی کھانا کھاؤں گی تاکہ عالیان میرے پاس آجائے۔تہنیت کہتے ساتھ اٹھی اور نیچے گئی۔۔۔۔

عالیان ٹھیک ہے۔غازیان نے پوچھا۔ہمم اب خطرے سے باہر ہے۔آفان نے بتایا۔ تھینک گاڈ۔غازیان کو سکون ہوا۔آفان تم دھیان رکھو اور کل ہی اسے لے کر آؤ اسکی مام بتا رہی تھی بھابی بہت پریشان ہے۔غازیان نے اسے کہا جس پر وہ اچھا کہتا فون رکھ گیا۔۔۔۔۔

تہنی۔۔وہ ہوش میں آیا سب سے پہلا اسی کا نام پکارا تھا آفس فوراً اسے دیکھنے لگا۔عالیان میں ہوں۔آفس نے بتایا جس پر عالیان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔میں کہاں ہو۔ عالیان نے پوچھا۔تم بچ گئے ان درندوں سے۔اس نے بتایا عالیان مسکرایا تہنیت ٹھیک ہے۔اس نے پوچھا۔ہمم۔آفان نے اسے تسلی دینے کیلیے کہا تھا تو مسکرایا۔پھر ہم لوگ چلیں۔عالیان کہنے لگا۔نہیں ابھی نہیں کل صبح نکلے گا ابھی تمہیں ریسٹ کرنا ہے۔آفان نے اسے کہا۔وہ اس لیے بچا تھا اسے گولی چھو کر گزری تھی اگر گولی لگ جاتی تو وہ نہیں بچتا۔۔۔۔۔۔

کیسے سوئے گا تو غازی۔ غازی خود سے سوال کر رہا تھا۔ کیمرہ فلیٹ میں لگا ہوا تو میں حیات کے پاس تو جا سکتا ہوں کھڑکی کی مدد ڈے۔ غازی سوچنے لگا۔ لیکن کھڑکی تو اونچی ہے۔ غازی سوچنے لگا۔ اچھا دیکھتا ہوں۔ کہتے ساتھ وہ گاڑی میں بیٹھ کر تیز رفتار میں چلاتا حیات کی کالونی میں آیا اور اسکی بیک پر گیا کھڑکی اونچی تھی۔ سر کیا چاہیے۔ واچ مین نے پوچھا۔ سیڑھی۔ غازی نے اسے کیا وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔ سیڑھی کیوں چاہیے۔ اس نے پوچھا۔ یہ اس گھر میں میری بیوی رہتی ہے ناراض ہر کر آئی ہے مجھ سے منانے آیا ہوں غازیان نے اسے کہا۔ ایک تو یہ بیویاں جو ناراض ہو کر میکے آجاتی ہیں بڑا غصہ آتا ہے۔ واچ مین اسے کہنے لگا۔ تیری غم میرا غم اک جیسا غازیان اسے کہنے لگا۔ اب بھائی پلیز زز سیڑھی لاڈی۔ غازی نے اسے کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا سیڑھی اٹھانے گیا۔ یہ لے صاحب۔ اس نے دی۔ شکریہ غازی کہتے ساتھ سیڑھی اسے سیٹ کر کے اس پر چلنے لگا اور کمرے میں آیا جہاں حیات گہری نیند سو رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسکے پاس آیا اور فوراً باہوں میں بھر لیا حیات یکدم گھبرائی کون ہے تمہیں بتا رہی ہو میرے قریب نہ آؤ۔ حیات اونچا اونچا کہنے لگی۔ ریلیکس میری جان میں ہوں غازی۔ غازی نے اسے کہا۔ ایسے کون آتا ہے ڈرا دیا مجھے۔ حیات اسے کہنے لگی جس پر غازی مسکرا دیا اور اسے لٹا دیا سو جاؤ۔

غازی نے اسے کہا۔ ہمم ویسے بھی کافی دنوں بعد سکون سے سو رہی تھی ورنہ ہر رات تمہیں مجھ سے کوئی پنگہ لینے کی عادت ہوتی ہے تنگ مت کرنا۔ حیات اسے کہتے ساتھ اسکے سینے پر سر رکھ کر سو جاتی ہے۔ غازی اسکی بات اور حرکت پر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور ملک رہا تھا وہ تہنیت کو دیکھنے کے لیے بے چین تھا اپنے ماں سے ملنے کیلیے بے چین تھا تہنیت ادھر رو رو کر حشر برس کر کے بیٹھی تھی تبھی غازی ان سب کو خبر دیتا ہے کہ عالیان آ رہا ہے اور وہ بلکل ٹھیک ہے جس پر وہ ٹھیک ہو گئی تھی لیکن عالیان کو دیکھنے کیلیے بے تاب ہے۔

عالیان گھر میں داخل ہوا اور اسکی ماں کی نظر اس پر گئی وہ مسکراتے ہوئے اسے گلے لگ گئی پھر وہ تہنیت کی ماں سے ملا اور ان دونوں کو خاموش رہنے کا کہ کر وہ سیڑھیاں چڑھتا کمرے کی طرف بڑھا وہ کمرے کے دروازے پر کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا جو اسکی تصویر دیکھ رہی تھی وہ کمرے میں داخل ہوا کسی چیز کی آہٹ سن کر اسکا دھیان ادھر گیا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ مسکرائے اور بیڈ سے اٹھ بھاگ کر اسے سینے سے لگ گئی

عالیان نے اسے حصار میں لیا تہنیت اسکے سینے سے لگ کر رونے لگ گئی عالیان نے اسے خود سے الگ کیا اور اسکے آنسو صاف کیے۔اب تو ٹھیک ہوں پھر کیوں رو رہی ہو۔عالیان نے پوچھا۔خوشی سے رو رہی۔تہنیت روتے ہوئے معصومیت سے کہنے لگی جس پر وہ مسکرایا اور اسے سینے سے لگایا۔خیال رکھا تھا کھانا کھایا تھا وقت پر۔عالیان اسے بیڈ پر بٹھا کر پوچھنے لگا۔ہاں سب کیا تھا۔تہنیت نے اسے بتایا۔سب سے زیادہ کیا کیا تھا۔عالیان اس سے پوچھنے لگا۔ تمہیں یاد۔وہ روتے ہوئے کہنے لگی عالیان مسکرا دیا۔۔۔۔

میں جاؤ۔غازی حیات سے پوچھنے لگا۔ ہمم۔حیات نے کہا۔حیات۔غازی نے پکارا۔کیا ہے۔حیات مڑی۔میرا دل نہیں کر رہا جانے کو۔غازی اسے کہنے لگا۔ٹھیک ہے ہم پلین کو ڈالتے ہیں بھاڑ میں ہم دونوں ساتھ رہتے ہیں اسکا کیا ہے جو تم پچھلے ایک سال سے اس کام کیلیے محنت کرتے آرہے ہو۔تہنیت انتہائی غصے سے کہنے لگی۔یار تم تو کھاتی ہو۔غازی منہ بنا کر کہا۔تم فضول باتیں کر رہے ہو تین دن کی بات ہے عالیان بھائی آگئے ہیں انکے ساتھ مل کر بس ایک اور ہی پلین تو کرنا ہے۔حیات اسے بتانے لگی۔ہمم۔۔۔غازی نے اثبات میں سر ہلایا۔لیکن میں رات میں آجاؤں گا واچ مین سے دوستی ہو گئی ہے۔غازی کہتا چلا گیا۔حیات مسکراتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔۔

ڈیڈاب کیا کرنا ہے آپ نے کہا تھا آگے کا کام میرا ہے۔ معیز انہیں کہنے لگا۔ بے فکر ہو جا میں نے کل اے جی کو بلایا ہے وہ کر دے گا۔ فواد زیدی نے بتایا۔ جلدی مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا ہے۔ معیز کہنے لگا۔ تھوڑا سا رکھ لو اور تھوڑی دیر اپنی ماں کے پاس بھی بیٹھ لو اسکے سامنے اچھے بنو کل کو اگر غازیان نے گھر آ کر بتا دیا کہ معیز یہ حرکت کر کے آیا ہے حیات کیساتھ تو تیرے ماں تجھے ختم کر دے گی۔ فواد زیدی نے بتایا۔ اچھا۔ وہ کہتا چلا گیا اور فواد زیدی نیوز دیکھنے لگ گئے۔۔۔۔

تہنیت منھے اب جانا ہے۔ عالیان نے اسے کہا۔ کدھر۔ تہنیت نے پوچھا۔ مجھے غازیان کے پاس جانا ہے۔ عالیان نے بتایا۔ عالیان میں چار دن سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں تمہیں میری ذرا فکر نہیں ہے ابھی اور تمہیں دوسری کی فکر پڑ گئی ہے۔ تہنیت خفگی سے کہنے لگی۔ کیا ہو گیا ہے تہنیت اتنا اوور بے ہیو کیوں کر رہی ہو گھنٹے کی بات ہے واپس آ جاؤ گا۔ عالیان نے اسے کہا۔ اب میں تمہیں اوور بھی لگ رہی ہو مطلب کیا مجھ سے اریٹیٹ ہو رہے ہو تم۔ تہنیت کو اور غصہ آیا۔ تہنیت تمہیں کیا ہو گیا ہے اتنا وقت رو گزارا

تمہارے ساتھ کام سے جانا ہے مجھے اسکے پاس۔عالیان کہتے ساتھ جانے لگا۔ تمہیں میری سچ میں فکر نہیں ہے تمہیں میرے ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا۔ تہنیت اور غصہ ہوئی۔ تہنیت آر یو میڈ نارمل ہو جاؤ گی تب بات کریں گے۔وہ غصے سے کہتا چلا گیا اور تہنیت غصے سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

غازیان اور عالیان دونوں بیٹھے تھے نہیں جانا گھر تو نے۔غازی نے پوچھا۔ نہیں۔عالیان نے بتایا۔ کیوں غازی نے پوچھا۔یار تہنیت آنکل کچھ۔زیادہ ہی اوورلی ہیو کر رہی ہے میں اسکی باتیں مان مان کر بہت بد تمیز بنا دیا تو جانتا میں نے مر کر کسی کو سوری نہیں کہا کسی کو نہیں منایا سوائے مام کو اسے مناتا تھا بہت چڑچڑی اور بد تمیز ہوئی ہے آج نہیں جاؤں گا تو صبح ٹھیک ہو گی۔عالیان نے بتایا۔ ہمم۔غازیان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

رات کے ایک بج رہے ہیں ابھی تک نہیں آیا تہنیت کس نے کہا تھا اتنا غصہ اور بد تمیزی کرنے کو تہنیت خود سے کہنے لگی۔ہتہ نہیں کہاں ہو گا کتنا غصہ ہو کر گیا ہے مجھ پر۔ تہنیت اسے کہنے لگی۔۔۔۔

غازی نے کیا تھا کیا مسئلہ ہے غازی آنا ہے رو آؤ مجھے نیند بھی نہیں آرہی تمہارے بغیر اپنی اتنی گندی عادت ڈال دی ہے مجھے۔ حیات خود سے کہنے لگی تبھی میسج آیا۔ میں نہیں آ سکوں گا عالیان آگیا ہے فلیٹ میں سو جانا جان۔ حیات پڑھ کر منہ پھلا گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

غازیان اور عالیان مووی لگا کر دیکھنے لگ گئے۔ یار حیات کی یاد آرہی ہے۔ غازیان نے بتایا۔ یاد تو مجھے بھی آرہی غصہ زیادہ ہو گیا میں۔ عالیان بھی کہنے لگا۔ کام کرتے ہیں تو اپنی والی کے پاس جا اور میں اپنی۔ غازیان نے اسے بتایا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ عالیان کہتا اٹھا دونوں نکل گئے الگ الگ راستوں پر عالیان گھر کیلیے نکلا اور وہی غازیان حیات کے پاس جانے لیے نکل پڑا۔۔۔

غازیان کھڑکی کی مدد سے کمرے میں گیا جدھر وہ سو رہی تھی غازی مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا اور اسکے پاس جا کر اسے سینے سے لگایا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے حیات نیند میں تھوڑا سا کسمسائی غازی اسے دیکھ رہا تھا۔ اور اسے دیکھتے دیکھتے غازی کی بھی آنکھ لگ

گئی۔۔۔

****

عالیان آیا تو تہنیت بیڈ پر بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھا عالیان اسے دیکھنے لگ گیا۔ تہنیت منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگ گئی۔ایم سوری۔عالیان اسکے پاس آتا کہنے لگا تہنیت نے اسے دیکھا۔میں زیادہ غصہ ہو گیا تھا غصہ نہیں ہونا چاہیے تھا ایم ریلی سوری۔عالیان نے کان پکڑ لیے تہنیت نے اسکے ہاتھ کان سے ہٹائے۔کوئی بات نہیں مجھے بھی اتنا روڈ نہیں ہونا چاہیے تھا۔تہنیت اسے بتانے لگی جس پر عالیان مسکرایا۔تم نے کھانا کھایا۔عالیان اس سے پوچھنے لگا۔نہیں۔اس نے بتایا۔تمہیں پتہ ہے کے کھانا کھانا کتنا ضروری ہے۔وہ کہتے ساتھ کمرے سے گیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا اور اسکے لیے کھانا گرم کیا اور ڈش میں رکھ لے گیا کھاؤں۔عالیان نے اسے کہا۔تمہارے ہاتھوں سے کھانا ہے۔تہنیت منہ بنا کر کہنے لگ گئی جس پر عالیان مسکراتے ہوئے اسکے پاس بیٹھ کر کھلانے لگا۔تمہیں پتہ ہے عالیان میں بہت لکی ہوں مجھے تم جو ملے ہو ہمیشہ میری کیئر کرتی ہو کبھی نہیں کہا لیکن آج کہنا چاہتی ہوں آئی لو یو سو مچ۔اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے

ہوئے کہا۔آئی لو ٹو تھنی۔وہ پیار سے کہتا اسے کھلانے لگا۔۔۔۔

****

حیات کی صبح آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو غازی کے سینے میں پایا حیات پریشانی سے دیکھنے لگی۔ کیا حیات سوتے ہوئے بھی تمہیں وہی شخص دیکھتا ہے اٹھتے ہوئے بھی پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے اس نے۔حیات خود سے کہنے لگی۔جادو کا نام بتاؤں۔غازی نے اسکے کان میں کہا حیات ڈری اسے دیکھنے لگی۔تم سچ میں ہو۔حیات اسے کہنے لگی۔نہیں جھوٹ میں۔غازی نے بتایا حیات ہنس دی۔تم کب آئے۔حیات نے پوچھا۔کیا ہے نا جس طرح تمہیں لگتا ہے میں نے تم پر کوئی جادو کیا ہے اسی طرح مجھے بھی لگتا ہے تم نے مجھ پر کوئی جادو کیا ہے اسلیے میں تم سے دور رہ ہی نہیں سکتا۔غازیان اسے حصار میں لیتا کہنے لگا۔حیات نظریں جھکا گئی۔آپ شرماتی بھی ہے۔غازی نے اس سے پوچھا۔جب آپ ایسی بے شرموں والی باتیں کرے گے تو میں شرمانے پر مجبور ہو جاؤں گی۔حیات اسے بتانے لگی غازی مسکرایا اور اسے گلے لگایا۔۔۔۔

****

سر آپ نے بلایا۔عالیان آتا پوچھنے لگا۔ہاں بیٹھو۔فواد زیدی نے بٹھایا عالیان بیٹھ گیا۔مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اے جی۔انہوں نے کہا۔جی سر۔عالیان نے پوچھا۔ کسی بھی طرح حیات کو کیڈنیپ کر کے میرے پاس لے آؤ اسکے بدلے میں جو کہو گے میں وہ دوں گا۔فواد زیدی نے اسے کہا۔مجھے پتہ ہے عالیان وہ تمہیں کیوں بلا رہا ہے جب وہ تمہیں یہ کہے کہ جو کہو وہ دوں گا تب تم نے کہنا ہے کہ مجھے کچھ چاہیے بس ایک کام کر دیں اور کام تم جانتے ہو۔عالیان کو غازیان کی بات یاد آئی۔سر ٹھیک ہے میں آپکا کام کر دوں گا مگر مجھے کچھ چاہیے نہیں بلکہ مجھے ایک کام ہے آپ سے اگر میرے کہنے پر وہ کر دیں تو میں حیات کو آپ کے پاس لا سکتا ہوں۔عالیان نے کہا۔کیا کام۔فواد زیدی نے پوچھا۔آپ غصہ ہوں گے مگر میں اسکے بدلے حیات لا کر دوں گا۔عالیان نے اسے کہا۔ نہیں ہوتا غصہ کہو۔انہوں نے بولا۔جتنے بھی جرم کیے بچیوں کا ریپ کوٹھے پر جانا کچھ ایسے لوگوں کو مارنا جنہوں نے اپنی بہن آپکے حوالے نہیں کی ڈر گز بیچنا سب سب ایک دفعہ اپنے منہ سے کہ دیں۔عالیان نے بتایا۔تمہارا دماغ تو ٹھیک نہیں ہے کیا بکواس کر رہے ہو اور کیوں بولو اس

سے تمہیں کیا فایدہ ہو گا۔ فواد زیدی غصے سے کہنے لگے۔اس سے مجھے جو فائدہ ہو گا سو ہو گا آپ کو بہت فائدہ ہو گا حیات چاہیے تو یہ سب بول دیں۔ عالیان نے بتایا۔ لیکن تمہیں میرے منہ سے یہ سب کیوں سننا ہے۔ فواد زیدی پوچھنے لگے۔ میں نے پوچھا۔ آپ کو حیات کیوں چاہیے نہیں نا تو بس آپ میرا کام کریں میں آپکا۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ فواد زیدی اسکی طرف دیکھنے لگے۔ ٹھیک ہے میں چلتا ہوں آپ یہ کام کسی اور سے کروالیں۔ عالیان کہتا اٹھنے لگا۔ ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں اپنے منہ سے سارے جرم مگر تم پھر پکا حیات کو لاؤ گے فواد زیدی کہنے لگی جی۔ عالیان نے کہا۔ فواد زیدی اپنے سارے جرم بتانے لگا اور عالیان نے ریکارڈنگ آن کر لی تھی دو منٹ کی ریکارڈنگ کے بعد اس نے ریکارڈنگ بند کی فواد زیدی تھوڑے پریشان بھی تھے۔ میں چلتا ہوں۔ عالیان کہتا چلا گیا۔۔۔

******

پتہ نہیں کیوں اسے میرے منہ سے یہ سب سننا تھا۔ فواد زیدی معیز سے کہنے لگا۔ ڈیڈ آپ پاگل بن گئے ہیں کیا اسنے سارے بات ریکارڈ کر لی ہو گی آپ کیسے یہ نہیں سوچ سکتے۔

معیز غصے سے کہنے لگا۔ لیکن وہ ریکارڈنگ کر کے کرے گا کیا۔ فواد زیدی معیز کو دیکھنے لگ گیا۔ مت بھولیں ڈیڈ وہ غازیان کا بندہ تھا اسکے کہنے پر کیا ہے یہ سب۔ عالیان نے بتایا۔ جس پر فواد زیدی پریشان ہوئے۔ اب کیا کروں۔ فواد زیدی اسے کہنے لگے۔ حیات جو ہمیں خود کیڈنیپ کر کے غازیان کو بلیک میل کرنا ہو گا ایک یہی راستہ ہے۔ معیز نے بتایا۔ مگر کیسے۔ اس نے پوچھا۔ بس آپ نے تب حیات کو کیڈنیپ کروانا ہے جب وہ اکیلی گھر سے باہر ہو۔ معیز نے بتایا۔ لیکن حیات کو کیڈنیپ کروانے سے کیا پو گا وہ دونوں تو اب ساتھ نہیں ہے۔ فواد زیدی نے کہا۔ ڈیڈ یہ آپ بھی بہت اچھے سے جانتے ہیں غازیان جس چیز کو ایک دفعہ اپنا بنا لے بھلانا مشکل ہوتا ہے اور وہ ابھی تک حیات کو نہیں بھلا سکا ہو گا جیسے ہی آپ یہ کہیں گے حیات میری قید میں ہے وہ فوراً آپکے پاس آئے گا۔ معیز نے بتایا۔ سمارٹ بوائے۔ فواد زیدی نے اسے کہا جس پر معیز مسکرایا۔ اور یہ کام کل ہی ہونا چاہیے ورنہ غازیان وہ سارے ریکارڈنگ میڈیا پر بھی لا سکتا ہے۔ معیز نے کہا۔ تم بے فکر ہو جاؤ اس دفعہ تو پکا حیات کو کیڈنیپ کر کے ہی دم لوں گا۔ فواد زیدی کہنے لگے۔۔۔

****

کمال عالیان مجھے لگا وہ نہیں بولے گا لیکن اس نے بول دیا۔غازیان خوشی سے کہنے لگا۔اب آگے کیا کرنا ہے۔عالیان نے پوچھا۔بس اس کو میڈیا پر دے کر فواد زیدی کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے لانا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ یہ مشن ختم۔غازیان نے بتایا۔گڈ یار سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔عالیان نے اسے کہا۔اور اگر تو نہ ہوتا تو یہ ناممکن تھا ہم دونوں کی وجہ سے۔غازیان نے بتایا۔جس پر عالیان مسکرایا اور سینے سے لگ گیا۔۔۔۔

ڈیڈ کیا پلان سوچا۔معیز آتا پوچھنے لگا۔آدھے گھنٹے میں حیات ہمارے پاس ہو گی۔فواد زیدی مسکراتے ہوئے کہنے لگ گئے۔سچ میں۔معیز کو یقین نہیں آیا۔جی ہاں سچی۔فواد زیدی نے کہا معیز خوش ہوا۔۔۔

****

کہاں ہو تم۔غازی نے پوچھا۔شاپنگ کر کے گھر جا رہی ہوں تم بتاؤ۔حیات نے بتاتے

ساتھ پوچھا حیات کو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پیچھا کر رہا ہے اسکا وہ مڑ کر دیکھتی تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔میں ذرا کام سے آیا ہوا ہوں تھوڑی دیر میں کرتا ہوں بات۔غازی کہتے ساتھ فون رکھنے لگا۔اوک۔حیات ابھی بول رہی تھی کہ کسی نے منہ پر ہاتھ رکھا بند کرو فون اسکا۔اس میں سے ایک بندے نے کہا غازی وہ آواز سن چکا تھا اور اسی وقت فون بند ہو گیا۔حیات ان سے اپنا آپ چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ہس۔اور وہی بیٹھے فواد زیدی یہ دیکھ چکے تھے۔شکر ہے آج وہ شخص نہیں آیا۔وہ خوشی سے کہنے لگے انہوں نے حیات جو بے ہوش کر کے گاڑی میں ڈالا اور لے گئے اور وہاں غازیان پریشانی سے سب کچھ چھوڑتا عالیان کے پاس جانے لگا۔۔۔

****

غازیان کیا ہوا ہے۔عالیان پریشانی سے پوچھنے لگا اسکے اس طرح سے آنے پر تہنیت بھی پریشان ہو گئی۔جلدی لیپ ٹاپ آن کر فواد زیدی کو دیکھ۔غازیان نے اسے کہا عالیان نے لیپ ٹاپ آن کیا۔مجھے دیکھا کیا بول رہا ہے۔غازیان نے اسکے ہاتھ سے ہیڈ فونز لیے اور

کان سے لگائے۔اب آئے گامزاحیات کواس جگہ پہنچادیا گیاہے۔فوادزیدی ہنستے ہوئے کہنے لگے۔شٹ یارررررمجھے کیوں نہیں سمجھ آئی وہ حیات کو بھی کیڈنیپ کر سکتاہے۔ غازیان نے غصے سے کہا۔کیاحیات کیدنیپ کوگئی ہے۔عالیان پریشان ہوا۔ہاں حیات کیڈنیپ ہوئی ہے۔مجھے نہیں پتہ کہاں ہے۔غازیان پریشانی سے کہنے لگا۔۔۔۔

******

یہ ایک کمرہ نماجگہ تھی ہر جگہ اندھیراہی اندھیراتھاوہ کرسی میں بندھی ہوئی تھی اسکے بازوؤں کورسی سے باندھاہواتھااسکے پیروں کورسی سے باندھاہواتھا وہ بے ہوش حالت میں پڑی تھی تبھی معیزداخل ہوا۔آج سارے بدلے لوں گاتم سے مسزغازیان زیدی۔ معیز مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگ گیا۔۔

حیات کہاں ہو گی یار۔غازیان پریشان ہوا۔یار فوادزیدی کا پیچھا کرو۔عالیان نے آئیڈیا دیا۔وہ اتنابے وقوف نہیں ہے عالیان وہ کبھی ہمیں وہاں تک نہیں پہنچنے دے گا۔غازیان

نے بتایا تبھی غازی کا فون بجا اور فواد زیدی کا لنگ لکھا تھا۔ کیسے ہو۔ غازیان نے جیسے کال اٹھائی فواد زیدی پوچھنے لگا۔ مطلب کی بات پر آؤ۔ غازیان غصے سے کہنے لگا۔ ارے آجائیں گے اتنی جلدی کیا ہے تمہیں پتہ ہے تمہاری بیوی کہاں ہے۔ فواد زیدی نے اسے کہا۔ کیا کیا ہے تم نے حیات کیساتھ کہاں ہے۔ غازیان طیش میں پوچھنے لگا۔ اگر جاننا چاہتے تو وہ کروں جو میں کہ رہا ہوں پہلے وہ ریکارڈنگ مجھے بھیجو جو اے جی نے تمہیں دی تم بہت اچھے سے جانتے ہوں غازیان کہ میں حیات کو کہاں لے کر جا سکتا ہوں جب پتہ لگ جائے تو وہی آجانا۔ کہتے ساتھ اسنے فون رکھا فواد زیدی۔ عالیان چیخا تھا تہنیت گھبرائی ہوئی تھی۔ کیا ہوا۔ عالیان نے پوچھا۔ یار وہ کہ رہا ہے مجھے پتہ ہے۔ غازیان اسے بتانے لگا۔ ذرا دماغ پر زور دیں بھائی ہو سکتا ہے یاد آجائے۔ تہنیت نے اسے کہا غازیان سوچنے لگ گیا۔ پتہ نہیں کس حال میں ہو گی حیات۔ وہ پریشانی سے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

****

حیات کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا تبھی ایک بندے نے اسکے منہ پر پانی پھینکا حیات ہلکا سا

ہلی اسکی پلک جھپکی تھی وہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے لگی سر بہت بھاری ہوا ہوا تھا وہ ادھر ادھر نظریں گھمانے لگی ککھاں ہوں میں۔ حیات بامشکل بول سکی سر بہت بھاری تھا تبھی معیز اٹھا۔ میرے پاس۔ معیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ ککھون۔۔۔ ہوں۔۔۔ تم۔ حیات اندھیرے کی وجہ سے نہیں پہچان سکی تھی۔ بہت جلد پتہ لگ جائے گا۔ معیز زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگی۔ حیات ہوش میں آنے لگی اور سوچنے لگی اسکے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔

****

یاد آیا۔ عالیان نے پوچھا۔ نہیں کونسی جگہ ہو سکتی ہے جو مجھے پتہ ہے۔ غازیان سوچنے لگا۔ یاد کرو کبھی تمہیں فواد زیدی لے کر گیا ہوں اپنے ساتھ کوئی بندھا قید ہو۔ عالیان نے اسے کہا۔ نہیں لیکن ایک دفعہ وہ مجھے سیکریٹ ہاؤس لے کر گیا تھا سیکریٹ ہاؤس وہ وہی ہو گی سیکریٹ ہاؤس۔ غازی نے اسے کہا۔ چل پھر چلیں۔ عالیان نے اسے کہا۔ مجھے بھی بتانا عالیان مجھے پریشانی لگی رہے گی۔ تہنیت نے کہا۔ تم پریشان نہ ہونا ہم لوگ تمہیں انفارم

کر دیں گے کھانا وقت پر کھانا ہے تمہیں۔عالیان کہتا غازی کیساتھ چلا گیا۔۔۔۔

****

حیات کو گئے کافی دیر ہو گئی ہے پتہ نہیں کہاں ہے۔ذکیہ بیگم پریشانی سے کہنے لگی۔فون کریں۔عاطف صاحب نے کہا۔فون نہیں اٹھا رہی ہے میرا۔انہوں نے بتایا۔غازیان کو کریں شاید اسے پتہ ہو۔ذکیہ بیگم نے کہا۔اسے کیسے پتہ ہو گا وہ تو دبائی ہے۔عاطف صاحب نے بتایا۔ارے وہ حیات کی ہر خبر رکھتا ہے دیکھیے گا اسے پتہ ہو گا۔ذکیہ نے کہا۔اچھا میں کرتا ہوں۔کہتے ساتھ انہوں نے فون ملایا کافی بیلز گئی لیکن فون نہیں اٹھایا گیا۔نہیں اٹھا رہا فون۔انہوں نے بتایا ذکیہ اور پریشان ہوئی۔۔۔۔

****

ہوش آیا۔فواد زیدی آتے ساتھ پوچھنے لگے۔آیا مگر ابھی صحیح سے نہیں۔معیز نے بتایا۔

ایک دفعہ ہوش آنے دو پھر دیکھنا۔ فواد زیدی مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔ آپ نے غازیان کو کال کر دی ہے۔ اس نے پوچھا۔ ہاں دیکھو اسے یاد آتی ہے یا نہیں۔ فواد زیدی کہنے لگے جس پر معیز اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

****

عالیان تیز چلاؤں ذرا۔ غازیان نے اسے کہا جس پر عالیان نے اسپیڈ تیز کی۔ غازیان کیا تو اسے ریکارڈنگ والے فلیش دے دے گا۔ عالیان نے پوچھا۔ حیات کیلیے کچھ بھی۔ غازیان نے اسے کہا جس پر عالیان خاموش ہو گیا۔ حیات پتہ نہیں کس حالت میں ہو گی کیا کرے گا وہ شخص غازیان نے اسے بتایا۔ غازیان فون بج رہا ہے تمہارا۔ عالیان نے بتایا۔ غازیان نے فون دیکھا۔ انکل کیوں فون کر رہے ہیں۔ غازیان پریشانی سے کہتے ساتھ کال اٹھانے لگا۔ غازیان میں کب سے کا کال کر رہا ہوں کیوں نہیں اٹھا رہے۔ انہوں نے پوچھا۔ مصروف تھا کیا کام ہے۔ غازیان نے پوچھا۔ حیات کا پتہ ہے کہاں ہے تین گھنٹے ہو گئے وہ شاپنگ کا کہہ کر گھر سے نکلی ہوئی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ جی انکل حیات میرے

ساتھ ہے میں آج ہی لاہور آیا ہوں حیات میرے پاس ہے۔اس نے بتایا۔اچھا میں تو پریشان ہو گیا تھا۔عاطف صاحب نے کہ کر کال رکھ دی۔تم نے جھوٹ کیوں کہا۔عالیان نے پوچھا میں ان دونوں کو ٹینشن میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔غازیان نے بتایا۔۔۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کتنی سیکیورٹی ہے تو دیکھ رہا ہے۔غازیان پریشانی سے کہنے لگا۔یار تو تو کہ دیں تجھے فواد زیدی نے بلایا ہے۔عالیان نے بتایا۔یہ اسکی چال ہے اگر میں نے یہ کہا تو وہ لوگ مجھے نہیں گھسنے دیں گے کیونکہ وہ منع کر دے گا اسنے یہ کہا تھا کہ یاد کر کے اس جگہ پہنچ جانا اندر آنے کا نہیں کہا تھا ان سب کو مار کر اندر جانا ہو گا۔غازیان نے بتایا عالیان اسے دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

****

حیات بلکل ہوش میں تھی اور بندھی ہوئی تھی معیز اسکے پاس آیا اور اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔دور رہو مجھ سے ہاتھ کاٹ دوں گی تمہارے مجھے چھوا تو۔حیات اسے

غصے کہنے لگی۔ تم سے پیار کرتا ہوں۔ معیز اسے دیکھ کر کہنے لگا۔ پیار تم اسے پیار کہتے ہوں پیار کا مطلب تک نہیں پتہ اور کرنے چلے ہو پیا پیار تو وہ ہے جو میں اور غازی کرتے ہیں پیار تو وہ ہے جو میرے نام ایک دوسرے سے کرتے ہیں تمہیں ان سب کا مطلب بھی نہیں پتہ۔ حیات طنز کرتے ہوئے کہنے لگ گئی۔ شیٹ ایپ میں تو چھوگا۔ اس نے کہا۔ ڈرپوک اگر اتنی ہمت تھی تو سامنے سے کرتے وار پیٹ پیچھے سے نہیں۔ حیات اسے دیکھ کر کہنے لگی تمہیں ڈر نہیں لگ رہا ہے۔ معیز اس سے پوچھنے لگا۔ تم سے ڈرو گی حیات مذاق بنا گئی۔ میں تمہارے ساتھ وہ وہ کروں گا جسکا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہو غازیا پتہ نہیں کب پہنچے یا ہو سکتے وہ تمہیں بچانے ہی نہ آئے۔ معیز نے اسے کہا۔ تم بھی یہاں میں بھی یہاں ہوں اگر غازی نہ آیا تو تم جیتے اگر غازی تو میں جیتی ٹھیک ہے۔ حیات اسے دیکھ کر کہنے لگی جس پر وہ اسے گھورنے لگ گیا۔

******

غازیان سیکریٹ ہاؤس کے پاس گیا اور سامنے کھڑے دو گارڈز کو دیکھنے لگ گیا وہ بھی

پریشانی سے اسے دیکھنے لگ گئے اس نے تین مکہ زور زور سے منہ پر مارے گارڈ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا دوسرا والا غازیان کو پکڑنے لگا اس سے پہلے ہی عالیان نے پکڑ کر اسکا سر گیٹ پر مارا وہ بھی بے ہوش ہو گیا۔ اندر بھی احتیاط سے جانا ہو گا۔ غازیان نے کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔ وہ لوگ اندر آئی سیڑھیوں کے پاس بھی دو ہی لوگ موجود تھے غازیان دوسری طرف ہو گیا اور عالیان دوسری طرف عالیان اپنی سائیڈ والے لڑکے کو ہلایا عہ مڑا اسنے اسکے منہ پر مکہ دھاڑ دیا وہی جو دوسرا کھڑا وہ پریشانی سے اپنے ساتھ والے کو دیکھنے لگ گیا غازیان پیچھے سے آیا اور سر پر ڈنڈا نار دیا وہ دونوں بھی بے ہوش ہو گئے عالیان غازیان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اوپر آئے اس کمرے کے باہر بھی دو لوگ ہی کھڑے تھے غازیان اور وہ دیکھنے لگے ان دونوں لڑکوں کی کمر دیکھ رہی تھی غازیان نے ایک کو پستول نار کر بے ہوش کر دیا اور وہی عالیان نے ڈنڈا مارا وہ دونوں تھوڑا آگے گئے کوئی نہیں تھا۔ نے بھولو میں غازیان زیدی ہوں۔ تبھی حیات کی آواز آئی غازیان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی عالیان اور وہ دونوں اس کمرے کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

******

وہ دونوں کمرے میں آئے حیات نظریں جھکائے بیٹھی تھی غازیان آہستہ آہستہ دبے قدموں سے چلتا معیز کے پاس آیا اور اسکے سر پر پستول رکھ دی معیز نے مز کر غازیان کی طرف دیکھا تو غازیان مسکرا رہا تھا تبھی وہاں موجود دو لڑکے بھاگ کر آگے آنے لگے خبر دار جو تم نے آگے بڑھے جان سے چلے جاؤ گے۔ عالیان انہیں کہنے لگا حیات فوراً اوپر اٹھ کر دیکھنے لگی اور چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ بلکل ہیرو والی اینٹری ماری ہے۔ معیز کو دیکھ کر کہنے لگی معیز پریشانی سے حیات اور غازیان کو دیکھنے لگا کیا وہ دونوں اچھی بھی ساتھ تھے غازیان مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ معیز اونچا اونچا ہنسنے لگ گیا سامنے دیکھ۔ معیز نے غازیان سے کہا غازیان سامنے دیکھنے لگ گیا حیات کے سر پر پستول تنی ہوئی تھی اور حیات گھبرائی کھڑی تھی۔ ہٹا پستول ورنہ چلا دے گا معیز نے اسے اس نے ہٹائی معیز نے اسکے ہاتھ سے لی پیچھے ہو عالیان کو بھی پیچھے کر دیا آج سارے بدلوں گا تجھ سے۔ معیز نے اسے کہا۔ تبھی فواد زیدی داخل ہوئے اور آکر سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔ نکالو اسکی جیب سے فلیش نکالو اسے لگا تھا کی میں بے وقوف اسکی چال نہیں سمجھ سکوں گا میرے ہی بندے کو

میرے خلاف استعمال کیا اپنے باپ کے۔ فواد زیدی نے اسے کہا۔ آپ میرے باپ نہیں ہیں آپ سمجھے۔ غازیان نے کہا۔ فلیش نہیں ہے صاحب۔ اس بندے نے کیا فواد زیدی اسے دیکھنے لگ گئے میرے پاس ہے فلیش لیکن ایک شرط پر ملے گی حیات کو چھوڑ دو فوراً تمہیں دے دوں گا۔ غازیان نے اسے کہا۔ منظور ہے۔ فواد زیدی نے کہا اور معیز کو اشارہ کیا جس پر معیز نے حیات کو کھول دیا غازیان نے جو گرز سے فلیش نکالی۔ نہیں غازی تم نہیں دو تم اتنی محنت سے یہ ثبوت لیا تھا تم نے۔ حیات اسے کہنے لگی غازی نے اسے خاموش رہنے کو کہا۔ اور فلیش تھمائی اور تبھی فوراً فواد زیدی نے غازیان کے ڈر پر پستول تان دی باندھ دے۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔ مکار انسان زبان سے تو نہ مکر اپنی۔ غازیان غصے سے کہنے لگا۔ چپ کرو۔ امیوں نے غصے سے کہا اچانگ ٹریگر پر ہاتھ لگا گول چل پڑی مگر اتفاق سے فواد زیدی کا ہاتھ غازی کے بازو پر تھا تو گالی بازو پر لگی تھی۔ غازیی۔ حیات چلائی تھی۔ ڈیڈ کیا کیا آپ نے آپ کے ہاتھ کے نشان لگ گئے ہوں گے۔ معیز نے پریشانی سے کہا غلطی سے ہوا مجھ سے فواد زیدی خود پریشان ہوئے تبھی جب وہ پریشان تھے عالیان نے پستول اٹھائی اور فواد زیدی پر تان دی اور ایک ہاتھ پستول جو پیکٹ میں ڈال دیا ایک اور ثبوت مل گیا تیرے خلاف۔ عالیان نے اسے کہا۔ عالیان

غازی کو دیکھو۔حیات رونے لگ چکی تھی پانچ منٹ میں پولیس یہاں آجایئے گی۔عالیان نے دونوں سے کیاوہ دونوں عالیان کو دھکامارتے بھاگ گئے عالیان فوراًسیدھا کھڑا ہوااور حیات کو کھولا حیات فوراًغازی کی طرف لپکی جلدی کرو ہسپتال لے کر جانا ہو گا جلدی کرو۔حیات اسے کہنے لگی۔عالیان نے غازیان کو کندھے کا سہارا دیا جو بے ہوش ہو چکا تھا اور دونوں وہاں سے نکل گئے۔۔

****

ڈیڈ بھاگے کیا کیا آپ نے حیات پھر نکل گئی اب تو ہم پھنس گئے۔معیز کہنے لگا میرے ہاتھ سے اچانک ہوا میں کچھ ایسا کرنا نہیں چاہ رہا تھا انہوں نے بتایا۔جلدی چلیں گھر۔معیز کہنے لگا چلو۔وہ دونوں چلے گئے۔۔۔

****

تہنیت گھر میں پریشان بیٹھی تھی کیونکہ ابھی تک کوئی خبر نہیں دی گئی تھی تبھی عالیان کی

کال آئی۔ تہنیت میں لیٹ آؤ گا غازیان کو گولی لگ گئے ہے میں اور حیات اسے ہسپتال لے کر جا رہے ہیں۔ عالیان نے کہ کر فون رکھ دیا۔ پہلے حیات پھنس گئی اب غازیان بھائی جو گولی لگ گئی اللہ سب ٹھیک جر دے۔ تہنیت دعا مانگنے لگ گئی۔۔۔۔۔

غازیان اسٹریچر پر بے ہوش حالت میں پڑا تھا ڈاکٹر اسے آپریشن تھریٹر میں لے کر جا رہے۔ ڈاکٹر پلیز ز ڈاکٹر اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے پلیز ز ز بچا لیجیے گا اسے غازیان تم جانتے ہو حیات تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی تمہیں کچھ نہیں ہو گا تم پلیز ز ز ٹھیک ہو جاؤ پلیز ز ز آٹھ جاؤ۔ حیات روتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے باقی اللہ کی مرضی۔ ڈاکٹر نے انہیں کہا۔ پلیز ز ز ز اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ حیات پھر سے وہ کہنے لگی۔ آپ انہیں سنبھالے ہسپتال میں موجود مریض بھی ڈسٹرب ہو رہے ہوں گے۔ ڈاکٹر کہتے ساتھ آپریشن تھریٹر کے اندر چلا گیا۔ حیات ریلیکس ہو جاؤ انشاءاللہ سب بہتر ہو گا اسے کچھ نہیں ہو گا۔ عالیان نے اسے تسلی دی۔ سب میری وجہ سے ہوا ہے نہ میں مال جاتی نہ کیڈنیپ ہوتی اور نہ ہی غازی کو کچھ ہوتا اس نے کہا تھا اکیلے باہر نہیں نکلنا حیات

کہنے لگی عالیان کو وہ ہوش میں نہ لگی اسے صرف اس وقت غازی کی پڑی تھی۔۔۔

عالیان نے فون نکالا مسز فواد کو کرنے لگ گیا۔ کیا ہوا عالیان انہوں نے پوچھا۔ غازیان کو گولی لگی ہے آنٹی وہ ہسپتال ہے۔ اس نے بتایا۔ کس ہسپتال۔ انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔ عمر ہسپتال۔ اس نے بتایا میں ابھی پہنچ رہی ہوں وہ پریشانی سے کہتے ساتھ فون رکھ چکی تھی عالیان سب کو خبر دے چکا تھا حیات کے پیرینٹس کو بھی سب لوگ پریشان ہو گئے تھے اس نے تہنیت کو بھی بلا لیا تھا سب لوگ آرہے تھے۔۔۔۔

****

معیز اور فواد زیدی ایک فلیٹ جو بہت خوفیہ جگہ پر بنا ہوا پولیس سے ڈر کر وہاں چھپے ہوئے تھے مگر ان بے وقوفوں اور ڈرپوکوں کو کیا پتہ تھا کہ وہاں کوئی پولیس نہیں آئی تھی عالیان نے تو بس ڈرانا چاہا اور وہ ڈر گئے تھے۔ ڈیڈ آپ۔۔ نے کیا کر دیا۔ معیز پریشانی سے کہنے لگا۔ پھر نکل گئی حیات ہاتھوں سے۔ فواد زیدی غصے سے کہنے لگے صرف آپکی وجہ سے

صرف آپکی وجہ سے۔ معیز غصہ ہوا وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

****

سب لوگ آ چکے تھے سب بہت پریشان تھے کوئی بھی ابھی تک اچھی نیوز نہیں آئی تھی تبھی ڈاکٹر آیا۔ڈاکٹر کیسا ہے غازیان۔عالیان نے پوچھا۔پیشنٹ کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے گولی بازو پر لگی ہے انکی جان خطرے میں ہے آپ پلیز زززدعا کریں ابھی ہم کچھ نہیں کہ سکتے۔ڈاکٹر کہتا چلا گیا حیات پھر سے رونے لگ گئی۔مام غازی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔حیات روتے ہوئے کہنے لگ گئی۔بیٹا اللہ سب بہتر کرے گا اللہ سے دعا کرو وہ سب ٹھیک کرنے والا۔ ذکیہ نے اسے کہا مسز فواد دعائیں کر رہی تھی۔غازیان کو کچھ نہیں ہو گا میری جان وہ ٹھیک ہو جائے گا۔عاطف صاحب کہنے لگے حیات اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

****

حیات دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی۔اللہ میں نے آپ سے جب بھی مانگا ہے آپ نے پورا کیا آج ایک اور دعا مانگ رہی ہو غازی کو ٹھیک کر دیں اسے ہوش میں لے آئے آپ بھی جانتے ہیں نہ وہ میرے بغیر رہ سکتا نہ میں اسکے بغیر ہم دونوں ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہیں پلیز زز غازی کو ٹھیک کر دیں ہوش میں لے آئے۔وہ روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی اور اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور رونے لگ گئی۔۔۔۔

****

تہنیت سائیڈ پر کھڑی حیات کو دیکھ کر رو رہی تھی۔تم کیوں رو رہی ہو تمہیں کیا ہوا ہے۔ عالیان اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔انہیں دیکھیں کس طرح رو رہی ہیں کتنا پیار کرتی ہیں اللہ تعالیٰ جلدی سے غازیان بھائی کو ٹھیک کر دے۔تہنیت روتے ہوئے کہنے لگ گئی۔یہ لوں اب ایک اور رونے لگ گئی ہے سب پریشان ہیں سب پریشان ہوں گے تو کوئی کیسے کسی کو حوصلہ دے گا۔عالیان خود بھی پریشان تھا لیکن وہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا وہ

سب کو حوصلہ دینا چاہتا تھا۔۔۔

****

حیات صوفے پر بیٹھی غازیان کو یاد کر رہی تھی ابھی تک غازیان کو ہوش کو نہیں آیا تھا۔۔

اتنی حسین کیوں ہوں تم مجھے اپنا دیوانہ بنا دیا ہے۔۔۔

چیک کرو مسز کو کتنے سکون سے سو رہی ہے۔۔۔۔

میں تم سے عشق کرتا ہوں اپنے علاوہ کسی کا نہیں ہونے دوں گا وعدہ ہے میرا مسز غازیان زیدی۔۔۔

تمہارے سارے مطلب غازی سے ہیں۔۔۔

مجھے تم پر پورا یقین ہے میری جان۔۔۔۔۔

تمہیں اپنے قریب محسوس کر کے ایک سکون سا ملتا ہے۔۔۔۔

بلکل ایسا ہی ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کوئی تمہیں مسکرا کر دیکھے جان لے لوں یا اس شخص کو ختم کر دوں حیات میرا دل کرتا ہے میں تمہیں سب سے چرا کر خود میں چھپا

لوں۔۔۔

حیات غازی کی باتیں کو سوچ رہی تھی چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ تھی کتنا حسین وقت گزارا ہے ہم نے ساتھ اور ابھی تو اور بھی گزارنا ہے مجھے پورا یقین ہے تم بلکل ٹھیک ہو جاؤں گے۔۔۔۔۔۔

حیات اٹھ کر آپریشن تھریٹر کے پاس گئی اور شیشے والی جگہ سے غازی کو دیکھنے لگی جو بے ہوش پڑا تھا ڈاکٹرز گولی نکالنے میں مصروف تھے اسے اس حالت میں دیکھ کر حیات کی آنکھیں بھر آئی اسکے سامنے غازیان کا مسکراتا چہرہ آیا۔ وہ سائیڈ پر ہو کر رونے لگ گئی۔۔۔

صبح کے سات بج رہے تھے حیات اسی طرح گھٹنے کے بل بیٹھ کر سوئی ہوئی تھی۔ حیات۔ تبھی تہنیت اسکے پاس آئی حیات فوراً جاگی۔ کیا ہوا غازیان کو ہوش آگیا۔ حیات کہنے لگی۔ آجائے گا میں کہ رہی تھی آپ کرسی پر سو جائیں۔ تہنیت اسے کہنے لگی حیات خاموش رہی حیات اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گئی تہنیت بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی حیات کھڑی کو دیکھنے لگ

گئی اور نظر عالیان پر گئی جو چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

****

ڈاکٹر باہر آیا۔ڈاکٹر غازیان کیسا ہے۔حیات نے پوچھا۔وہ اب خطرے سے باہر آئی لیکن ابھی تک انہیں ہوش نہیں آیا۔ڈاکٹر نے بتایا۔میں مل سکتی ہوں ۔حیات پوچھنے لگ گئی۔ نہیں پیشنٹ کو جب تک ہوش نہیں آئے گا تو نہیں مل سکتے۔ڈاکٹر نے بتایا۔کب آئے گا ہوش۔حیات نے پھر پوچھا۔آدھے گھنٹے میں بھی آسکتا ہے یا چوبیس گھنٹے میں بھی آسکتا اور اگر چوبیس گھنٹے کے بعد انہیں ہوش نہیں آیا تو پیشنٹ قومہ میں جا سکتا ہے۔ڈاکٹر کہتا چلا گیا حیات پھر سے پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

****

وہ دونوں وہی فلیٹ میں ہی تھے ڈیڈ کچھ کھانا کا کریں کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔اس نے گر۔ادھر کوئی میڈ نہیں ہے کچھ آرڈر کر لو۔انہوں نے بتایا۔آرڈر کیسے کروں فون نہیں ہے میرے پاس۔اس نے بتایا۔یہ لو۔فواد صاحب نے اسے فون دیا تو اس نے آرڈر کیا۔

ابھی تک تو غازیان نے مام کو سب بتادیا ہو گا۔ معیز کہنے لگا۔ اچھی صرف پولیس سے بچنا ہے اگر انہوں نے پکڑ لیا تو میں سیدھا جیل میں ہوں گا۔ فواد زیدی پریشانی سے کہنے لگ گئے تو وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

****

پیشنٹ کو ہوش آ گیا لیکن ابھی وہ کچھ بولنے کی کنڈیشن میں نہیں ہے ایک ایک کر کے آپ سب مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کہتا چلا گیا اور حیات فوراً اٹھی میں جاؤں گی۔ حیات کہنے لگی تو سب خاموش ہو گئے حیات فوراً کمرے کی طرف بڑھی اور غازیان کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا حیات چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے پاس گئی اور دیکھنے لگ گئی۔ میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔ روتے ہوئے حیات کہنے لگی غازی نے آنکھیں کھولی اور حیات کو دیکھا جو رو رہی تھی وہ بولنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اتنی ہمت نہیں تھی وہ بولتا۔ نہیں تم مت بولو درد ہو گا۔ حیات اسے کہنے لگی غازی اسے دیکھ رہا تھا حیات ہلکا سا مسکرائی اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔ غازی بہت ڈر گئی تھی تمہیں کھونے سے تمہیں پتہ تھا نا حیات نہیں

رہ سکتی پھر کیوں اتنی دیر میرے بغیر رہے۔حیات اسے خفگی سے کہنے لگی غازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے میں پھر بھی غصہ ہوں گی۔ حیات اسے دیکھ کر کہنے لگی غازی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ہاں ں س میں منع کر رہی ہوں مسکرانے سے پھر کیوں مسکرا رہے ہو۔حیات منہ بنا کر پوچھنے لگی۔غازی نے فلائنگ کس کی۔بستر پر پڑے ہو اور ڈھرک پن نہیں جا رہا۔حیات گھور کر کہنے لگی غازی نے نفی میں سر ہلایا حیات ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔

****

غازی کو ہوش میں آئے تین دن ہو گئے تھے اب وہ تھوڑا بہتر تھا مگر ابھی بھی ہسپتال میں تھا۔ چلو غازی اٹھو کھانا کھاؤ پھر میڈیسن لینہ ہے۔حیات سوپ لے کر اسکے پاس آئی غازی اٹھ کر بیٹھ گیا حیات اسے سوپ پلانے لگی غازیان مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا اور سوپ پی رہا تھا سوپ پلانے کے بعد حیات نے اسکے بال ٹھیک کرنے چاہے وہ بال ٹھیک کرتے غازی سر ہلا کر خراب دیتا۔اب کیے خراب تو میں ٹھیک نہیں کروں گی۔حیات

غصے سے کہنے لگی۔ تم ہی کرو گی۔ غازی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا حیات اسکے بالوں پر برش پھیرنے لگی غازی نے پھر خراب کر دیے تمہیں سمجھ نہیں آرہی میری بات۔ حیات اسے کہنے لگی۔ نہیں تم پیار سے سمجھاؤں۔ غازی نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا۔ غازی یہ ہسپتال۔ حیات نے بتانس۔ جانتا ہوں۔ غازی کہتے ساتھ اس پر جھکنے لگا۔ میم یہ۔ تبھی نرس آئی اندر آئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر چپ ہو گئی۔ ایم سوری مجھے ناک کر کے آنا چاہیے تھا۔ اس نے کہا اور میڈیسن رکھتی چلی گئی حیات نے غازی کو گھورا۔۔ سب میرے دشمن بنے ہوئے ہیں میری بیگم تک بھی۔ غازی منہ بنا کر کہنے لگی۔ زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے اتنے معصوم ہو نہیں تم۔ حیات اسے بتانے لگی۔۔۔۔۔۔

غازیان کیسا ہے۔ کچھ دیر بعد عالیان آیا تھا۔ نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں۔ غازیسن نے بتایا۔ کیا ہوا۔ عالیان پریشان ہوا۔ حیات کی دوری سے بیمار ہو رہا ہو۔ غازیان نے اسے کہا عالیان ہنسنے لگ گیا۔ توبہ ہے غازیان۔ عالیان اسے کہنے لگا تو تو میرا دکھ سمجھ تم سب ایک جیسے ہو گئے ہو کوئی مجھے نہیں سمجھ رہا۔ غازی اداسی سے کہنے لگا۔ وہ تجھے کچھ دنوں میں ختم ہو جائیں گی دوریاں ابھی فواد کا بتا ثبوت تو تو نے واپس دے دیا ہے اسے۔ عالیان نے اسے کہا۔

نہیں ثبوت میں نے صرف اسے فلیش میں نہیں پانچ اور فلیش مین کیا ہوا ہے بس ٹھیک ہو جاؤں گا ایک دفعہ سارے بدلے لوں گا۔اس نے بتایا۔سچ۔عالیان کو یقین نہ آیا۔ہاں جی۔۔غازیان بھی مسکرایا۔۔۔

****

غازیان سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے تنگ کرتے جا رہے ہو مجھے۔حیات اسے کہنے لگی۔مجھے نیند نہیں آ رہی مجھے کوئی کہانی سناؤ۔غازی اسے کہنے لگا۔تم چھوٹے بچے ہو جو تمہیں کہانی سناؤ سو جاؤ دیکھ رہی ہوں جب سے تمہیں ہوش آیا مجھے تنگ کرتے جا رہے ہو۔حیات اسے غصے سے کہنے لگی۔ہاں تو بیمار ہوں میں بات مانو۔غازی نے اسکے کندھے پر سر رکھ کر کہا حیات اسے دیکھنے لگ گئی دونوں یوں ہی کافی دیر باتیں کرنے لگ گئی اور باتیں کرتے کرتے دونوں کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

****

عالیان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ تہنیت نے اسے کہا۔ کیوں۔ عالیان اسے دیکھنے لگ گیا۔ اگر میں مر گئی تو تہنیت اسے کہنے لگی۔ کیا فضول باتیں کر رہی ہو۔۔ عالیان غصہ ہوا۔ بتاؤ اگر میں مر گئی تو تم دوسری شادی تو نہیں کرو گے۔ تہنیت اسے کہنے لگا۔ تمہاری کمی کو پورا کرنے کیلیے کسی سے تو کرنی پڑی گی۔ عالیان اسے تنگ کرنا شروع ہو گیا۔ مطلب تم دوسری شادی کر لو گے۔ اس نے پوچھا۔ ہاں بتایا تو ہے۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ بھاڑ میں جاؤ مجھ سے بات مت کرنا۔ تہنیت منہ بنا کر کہتی دوسری طرف منہ کر گئی۔ ارے مذاق کر رہا تھا سنو تو۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ میرے قریب آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہیٹ یو۔ تہنیت اسے پیچھے کرنے لگ گئی عالیان نے اسے حصار میں لیا۔ مذاق تھا تمہیں لگتا ہے میں کبھی ایسا کروں گا اور ایسی فضول باتیں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عالیان نے اسے سمجھایا تہنیت خاموش ہو گئی۔۔۔۔

غازیان گھر آ چکا تھا وہ اب کافی بہتر فیل کر رہا تھا حیات اسکے لیے ناشتہ بنا کر کمرے میں لائی غازی سیدھا ہو کر بیٹھا غازی ناشتہ کرو اسکے بعد میڈیسن لینی ہے میں شاور لینی جا رہی

ہوں۔حیات نے اسے کہا۔میرے ہاتھ میں بہت درد ہو رہا ہے حیات تکلیف ہو رہی ہے پلیز زکھلا دو۔اس نے معصوم شکل بنا کر کہا۔زیادہ ہو رہا ہے حیات نے اس سے پوچھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گئی اور اسکے پاس آ کر اسے کھلانے لگی اس نے ناشتہ کروایا میڈیسن دی۔اور پھر اسے آرام کرنے کا کہہ کر جانے لگی تبھی غازی نے اسکی کلائی تھام کر اپنی طرف کھینچا اور اسکی کمر کے گرد گرفت بنائی۔ابگی تمہارے بازو میں درد ہو رہا تھا۔حیات اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگ گئی۔اب ٹھیک ہو گیا ہے۔غازی کہتے ساتھ اسکے چہرے پر جھکنے لگا حیات نے اسکا چہرہ پیچھے کیا ہٹو پیچھے مجھے لگ رہا ہے تم پاگل ہو گئے ہو جب دیکھو ایک ہی کام کرتے ہو مجھے شاور لینے جانا ہے۔حیات نے کہا۔میں بھی ساتھ چلو۔غازی نے اسے کہا اور اسکی بات پر حیات کو دھچکا لگا وہ منہ کھولے سے دیکھنے لگ گئی۔بے شرم تمہیں ذرا شرم نہیں ہے پیچھے ہو۔حیات کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا غازی قہقہ لگا کر ہنسا۔بے شرم ہو تم۔۔عہ اسے غصے سے گھورتی چلی گئی۔۔۔۔۔

****

کب آؤ گے۔تہنیت اسے کورٹ پہناتی پوچھنے لگی۔جیسے ہر روز آتا ہوں۔عالیان نے اسے

بتایا۔ تہنیت خاموش رہی۔ دھیان رکھنا اپنا کھانا فورٹڈ جوس سب وقت پر کھانا پینا ہے میں چاہتا ہوں بے بی کیوٹ اور گولو مولو پیدا ہو۔ عالیان اسے کہنے لگا جس پر تہنیت شرما کر نظریں جھکا گئی عالیان نے اسکے ماتھے پر لب رکھے جس پر وہ اور بلج کر گئی۔ اللہ حافظ وہ اسے کہتا چلا گیا تہنیت نے بھی اللہ حافظ کہا اور نیچے آ گئی۔۔۔۔

****

سر ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ فواد زیدی اور معیز کہاں ہے۔ اس نے بتایا۔ کدھر۔ عالیان نے پوچھا جس پر اسنے لوکیشن سینڈ کی اسنے اوکے کر کے فون کٹ کیا۔ غازیان کے پاس جانا ہو گا۔ عالیان کہتا فوراً گاڑی میں بیٹھا اور تیز رفتار سے گاڑی بھگا دی اور گاڑی فلیٹ کے باہر روکی۔ دو تین بیلز کے بعد حیات نے دروازہ کھولا۔ اسلام و علیکم بھابی غازیان کہاں ہے۔ عالیان نے پوچھا۔ اندر۔ حیات نے بتایا تو وہ فوراً اندر کی طرف بڑھا انہیں کیا ہوا ہے۔ حیات پریشانی سے کہتے ساتھ دروازہ بند کر کے اندر آئی۔

غازیان۔ عالیان نے اسے پکارا۔ ادھر ہوں۔ غازی نے اسے کہا وہ کمرے میں آیا۔ فواد

زیدی کا پتہ لگ گیا ہے۔عالیان نے کہا۔کیا واقع۔غازیان نے پوچھا۔ہاں تم نے جن لوگوں کو لگایا تھا انہیں کی کال آئی اب آگے کا پلان بتا۔عالیان نے اسے کہا۔بس پولیس کو انفارم کرنا ہے تم نے کہ غازیان کو گولی اس نے ماری تھی اور جو ثبوت ہے تمہارے پاس وہ لے جاؤ۔غازیان نے اسے بتایا۔تو اس پر تو صرف اسے جیل ہو گی عالیان نے اسے کہا۔باقی کرائمز کا الزام بعد میں لگوائیں گے۔غازیان نے اسے بتایا۔مطلب تم ابھی اسے جیل میں بھیجنا چاہتے ہو۔عالیان نے اسے کہا۔ہاں اور باقی میں بعد میں کروں گا سب تھوڑا بہتر ہو جاؤ اور۔غازیان نے کہا۔ٹھیک ہے پھر میں کرتا ہوں۔عالیان کہنے لگ گیا۔۔اوکے۔

غازیان نے اسے کہا عالیان چلا گیا۔۔۔۔

****

جی کس کی رپورٹ لکھوانے ہے آپ کو۔پولیس انسپیکٹر نے پوچھا۔میرے دوست پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور حملہ کرنے والا کوئی اور نہیں فواد زیدی اور اسکا بیٹا معیز فواد زیدی ہے دونوں نے مل کر اپنے بھائی اور بیٹے کی جان لینی چاہی ہے غازیان زیدی کی۔عالیان

نے بتایا ہم کیسے یقین کر لیں کوئی ثبوت۔ پولیس انسپیکٹر نے پوچھا۔ یہ وہ پستول ہے اس پر فواد زیدی کے فنگر پرنٹس کے نشان ہے۔ عالیان نے اسے وہ دیکھائی تو انسپیکٹر دیکھنے لگ گیا۔ آپ جانتے ہیں اس وقت وہ کہاں ہے۔ پولیس انسپیکٹر نے پوچھا۔ جی بلکل اس نے بتایا۔ چلیں پھر وہی جا کر پتہ لگے گا کے فنگر پرنٹس میچ ہوتے ہیں یا نہیں۔ پولیس انسپیکٹر کہ کر اٹھ گیا عالیان پیچھے گیا۔۔۔۔۔

****

وہ لوگ اس فلیٹ کے باہر کھڑے تھے انسپیکٹر نے بل بجائی۔ ادھر کون آ گیا ہے۔ معیز پریشان ہوا۔ میرا بندہ ہے میں نے بلایا جا کر کھولو۔ فواد زیدی اسے کہنے لگا تو معیز پر سکون ہوا اور دروازہ کھولنے چلا گیا جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے پولیس کھڑی تھی۔ پاپ۔ وہ حیران ہوا۔ جی ہاں۔ انسپیکٹر کہنے لگا۔ اچانک خیریت۔ معیز خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنی جلدی کیا ہے بتا دیتا ہوں اندر تو آنے دیں۔ کہتے ساتھ پولیس انسپیکٹر اور

انکی ٹیم ساتھ میں عالیان بھی ساتھ اندر داخل ہوااور ٹی وی لاؤنج میں آکر بیٹھے۔معیز پریشان نہ یہ بچائے گا مجھے غازیان کے قاتلانہ حملے سے۔فوادزیدی کہنے لگے۔جی جی مدد ہی تو کرنے آئے ہیں اب تو آپ نے اپنے منہ سے اعتراف کر لیا ہے اریسٹ کرو دونوں کو۔پولیس انسپیکٹر نے کیا تو فوادزیدی کو جھٹکا لگا معیز غصے سے فوادزیدی کو دیکھنے لگ گیا دوسرے پولیس مین نے ہتکھڑی ڈالی اور ان دونوں کو زبردستی ساتھ لے گئے عالیان خوش ہوا۔۔۔۔

****

کام ہو گیا ہے۔عالیان نے بتایا۔گڈ بس دو تین اسے جیل کی ہوا کھانے دے پھر کوٹ میں لے کر آؤں گا۔غازیان نے اسے کہا۔اوکے۔کہتے ساتھ عالیان نے فون رکھ دیا حیات آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔کیا ہوا۔غازی کو لگا وہ ناراض ہے۔کچھ مت بولو اور سو جاؤ۔حیات اسے کہنے لگے۔ہوا کیا۔غازی نے پوچھا۔قریب تو بلکل مت آنا تمہارے اندر کا چھیچھوڑا ہن باہر نکل آئے گا اور کوئی بے شرموں والی بات مت کرنا ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں

گی۔حیات اسے کہنے لگی غازی اونچا اونچا ہنسنے لگ گیا۔اور حیات غصے سے گھورتی منہ دوسری طرف کر گئی۔

حیات میں بلکل ٹھیک ہو چکا ہوں۔غازی نے بتایا۔نہیں ہوئے تم ٹھیک اپنی مانی ہے تو مانو ۔حیات کہتے ساتھ جانے لگی غازی نے اسکا تھام کر قریب کیا تم نہیں چاہتی کہ میں اس شخص کو اسکے انجام تک پہنچاؤ جس نے کتنے گھٹیا کام کیے ہیں۔غازی نے اس سے پوچھا۔ چاہتی ہوں مگر تمہیں اسکے لیے خود کو بھی دیکھنا ہو گا غازی حیات اسے کہنے لگ گئی۔میں ٹھیک ہو چکا ہوں اور اگر کل نہ گیا پولیس اسٹیشن وہ دونوں نکل سکتے ہیں۔غازی نے اسے بتایا جس پر حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا پہلے خود نپٹنا چاہتا تھا ان لوگوں سے لیکن صرف تمہاری خاطر مجھے پولیس کے حوالے کرنا ہو گا یہ کیس۔غازی نے اسے کہا۔حیات خاموش ہو گئی۔مطلب تم مان گئی ہو۔غازی اسے دیکھنے لگ گیا۔اپنی منوانی ہوتی ہے تمہیں ہمیشہ۔حیات غصے سے کہنے لگ گئی جس پر غازی مسکرا دیا۔۔۔۔۔

****

مبارک ہو کیس ہو گیا ہے تم پر۔پولیس انسپیکٹر آتا کہنے لگا۔کیسا کیس۔فواد زیدی پوچھنے لگا۔وہ تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا آپ تم سیدھے کوٹ میں پیش ہو گے۔اس نے بتایا۔کوٹ میں کیوں۔وہ پریشان ہوا۔بہت سے کرمنل کیسز میں تمہارا ہاتھ اسکہ وجہ سے تمہارا اپنا بیٹا ہی کروا کر گیا ہے سب۔اس نے بتایا جس پر فواد زیدی کو جھٹکا لگا معیز پریشان ہوا۔۔۔

جی ہاں ناظرین فواد زیدی کو پولیس پکڑ کر لے گئے اپنے بیٹے غازیان زیدی پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اس وقت وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے اصل چہرہ سب کے سامنے آچکا ہے فواد زیدی کا۔یہ خبر سن کر مسز فواد کو دھچکا لگا تھا انکی آنکھوں سے آنسوں نکل گئے۔۔۔۔

****

غازیان تمہیں ذرا شرم نہیں آئی جس شخص نے تمہیں پال کر بڑا کیا اسے کو جیل میں پہنچا چکے ہو تم۔ مسز فواد غصے سے کہنے لگی۔ سچ ہے جو بھی میں نے کہا میں بلاوجہ کسی پر الزام نہیں لگاتا۔ غازیان نے بتایا۔ کیسے وہ تمہیں کیوں ماریں گے کیا دشمنی تھی انکی تم سے تم بیٹے ہو انکے۔ مسز فواد نے اسے بتانا چاہا۔ بیٹا ہوں آج تک انہوں نے مجھے بیٹا مانا ہے نہیں مام کیا دشمنی تھی انکی مجھ سے میری بیوی حیات پر نظر رکھی بیٹھے تھے آپ کے شوہر کیڈ نیپ کروالیا تھا حیات کو۔ غازیان نے انہیں بتانا۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم مجھے تم پر بلکل یقین نہیں ہے تم اسکے پیچھے اپنے باپ کو گناہگار کیوں گی شرم آرہی ہے مجھے کہ میں نے تمہاری تربیت کی ہے۔ وہ بہت غصے سے کہنے لگ گئی۔ مجھ پر نہیں مگر اس آواز پر تو یقین ہو گا نا۔ غازی نے کہتے ساتھ وہ آن کی۔ مسز فواد نے جیسے ہی وہ ریکارڈنگ سنی انکے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ یہ ہے آپکے شوہر کا اصل نا جانے کتنی لڑکیوں کتنی بچیوں کا ریپ کر کے ہیں کتنے لوگوں کو ختم کر چکے ہیں اور پھر یہ سب کر کے سکون نہیں ملا تو حیات کے پیچھے لگ گئے۔ غازیان نے بتایا۔ تتتم کیا کرو گے۔ مسز فواد نے اس سے پوچھا۔ کیس کر چکا ہوں کل عدالت میں پیش ہونا ہے آپکے شوہر نے۔ غازیان نے بتایا حیات خاموش کھڑی تھی۔ مسز فواد اسے دیکھنے لگ گئی۔ پلیز زمام یہ مت کہیے گا کہ انہیں بچالیں آپ نہیں

چاہتی اس شخص کو اسکے کیے جی سزا ملے اسنے کتنے جرم کیے ہیں۔غازی کہنے لگا۔یہی چاہتی ہوں کیا ہوا وہ میرا شوہر ہے اس نے غلط کیا ہے اور میں تمہارا ساتھ دوں گی یہ شخص میرے آنکھوں میں دھول جھونکنا رہا لیکن۔اس نے جو کیا ہے اپنے منہ سے اعتراف کیا ہے۔مسز فواد نے کہا جس پر غازیان خوش ہوا اور حیات بھی۔مام معیز بھی اس سب میں شامل ہیں ہاں اسنے کسی جاریہ نہیں کیا اسے صرف کچھ مہینے جیل ہو گی۔غازیان نے بتایا۔ ہمم اسکا بھی دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔مسز فواد کہنے لگی۔جس پر غازی خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

****

تم نے میرے لیے۔اپنے آپ کو بدلہ سب کیا۔تھینکیو سو مچ۔غازی اسے کہنے لگا۔مجھے صرف تمہارا ساتھ چاہیے غازی صرف اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔حیات اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔تمہیں پتہ ہے میں دنیا کا سب سے خوش نصیب مرد یوں۔غازی نے اسے بتایا۔ وہ کیسے۔حیات پوچھنے لگی۔مجھے تم جو ملے جسے میرے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے صرف

میرا ساتھ چاہیے۔غازی نے اسے بتایا حیات مسکرادی غازی بھی مسکرایا۔اب ایک اور ڈیمانڈ کرو۔غازی نے اسے کہا۔کیا۔حیات دیکھنے لگ گئی۔مجھے باپ بننا مجھے بے بی چاہیے۔وہ معصومیت سے کہنے لگا۔کیاااا۔حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔یہ بے بی کا دکان پر پڑا ہوتا ہے جو تمہیں چاہیے عجیب ہو۔حیات کہتی جانے لگی۔مجھے نہیں پتہ مجھے چاہیے۔غازی کہنے لگا۔غازی تم سچ میں پاگل ہو گئے ہو جب اللہ نے چاہا تو ہو جائے گا سو جاؤ تم۔حیات کہتی کمرے میں چلی گئی وہ بھی پیچھے آیا۔۔۔

غازی تم اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔حیات اسے کہنے لگی۔بہت قریب بہت محنت کی ہے میں نے اسکے لیے۔غازی نے بتایا۔میں جانتی ہوں۔حیات اسے بتانے لگی۔تم کوٹ چلو گی۔غازی نے اسے کہا۔نہیں میں تہنیت کے پاس جاؤں گی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں رہ رہی آجکل اس لیے تم جاؤ۔حیات نے اسے بتایا غازی اثبات میں سر ہلانے لگا۔غازیان چلیں۔تبھی عالیان آیا ہمم چلو۔غازی کہنے لگا وہ تینوں چل دیے حیات کو عالیان کے گھر اتارا اور دونوں کوٹ کے لیے نکل گئی آج فواد زیدی کو سزا سنانی تھی جس کیلیے دونوں وقت پر پہنچنا چاہتے تھے۔۔۔

یہ لو تہنیت۔ حیات اسکے لیے مانگو شیک بنا کر آئی۔ حیات میں نے ابھی تو کھانا کھایا ہے۔ تہنیت نے بتایا۔ پاگل شیک پینا چاہیے میرا مطلب فروٹس کھانے چاہیے بے بی کیوٹ اور ہیلتھی پیدا ہوتے ہیں۔ حیات اسے بتانے لگی تہنیت مسکرائی اور اسکے ہاتھ سے لیا۔ اور ویسے بھی دوبارہ جو شوہر ہے اس نے بھی مجھے کہا ہے۔ حیات بتانے لگی۔ انکا بس چلے تو مجھے کھلا کھلا کر مار دیں۔ تہنیت کہنے لگی۔ ہاہاہا۔ حیات ہنسنے لگ گئی۔ سب سے زیادہ اس بے ی کو دیکھنا کہتے ہیں جسے صبح اٹھ کر دیکھا جائے بے بی اس پر جاتا ہے۔ حیات اسے بتانے لگی ۔جی جی بلکل۔ تہنیت نے کہا جس پر حیات مسکرا اسے دیکھنے لگ گئی۔۔۔۔۔

کیس شروع کیا جائے۔ جج صاحب کہنے لگے۔ جج صاحب آج میں کچھ گواہوں کو بلانا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے فواد زیدی کو کرمنل کام کرتے دیکھا۔ وکیل کہنے لگا۔ جج نے اثبات میں سر ہلایا عالیان کے سامنے قرآن کیا میں جو بھی کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔ عالیان نے کہا۔۔۔۔ سب سے پہلے میں کٹہرے پر عالیان گیلانی کو بلانا چاہتا ہوں۔ وکیل نے کہا تو عالیان کٹہرے پر آیا۔ تو آپکے پاس کیا ثبوت ہے کہ فواد

زیدی نے ہی غازیان زیدی کو گولی ماری ہے۔ وکیل نے پوچھا۔ میں ثبوت پہلے ہی پولیس کو دے چکا ہوں اور فواد زیدی نے اپنے منہ سے اعتراف بھی کیا تھا کہ وہ ملوث ہیں ان سب میں۔ عالیان نے بتایا۔ بہت شکریہ آپ جا سکتے ہیں۔ وکیل نے کہا تو وہ چلا گیا۔ جیسے کہ آپ نے سنا جج صاحب کے فواد زیدی نے اپنے منہ سے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اپنے منہ بولے غازیان زیدی کو گولی ماری۔ وکیل نے بتایا۔ آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔ جج صاحب نے فواد زیدی کے وکیل سے کہا۔ نو۔ اس نے منع کر دیا۔ جج صاحب یہ فلیش ہے اس میں خود فواد زیدی نے اپنے منہ سے اپنے جرم قبول کیے ہیں اور کچھ ویڈیوز بھی ہیں۔ وکیل نے انہیں تھمائی جج صاحب نے فلیش لیپ ٹاپ پر لگائے اور دیکھنے لگ گئی اس میں کوٹھے والی ویڈیو بندے کو مارنے والی ویڈیو موجود تھے۔ فواد زیدی پریشان گھبرایا بیٹھا تھا۔ یہ اکیلے ہی نہیں مسز غازیان زیدی کو مسز کو کیڈنیپ کرنے میں تھے بلکے انکے بڑے بیٹے معیز فواد زیدی بھی موجود تھے اور وہ بھی بہت سے کرمنل کام کر چکے ہیں۔ وکیل نے بتایا۔ تمام ثبوتوں اور گواہوں کو جاننے کوٹ یہ فیصلہ پر آئی ہے کہ فواد زیدی کو پھانسی اور معیز فواد زیدی کو پانچ سال کی عمر سزا سنائی جائیں گی فواد زیدی سن سا بیٹھا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اسکے ساتھ کبھی ایسا ہو گا۔۔ ایزا نہیں ہو سکتا۔ فواد زیدی چیخا تھا

عالیان اور غازیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔ معیز پریشان ہوتا کہ رہا تھا لے کر جاؤ اسے تھانے میں دونوں کو اور اگر ایسے نہ مانے تو مسرس۔ پولیس غصے میں کہنے لگی۔ آپ کیا کہنا چاہیں گے اس بارے میں فواد زیدی۔ سارے میڈیا باہر کھڑی تھی وہ سب کے سوالوں کو نظر انداز کرتا چلا گیا۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا فواد زیدی کچھ کہے بغیر اپنا منہ چھپائے چلے گئے آگے کی تمام خبریں آپ کو ملتی رہیں گی ہمارے ساتھ رہیے گا۔ نیوز رپورٹر نے کہا۔۔۔۔۔

آخر کار۔ ہم نے کر دیکھایا۔ غازیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ بلکل۔ عالیان نے اسے گلے لگایا۔ مگر افسوس مجھے ابھی تک ان بچیوں لڑکیوں کا ہے۔ غازیان کہنے لگا وہ تو رہے گا یار رر ایسے حیوانوں کو زندہ دفنا دینا چاہیے عالیان غصے سے کہنے لگا۔ چلوں چلیں۔ غازیان کہنے لگا

وہ دونوں چل دیے۔۔۔۔۔

سب آپکی وجہ سے اگر آپ اس دن نہ بولتے یہ سب تو آج ہم بچ جاتے۔ معیز غصے سے کہنے لگا۔ تم تو پھر بھی بچ گئی ہو میں تو ختم ہونے والا ہوں فجر کے وقت۔ فواد زیدی بتانے

لگا جس پر معیز خاموش ہو گیا۔اے چپ کر کے بیٹھو زیادہ بولے تو یہی ڈنڈا ماروں گا ۔انسپیکٹر غصے سے کہنے لگا جس پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

حیات میں نے کر دیکھایا۔وہ لوگ جیسے ہی عالیان کے گھر پینے غازی خوشی سے کہنے لگا حیات اسکے گلے لگ گئی اہم اہم۔عالیان نے کھانسا اوہ سوری۔حیات پیچھے ہوئی اور سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی۔ایم پراؤڈ آف یو مسٹر ہسبینڈ۔وہ پیار سے کہنے لگی وہ مسکرائی۔اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں۔غازی کہتے ساتھ ان سب سے ملتا حیات بھی سب سے ملتی چل دی۔۔۔۔۔

مسز فواد گھر آئی تھی حیات اور غازیان بھی انکے ساتھ ہی گھر آئے تھے صبح ہی فواد زیدی کو پھانسی دی گئی تھی مسز فواد کی آنکھوں میں آنسو تھے۔مام پلیز زز سنبھالے خود کو اس طرح رہیں گی تو بیمار ہو جائیں گی۔غازیان کہنے لگا۔اتنا تو سنبھالا اب نہیں سنبھال سکے رہی خود

کو۔ مسز فواد کہنے لگی۔ غازیان نے انہیں گپے لگایا۔ مام جو انہوں نے کیا اسکی سزا تو انہیں ملنی تھی آپ اس طرح کریں گی تو مجھے ہرٹ ہو گا۔ غازیان انہیں کہنے لگا۔ مام ہانی پیے۔ حیات انکے لیے پانی لائی مسز فواد نے ایک گھونٹ بھرا اب آپ آرام کریں تھوڑی پھر لنچ پر ملاقات ہوتی ہے۔ وہ مسز فواد کو آرام کا کہتے اپنے کمرے میں آ گئے۔۔۔۔۔

حیات اپنے کپڑے وارڈروب میں سیٹ کر رہی تھی تبھی غازی اور اسے پیچھے سے حصار میں لیا حیات اچانک گھبرائی۔ غازی کیا کر رہے ہو۔ حیات اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔ سب کے سامنے گپے لگ گئی اور اب اکیلی میں شرما رہی ہو۔ غازی اسے کہنے لگا۔ ہاں وہ تو اچانک لگی تھی بھول گئی تھی کہ میں کسی اور کے گھر میں ہوں۔ حیات اسے بتانے لگی۔ لیکن اس وقت تو ہم اپنے گھر میں اپنے روم میں غازی بتانے لگا۔ تمہاری رومینس کی سوج رہی ہے آنٹی کتنی پریشان ہے وہ نہیں دیکھ رہے تم۔ وہ بتانے لگی۔ اسی لیے تو تمہارے قریب میرا دماغ بھی کچھ ٹھیک ہو گا سکون ملے گا تھوڑا۔ غازی بتانے لگا حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ بات اپنی ہی منوانی وہی کرو گے جو دل میں آئے گا۔ حیات اسے کہنے لگی۔ ہاں بلکل وہی کروں گا۔ غازی نے اسے کہتے ساتھ باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لایا۔۔۔۔۔

مسز فواد جیل آئی ہوئی تھی معیز کو دیکھنے۔آپ یہاں کیوں آئی کیسی مام ہیں بیٹا جیل میں ہے اور آپ کچھ بھی نہیں کر رہی۔معیز انہیں کہنے لگا۔مانا تم بیٹے ہو میرے کیا ان سب کاموں پر پردہ ڈال دوں جو۔تم نے کیے ہیں پانچ سال بعد آجاؤ گے باہر ٹھیک ہے یہ کھا لینا جیل کے کھانے سے بہتر ہے۔وہ اسے تھماتی چلی گئی۔کاش میں کبھی ڈیڈ کا ساتھ نہ دیتا۔وہ پچھتاوے سے کہتا بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

تین مہینے بعد۔۔۔۔۔

تہنیت پانی پینے کے لیے اٹھ رہی تھی۔تم کیوں اٹھ رہی ہو میں ہوں تمہیں اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔عالیان اسے کہتے ساتھ پانی تھمانے لگا تہنیت نے پانی پیا۔عالیان بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے لگ رہا ہے میں سچ میں مر جاؤ گی۔تہنیت روتے ہوئے کہنے لگ گئی۔چہ فضول بول رہی ہو بلکل بھی نہیں ایسا ہو گا اچھا سوچو گی اچھا ہو گا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں تمہارے ساتھ ٹھیک ہے جب میں ساتھ ہوں ڈرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔عالیان نے اسے بتایا تہنیت اسکے کندھے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

حیات بھی ماں بننے والی تھی مسز فواد بہت خوش تھی وہ حیات کو دیسی گھی کے پراٹھے انڈے وغیرہ کھلاتی تھی اسکے کھانے اسکی ہر چیز کا بہت خیال کر رہی تھی اور حیات کو لگ رہا تھا وہ موٹی ہو رہی ہے۔میرا بے بی اتنا غصے میں کیوں ہے۔غازی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔میرے سے زیادہ بات مت کرو۔وہ منہ پھلا کر کہنے لگی۔ہوا کیا ہے۔غازی اسکی گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگی۔کھا کھا کر مر جاؤں گی اتنی زیادہ موٹی ہو گئی ہوں میں۔حیات اسے دیکھتے ہوئے غصے سے بتانے لگی۔ہاہاہاہا میرا گول گپا۔غازی ہنستے ہوئے کہنے لگا حیات رونے والی شکل بنا گئی ہنس لو اڑالو میرا مذاق۔حیات نے اسے کشن دے کر مارا۔او لچیچ۔غازی کو لگی۔حیات مذاق اپنی جگہ لیکن تمہیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے اچھلنے سے تو مت سچھلو۔غازی سرد لہجے میں کہنے لگا۔حیات سیڑھیوں نہ اترے حیات سچھلو حیات وہ نہ کھاؤ یہ کہ کھاؤ حیات نر ہی جا۔حیات بول رہی تھی غازی نے منہ پر ہاتھ رکھا۔آج بول دیا آئندہ یہ بات تم سوچوں گی بھی نہیں سمجھی فضول بولتی رہتی ہو۔غازی اسے کہنے لگا

حیات خاموش ہو گئی۔۔۔۔

تہنیت ہسپتال میں تھی آپریشن میں رات کو اچانک ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی عالیان کی ماں رخشندہ عالیان سب باہر انتظار کر رہے تھے غازی اور حیات بھی آ گئے غازی نے حیات کو بہت منع کیا مگر حیات نہیں مانی اسنے کہا اسے جانا ہے تبھی ڈاکٹر باہر آئی۔ مبارک ہو آپکے گھر جڑوا بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ خوشی سے بتانے لگی۔ میں مل سکتا ہوں۔ عالیان نے پوچھا۔ جی بس تھوڑی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کیا جائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا جس پر عالیان نے اثبات میں سر ہلایا غازی اسکے گلے لگا حیات نے عالیان کی ماں کو گلے لگایا۔۔۔

تہنیت کو ہوش آ چکا تھا وہ کمرے میں آیا وہ بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی چہرے پورا ریڈ تھا صاف واضح ہو رہا تھا وہ کس قدر تکلیف سے گزری ہے عالیان اسکے پاس آیا اسکا ہاتھ تھاما اور اسے دیکھنے لگ گیا تہنیت آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔ درد ہو رہا ہے۔ پہلا

سوال ہی اس نے یہی کیا تھا۔ نننہیں۔ تہنیت نے نفی میں سر ہلایا۔ تم جانتی ہو تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی تمہیں پتہ ہے جب میں نے سناٹو نز ہوئے ہیں تو میں بہت خوش ہوا میرا دل کیا آؤ اور تمہیں سینے سے لگالوں کیونکہ تم نے اتنی بڑی خوشی دی ہے مجھے لیکن اب تمہیں تکلیف میں دیکھ کر مجھ سے یہ ہو ہی نہیں سک رہا۔ عالیان اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ تہنیت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ ایک بات کہوں۔ تہنیت نے اجازت مانگی چاہی۔ کہو میری جان۔ اس نے پیار سے کہا۔ مجھے تم سے بہت پہلے سے پیار۔ تھا جب تم نے پرپوز بھی کیا تھا تب بھی کرتی تھی مگر۔ خاموش تھی لیکن تمہیں اپنے قریب کرنے سے بہت ڈرتی تھی لیکن جب تم میرے قریب آئے ایک سکون سا ملا تھا عالیان مجھے اور اگر آج تم مجھے ہگ کرو گے تو شاید یہ سارے درد فوراً سے ختم ہو جائے۔ تہنیت اسے اپنے دل کی ہر بات بتا چکی تھی عالیان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اسے گلے لگایا اور پھر اسکے پر لب رکھے اور پھر ایک گال پر پھر دوسری گال پر جس پر تہنیت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ میں تم سے عشق کرتا ہوں تم میری زندگی میں پہلی اور آخری لڑکی ہو تمہارے علاوہ کسی کو دیکھنا تک گوارا نہیں ہے مجھے۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ ہاں اس بات پر یقین ہے مجھے۔ تہنیت کہنے لگی جس پر مسکرایا اور ایک بے بی اٹھا کر تہنیت کے

اوپر رکھا دوسرا گود میں لیا۔۔۔۔

سب لوگ بیٹھے تھے نام کون رکھے گا۔رشیدہ نے پوچھا۔میں۔غازیان کہنے لگا۔۔تو سب اس طرف دیکھنے لگ گئے۔ان دونوں کے نام ہونے چاہیے روحان عالیان گیلانی زوحان عالیان گیلانی کیسے۔غازیان نے پوچھا۔واؤ تم اتنے ٹیلینٹڈ تھے میں نہیں جانتی تھی۔ حیات اسے کہنے لگی غازی نے اسے گھور کر دیکھا سب ہنس فیے۔کنفرم ہو گیا روحان زوحان۔عالیان کہنے لگا تہنیت مسکرائی تم بھابی سے بھی پوچھ لو یہ نہ ہو کہیں میں نے رکھنے تھے نام۔غازی نے جان کر کہا۔ہاہاہا نہیں بہت اچھے نام رکھے ہیں۔تہنیت ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔

تہنیت گھر آچکی تھی مگر ابھی وہ ریسٹ ہی کر رہی تھی۔تہنیت دیکھو یار یہ تو چپ ہی نہیں ہو رہا ہے۔عالیان کہنے لگا۔اللہ عالیان ت

اس طرح جب زور زور سے اسے ہلاؤ گے تو اسے تو درد ہو گا ننھی سی جان ہے مام کو دے آؤ۔تہنیت اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ٹھیک ہے۔عالیان کہتا جانے لگا دھیان سے اٹھا اس طرح نہیں اٹھاؤ جس طرح گود میں مجھے اٹھاتے ہوا بھی ویسے اٹھاؤ اور نیچے جا کر دو میرا

معصوم بچہ گر نہ جائے تہنیت کہنے لگا عالیان خاموشی سے چلا گیا۔۔۔۔

مارو اسے سالہ بھاگ رہا تھا۔انسیکٹر غصے سے کہنے لگا۔پلیز زز زنے نارو آہہ اب نہیں بھاگتا۔ معیز کہنے لگا۔رکو مت تم بھی جاؤں اسے ڈنڈے مارتے رہو جب تک میں نہ رو کو۔وہ بتانے لگے جس پر وہ درد سے کراہتا رہا مگر آس پر رحم نہیں کھایا گیا۔۔۔

کچھ مہینوں ں بعد۔۔۔

حیات یہ کھاؤں۔ مسز فواد کہنے لگی۔پلیز زمام ابھی میں نے یاد فرائی انڈا اور پراٹھا کھایا ہے تھوڑا رحم تو کریں مجھ پر۔وہ اسے کہنے لگی جس پر وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔ٹھیک ہے پھر میں غازی کو بلاتی ہوں غازی۔ مسز فواد نے کہا۔کیا ہو گیا ہے مذاق کر رہی تھی کھا رہی ہوں۔حیات کہتے ساتھ کھانے لگ گئی مسز فواد مسکرا دی حیات منہ بنا کر کھانے لگ گئی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ دونوں لان میں ٹہل رہے تھے غازی حیات نے اسے پکارا۔ ہمم۔غازی اسکی طرف متوجہ ہوا۔میں تھک گئی ہوں۔حیات کہنے لگی۔آؤ بیٹھتے ہیں۔غازی اسے کہنے لگا۔جس پر وہ دونوں بیٹھ گئے۔غازی جب کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے تو تم کیوں غصے میں آجاتے ہو۔حیات پوچھنے لگی۔عشق ہے پاگلوں والا کوئی تمہیں دیکھے مجھ سے نہیں رہا جاتا تمہیں سیریسلی ایک بات کہوں میں تمہارے معاملے میں اتنا شدت پسند ہوں کہ آخر مکھی بھی تمہارے ہاتھ پر بیٹھے تو وہ بھی نہیں دیکھا جاتا مجھ سے وہ تو پھر کسی شخص کی نظریں ہیں۔غازی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔بس انہیں باتوں سے ڈر لگتا ہے کہ پتہ نہیں کیا سے کو تم ختم کر دو گے۔حیات اسے کہنے لگی۔حیات مجھے تین دن کے لیے لندن جانا ہے۔غازی نے اسے بتایا تم کیسے مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جا سکتے ہو۔حیات اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔میرا مشن ہے مجھے جانا لازمی ہے تین دن کی بات ہے۔غازی نے بتایا حیات اٹھ کر چلی گئی۔حیات۔غازی نے اسے پکارا مگر اس نے نہیں سنی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا وپ رو رو کر سو چکی تھی غازی نے اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے ۔حیا تمنہ پھیر گئی۔حیات میرا جانا لازمی نہ ہوتا کبھی نہیں جاتا۔غازی اسے کہنے لگا۔حیات

کچھ کہے بغیر دوسری طرف منہ کر گئی۔غازی یہ حیات کو دودھ پلا دینا۔ مسز فواد نے کہا جی۔غازی نے ان سے کہتے ہوئے کہا۔حیات دودھ پیو۔غازی نے اسے کہا۔حیاتتتتت اگر تم نے اب کی بار جواب دیا آج رات نکل جاؤں گا۔غازیا سرد لہجے میں بتانے لگا جس پر حیات فوراً اٹھ کر بیٹھی پیو۔غازی نے اسے کہا حیات نے پیا اور سائیڈ پر رکھا پوری رات ساتھ رہیں گے صبح نکلوں گا تین دن بعد دوبارہ پاس ہوں گا۔غازی نے بتایا جس پر حیات اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

ایک مہینے بعد۔۔۔

حیات کمرے میں لیٹی ہوئی تھی غازی جو تین دن کا کہ کر گیا تھا اسے مہینہ ہو گیا تھا ادھر سے شاید نہیں آنے دے رہے تھے کیونکہ ابھی تک مشن کمپلیٹ نہیں ہوا تھا اچانک اسے درد سا محسوس ہوا۔۔مام مام۔۔وہ چلائی جس پر مسز فواد فوراً اٹھ کر آئی۔کیا ہوا حیات۔وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔بہت درد ہو رہا ہے بہت زیادہ۔حیات کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے وہ پریشان ہوئی انہوں نے عالیان کو کال ملائی عالیان نے ایمبولینس کا بندوست کیا حیات کو اس میں لٹایا اور وہ چل دیے۔۔۔

حیات ہسپتال میں آپریشن تھریٹر میں موجود تھی۔غازی کی آج واپسی تھی وہ فلائٹ میں بیٹھا تھا تبھی عالیان کا فون آیا کہاں ہوں حیات کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے جلدی پہنچوں۔عالیان نے اسے۔بتا کر پریشانی میں ڈال دیا۔آدھے گھنٹے میں موجود ہو گا۔غازی نے کہ کر فون رکھا۔۔۔

ڈاکٹر پیشنٹ کیسی ہے۔مبارک ہوالل نے رحمت سے نوازا ہے۔ڈاکٹرانہیں بتانے لگا۔ پیشنٹ کی کنڈیشن۔مسز فواد نے پوچھا۔پیشنٹ بلکل ٹھیک ہے انہیں کچھ ہی دیر میں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔ڈاکٹر کہتے چلے گئے مسز فواد نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔

غازیان ہسپتال میں داخل ہوا۔۔کہاں ہے حیات۔وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔اندر۔عالیان نے بتایا۔غازی فوراً اندر گیا وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔میری جان۔غازی کے منہ سے بے ساختہ نکلا غازی اسکی طرف بڑھا اسکا ہاتھ پکڑنے لگا حیات نے ہاتھ پیچھے کر لیا غازی نے اسے دیکھا۔اتنی جلدی کیسے آ گئے۔حیات سرد لہجے میں پوچھنے لگی حیات میں سب بتاؤں گا ابھی تمہیں جی بھر کر دیکھنے تو دو۔غازی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔حیات چہرہ

موڑ گئی۔حیات مجبوری تھی میری۔غازی نے اسے بتایا۔ تین دن کا کہ کر گئے تھے مہینے بعد آرہے ہو۔حیات اس سے گلہ کرنے لگی۔ایم سوری اگر مہینے کا کہ کر جاتا تو تم تو میری طرف دیکھتی بھی نہیں اس لیے تمہاری ناراضگی کی وجہ سے میں نہیں آسکا۔غازی نے اسے کہا۔حیات کچھ نہیں بولی۔ تبھی نرس بے بی اٹھا کر لائی یہ سر آپکا بے بی۔وہ اسے تھماتی چلی گئی غازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی غازی نے اس کے ماتھے پر اسکی دونوں گالوں پر لب رکھے۔میری شہزادی۔غازی پیار سے کہنے لگا۔۔اتنی بڑی خوشی دی ہے تم جب ٹھیک ہو جانا جو بھی سزا دینا منظور ہے مجھے لیکن اس طرح ابھی بے رخی نہ دیکھاؤ چلو اسکا نام سوچتے ہیں۔غازی کہنے لگا حیات نے پھر کوئی نہ جواب دیا۔ حیات میں تم سے بات کر رہا ہوں۔غازی نے اسے کہا۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی جب تمہاری ضرورت تھی مجھے تم نہیں تھے میرے۔پاس حیات نے کہتے ساتھ اس بے بی کو پیار سے اس سے لیا۔میں کہ تو رہا ہوں جو سزا دو گی منظور ہو گی۔غازی کہنے لگا۔حیات اپنی بیٹی سے کھیلنے لگ گئی۔۔۔۔۔

ذکیہ بیگم عاطف صاحب تہنیت بھی حیات کو دیکھنے کے لیے آئے تھے۔اب نام کون رکھے گا۔تہنیت پوچھنے لگی۔میں ہی رکھوں گا اپنی شہزادی کا نام۔غازی کہنے لگا۔کیا۔

عالیان نے پوچھا۔اپنااور میری جان کا نام ملا کر حیان غازیان زیدی۔اس نے بتایا۔

بیٹو فل۔تہنیت کہنے لگی جس پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔

وہ گھر آچکی تھی اور بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی غازی حیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اسے مجھے دو اور اسے تم کھانا کھلاؤ۔مسز فواد نے حیان اس سے لی اور ڈش تھمائی وہ اسکے پاس آیا۔ مجھے نہیں کھانا۔حیات کہتے ساتھ منہ دوسری کر گئی غازی اس طرف آگیا حیات منہ پھر دوسری طرف غازی دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔کھانا تو کھانا ہو گا۔غازی کہنے لگا جس پر حیات غصے سے اٹھ کر بیٹھی اور کھانے لگی اور غازی مسکرایا۔زیادہ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے اس لیے کھا رہی ہوں تاکہ تم مجھے تنگ کرنا بند کرو۔حیات اسے کہنے لگی غازی کی مسکراہٹ میں میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔

ایک سال بعد۔۔۔۔۔

یہ آپکا بیہ اسکا۔تہنیت نے دونوں کو دودھ دیا ابھی روحان نے منہ میں فیڈر ڈالا ہی تھا کہ زوحان نے زور سے کھینچا اسے درد ہوا۔آہہہ اوئے اوئے اوئے۔وہ رونے لگ گیا زوحان

یہ کیا بد تمیزی ہے کھینچ کر لگاؤں گی ایک کوئی ایسے کرتا ہے بھائی کیسا تھ۔ تہنیت غصے سے کہنے لگ گئی روحان ہنسنے لگ گیا اب زوحان کی رونے کی باری تھی۔ وہ رونا شروع ہو گیا۔ یا اللہ کہاں جاؤ میں۔ وہ سر پکڑ گئی۔ ارے کیا ہوا تہنیت کیوں ایسے بیٹھی ہو۔ رخشندہ پوچھنے لگی۔ مام دیکھیں دونوں نے ناک پر دم کر دیا ہے میری ایک چپ ہوتا ہے دوسرا رونے لگ جاتا ہے میں تو انہیں چپ کروا کر تھک گئی ہوں۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی جس پر وہ مسکرا دی۔ ایک کو مجھے دے دو میں سنبھال لیتی ہوں ایک کو تم سنبھال لو۔ وہ کہنے لگی جس پر اس نے زوحان کو اٹھا کر انہیں دے دیا اور روحان کو اپنے پاس رکھ لیا ۔۔۔۔۔

پاگل کر کے رکھ دیا ہے مجھے بلکل باپ پر گئی ہو تیسری شرٹ ہو جو اس میڈیم کو پسند نہیں آ رہی اب دیکھتی ہوں کیسے پسند نہیں آتی۔ حیات اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہنے لگ گئی۔ پہنوں یہ۔ وہ اسے کہنے لگی جس پر حیان نے نہ میں سر ہلا دیا۔ یا اللہ پہلے شوہر کسی کی نہیں سنتا تھا اب بیٹھی بھی بد دماغ دی ہے اپنے بابا سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہے۔ حیات غصے سے کہنے لگی۔ یہی پہنوں گی تم۔ وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہنے لگی۔ حیان کا رونا شروع حیات سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ غازی آئے گا وہی سنبھالے گا۔ حیات کہنے لگی تبھی وہ

داخل ہوا حیان خوشی سے چھلانگیں مارنے لگی۔ بابا کی شہزادی۔ وہ پیار سے کہتے ساتھ اسے گود میں اٹھاوہ تھوڑی جیلس ہونے لگ گئی تھی حیان سے کیونکہ ایک سال سے وہ آتے ساتھ حیان سے ملتا تھا حیات کو تو دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حیات منہ بسور کر بیٹھی تھی۔ ماما آپ سے جیلس ہوتی ہے اس لیے غصہ ہو جاتی ہے آپ نے ایسے ہی تنگ کرتے رہنا میں آپکے ساتھ ہوں۔ وہ اسکے کان میں کہنے لگا جس پر حیان ہنس دی مطلب اسے تھوڑی تھوڑی سمجھ آئی تھی حیات اسے گھورتی رہ گئی۔ میری جان۔ غازی نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر لب رکھے حیات نے غصے سے کشن اٹھا اسکے مکہ پر دے مارا۔ آہہہ۔ اسے درد ہوا۔ بہت اچھا ہوا خبردار جو اس اپنی لاڈلی کو میری جان کہا تمہاری جان صرف میں ہوں۔ حیات اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی غازی نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا جس پر حیان آنکھوں پر چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھ گئی وہ دونوں ہنس دیے اور دونوں نے اسکی گال پر لب رکھے۔۔۔۔

شکر ہے آپ آگئے بڑا شوق تھا بچوں کا میرے حوالے کر کے خود آٹھ آٹھ گھنٹے گھر سے باہر رہتے ہیں۔ تہنیت غصے سے اسے دیکھ کر کہنے لگی۔ کیا ہوا ہے۔ عالیان اسے دیکھتے

ہوئے پوچھنے لگا۔ پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے اپنے جلات بچوں کا پتہ ہی نہ ہو میرا روحان تو پھر بھی تھوڑا معصوم لیکن زوحان دو منٹ سکون سے نہیں بیٹھتا پورا دن اسے تنگ کرتا ہے کبھی میرے بال کھینچتا کبھی مام کو مار کر بھاگ جاتا ہے اور ابھی یہ ڈیڑھ سال کا ہے بڑا جب بڑا ہو گا تب کیا ہو گا۔ تہنیت بس رونے والی ہی تھی۔ ریلیکس ہو جاؤ۔ عالیان نے اسے بیٹھنے کو کہا وہ بیٹھ گئی اسے پانی دیا اس نے پانی دیا۔ سانس لو ابھی چھوٹے ہیں وہ بڑے ہوں گے دونوں کو خود ہی عقل آ جائیے گی ٹھیک ہے اس طرح پریشان ہونے سے بہتر ان سے آرام اور سکون سے بات کرو۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ روحان زوحان ادھر آئیں۔ ڈیڑھ سال میں انہیں اپنے نام کی پہچان ہو چکی تھی وہ دونوں آئے۔ کیوں تنگ کیا ہے مام کو وہ رو رہی ہیں سوری کہو۔ عالیان انہیں کان پکڑ کر کہنے لگا۔ زوحان اس طرح ہاتھ کر کے جانے لگا کہ جیسے عالیان اس سے معافی مانگ رہا ہے اور اس نے معاف کر دیا ہے۔ اے ادھر رکو میں معافی نہیں مانگ رہا میں کہ رہا ان سے اس طرح معافی مانگو دونوں۔ وہ بتانے لگا۔ روحان نے کان پکڑ لیے تہنیت نے اسے گلے لگا لیا زوحان نے بھی کان پکڑا تہنیت نے اسے بھی گلے لگایا۔ عالیان مسکرایا۔ چلو بس بہت رہ لیا میری بیگم کے قریب۔ عالیان انہیں کہنے لگا اور دور کرنے لگا زوحان اسے کہنی مارنے دیتا ہے۔ آہہہ صحیح کہتی ہے

بچے ہی جلات ہے۔وہ گھور کر دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

چار سال بعد۔۔۔۔۔۔

معیز کی آج رہائی تھی جیل سے وہ جیل سے نکلا تو مسز فواد پر نظر گئی جو اسی کا انتظار کر رہی تھی وہ فوراً انکے پاس آیا گلے لگا یا مسز فواد اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف چل دیے وہ دونوں گھر پہنچے غازی حیات حیان بیٹھے تھے۔وہ گھر میں داخل ہوا غازیان کو دیکھ کر شرمندگی نے آگھیرا غازیان نے اسے کچھ نہیں کہا۔معیز کچھ کہے بغیر سیدھا اسکے پاؤں پر بیٹھ گیا۔مجھے معاف کر دو بہت غلط کیا میں نے ڈیڈ کے کہنے پر انکا ساتھ دینے کے لیے ہر غلط کام کر دیا مجھے معاف کر دو پلیز ز ز غازیان میں سچ میں بدل گیا ہوں سچ میں جیل میں پانچ سال گزار کر سمجھ آگیا اب ایک دفعہ معاف کر دو پلیز ز ز۔معیز رونے لگ چکا تھا غازی نے اسے اٹھایا۔یہ بہت بڑی بات ہے تمہیں اپنے کیے پر شرمندگی ہے۔غازیان نے اسے کہا جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا وہ اسے گلے لگا گیا مسز فواد اور حیات ہلکا سا مسکرائے تبھی چار سالہ حیان اٹھ کر غازیان کے گلے لگ جاتی۔تون۔وہ معیز کی طرف اشارہ کر کے خفگی سے

پوچھتی ہے۔یہ آپ کے چاچو ہیں آج سے آپ نہیں چاچو بلائیں گی۔وہ اسے بتانے لگا جس پر وہ مسکرا کر معیز کو دیکھتی اور پھر غازیان سے لگ جاتی ہے۔حیات تم بھی مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بھی بہت غلط کیا ہے میں مانتا ہوں میں نے تم پر گندی نظر رکھی ہے آئی ایم سوری آج کے بعد کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا سچ میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔معیز اسے دیکھ کر کہنے لگا۔غازی نے معاف کر دیا آپ کو میں نے بھی کر دیا۔حیات نے اسے کہا وہ مسکرایا۔۔۔۔

ب لوگ کھانے کی میز پر موجود تھے۔مام فضیلہ سے ملنا ہے مجھے۔معیز کہنے لگا۔تم نہیں مل سکتے۔مسز فواد نے منع کیا۔کیوں۔معیز پوچھنے لگا۔وہ کراچی میں ہے اپنے شوہر کیساتھ بہت خوش ہے اسے خوش رہنے دو کم تکلیف نہیں دی تم نے اس کو اب تو اس کی زندگی میں خوشیاں آئی ہیں۔وہ کہنے لگا جس پر معیز خاموش ہو گیا سب نے خاموشی سے کھانا کھایا اور پھر غازی حیات روم میں چلے گئے حیان مسز فواد کی گود میں رہی معیز بھی چلا گیا۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا دروازہ بند کیا بیڈ کے کراؤن کیساتھ ٹیک لگائی آنکھیں بند کی تبھی وہ عبائی

والی لڑکی اسکی آنکھوں کے سامنے آئی۔دیکھیں اس طرح صرف آپ خود کو تکلیف دے رہے ہیں غلط کرنے سے غلط ہوتا ہے بہتر ہے کہ آپ اپنی غلطی کو سدھاریں آپ پھر سے غلط کام کررہے ہیں ادھر تو بچ گئے مگر قیامت کے دن کیسے بچیں گے اس لیے ہر غلط کام سے دور رہیں۔وہ اسے کہتے ساتھ چلی گئی اور معیز اسکی پاک دامنی اور اسکی آنکھیں جو جھکی ہوئی تھی اسے میں کھو سا گیا تھا کچھ تھا اس میں جو معیز کو اٹریکٹ کر گیا تھا اس نے فوراً آنکھیں کھولی۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اس دن سے وہ لڑکی مجھے بھلائی نہیں جا رہی ہے معیز کہنے لگا۔اللہ کرے تمہیں کسی سے سچے دل سے پیار ہو جس طرح مجھے تم نے پیار میں پاگل بنایا اور ذلیل کیا اور تم اسے۔دیکھ بھی نہ سکو جتنی تکلیف تم نے مجھے دی ہے اس سے کئی زیادہ تم تڑپ سو اپنے پیار کو دیکھنے کے لیے میری بددعا ہے تمہیں معیز فواد زیدی۔وہ غصے سے سے کہنے لگی۔فضیلہ کی بات اسے یاد آئی جس پر وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

غازیان نے آج دعوت رکھی تھی جس میں عالیان کی فیملی اور حیات کے پیرینٹس تھے۔ مام میں چھوٹا ہوں۔روحان کہنے لگا۔ہمم آپ چھوٹے ہیں وہ اسکا دل رکھنے کیلیے کہ دیتی

تھی لیکن تھے تو دونوں ہم عمر۔ چھوٹا ہوں ب یہی آتا ہے۔ زوحان آتا کہنے لگا۔ زوحان نہ کیا کرو اپنے بھائی کو تنگ۔ تہنیت اسے کہنے لگی۔ اینی وے میں وہاں ہوں۔ وہ ایک گھمنڈی انداز میں کہتا اس طرف چل گیا۔ حیان کھیل رہی تھی۔ حیان ٹھیک سے کھیلو پھر گر گئی ہوں۔ زوحان غصے سے کہنے لگا۔۔ مائی نیم از حیان غازیان زیدی۔ اسے ایک ہی جملہ آتا تھا جو سب کو بول دیتی تھی تبھی روحان آیا اور حیان کی پونی کھینچی۔ آئیی اوئے وہ رونے لگ گئی۔ ذرا شرم نہیں ہے مام کے سامنے کتنے معصوم ہوتے ہو۔ وہ گھور کر کہنے لگا۔ چپ کرو مسٹر آکڑو۔ وہ اسے غصے سے کہنے لگا۔ ارے لڑکیوں رہے ہو۔ غازیان ان تینوں کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔ ڈیڈ مار۔ وہ منہ بسور کر روحان کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے۔ کیوں بھائی میری پرنسس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے بتاؤ مجھے۔ غازیان حیان کو گود میں اٹھا کر روحان سے پوچھنے لگا وہ چپ ہو گیا اور زوحان ادھر سے واک آؤٹ کر گیا۔ زوحان کی چال چلن اسکے بولنے کا انداز سب غازیان زیدی پر ہی گیا بقول غازیان کے بھی۔۔۔۔

حیات ساڑھی پہنے بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ آپ کھیلیں میں آیا۔۔ غازیان حیان کو اتارتا کہنے لگا اور حیات کی طرف آیا۔۔ آج تو پھر آپ غضب کی لگ رہی ہے۔ وہ اسے پیار

سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔شکر غازیان زیدی کو اپنی بیوی کا بھی خیال آیا جب سے بیٹی آئی ہے مجھے نظر انداز کیا ہے تم نے۔۔حیات غصے سے کہنے لگی۔جب سے حیان پیدا ہوئی ہے تم اتنا غصے میں رہتی ہو کہ میں ڈرتا ہوں کوئی بات کرنے سے۔غازیان کہنے لگا بس ڈر ہی نہ جاؤ تم کسی سے۔حیات اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔غازیان نے اسے پیچھے سے باہوں میں لیا۔۔غازی کیا کر رہے ہو سب مہمان آئے ہوئے ہیں۔حیات اسے دیکھنے لگ گئی۔ روم میں چلتے ہیں پھر۔غازی اس سے کہنے لگی جس پر حیات نے کہنی مار کر پیچھے کیا سدھر جاؤ ورنہ اگر میں پرانی حیات بن گئی تو پتہ ہے نہ کیا کر سکتی ہوں تو ذرا سدھر وایک بیٹی کے باپ بن گئے ہو۔حیات اسے وارن کرنے والے انداز میں کہنے لگی۔اچھا جی اب مجھے دھمکیاں میں بھی ڈھیٹ ہوں۔غازی نے کہتے ساتھ دوبارہ اسے قریب کیا۔غازیان وہ۔ معیز آتا کہنے لگا جس پر غازیان پیچھے ہوا۔ہاں۔غازی نے پوچھا۔وہ عاطف انکل بلا رہے ہیں۔اس نے بتایا ہمم جس پر اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔حیات بھی چلی گئی۔۔۔۔

عاطف صاحب حیات کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھے مسز فواد غازیان کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھے معیز حیان جو کھانا کھلایا تھا وہ معیز کے ساتھ بہت اٹیچ ہو گئی تھی معیز نے

اسے کس کرنے کو کہا حیان نے اسکی گال پر لب رکھے معیز مسکرایا۔ حیاااا۔ روحان چیختے ہوئے اسے پکارنے لگا۔ مائی نیم از حیان غازیان زیدی۔ وہ پھر سے وہی جملہ دہرانے لگی۔ اوہو نیچے آؤ۔ وہ اسے ہاتھ سے نیچے آنے کا اشارہ کرنے لگا وہ نیچے اتری وہ اسکا تھامتا چلا گیا سب لوگ مسکرائے۔۔۔۔۔

کس نے کہا تھا ٹوئنز کرو۔ عالیان گھر آ چکا تھا۔ تمہیں شوق تھا بچے ہوں بچے۔ تہنیت کہنے لگی جس پر عالیان نے گھورا۔ خدا کی قسم جب سے پیدا ہوئے ہیں میں نے ایک ہگ بھی سکون سے کیا ہو۔ عالیان اسے کہنے لگا۔ تہنیت ہنسنے لگ گئی۔ ہنس لو ہنس لو تم بھی۔ عالیان۔ غصے کا اظہار کرنے لگا تبھی روحان زوحان دونوں آئے زوحان اپنے کپڑے اسے دیتا چلا گیا اور روحان اتارنے کا کہہ رہا تھا تہنیت نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر عالیان کے پاس لائی۔ چینج کریں اسکے کپڑے زوحان خود کر لیتا ہے اسے ابھی تک نہیں آئے۔ تہنیت بتانے لگی۔ وہ تو گیا ہی غازیان پر ہے مجھے لگتا ہے سب زیادہ بات نہ کرنا کسی کیساتھ جلدی گھلنا۔ ملنا نہیں وغیرہ۔ عالیان کہنے لگا جس پر تہنیت مسکرا دی عالیان روحان کے کپڑے چینج کرنے لگ گیا۔۔۔۔

معیز کو دوبارہ وہ لڑکی نہیں ملی تھی بہت ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی شاید اس نے بہت غلط کیا تھا جسکی سزا اسے اس صورت میں ملی تھی لیکن ان سب سے وہ اللہ کے قریب ہو چکا تھا۔

حیات اور غازیان اپنی حیان کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزار رہے تھے ہاں حیات کبھی کبھی جیلس ہو جاتی تھی لیکن پھر ٹھیک بھی ہو جاتی تھی۔۔۔

عالیان اور تہنیت ایک خوبصورت زندگی گزار رہے تھے ہاں دونوں بچوں نے ناک پر دم کیا ہوا تھا لیکن انہیں دونوں سے گھر میں رونق تھی۔۔۔۔

دنیا مکافاتِ عمل ہے جو برا کرے گا اس کے ساتھ برا ہو گا جو برا نہیں کرے گا اس کے ساتھ کبھی برا نہیں ہو گا۔۔۔

اختتام۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ختم شُد

For more visit (exponovels.com)